

زاہد حسین انجم

۱۱ ستمبر ۱۹۴۷ء

تاریخ
کے

آئینے میں!





۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء

پانچ سو کے اسی میں

۱ ستمبر ۱۹۶۵ء

پانچ سو کے اسیں

(قوم کے اتحاد اور حفاظت وطن کی بے مثال داستان)



مرتب : زاہد حسین انجم



ناشر

اردو بازار
لاہور

مکتبہ تعمیر انسانیت

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

طابع	محمد سعید اللہ صدیقی
ناشر	مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور
ایڈیشن	۱۹۹۰ء
تعداد	ایک ہزار
مطبع	زاہد شیر پنڈت - لاہور
قیمت	۲۷۵ روپے

انتساب

ان شہیدوں کے نام
جنہوں نے وطن مقدس کے دفاع کے لئے اپنی
جانوں کا نذرانہ پیش کر کے ایک نئی تاریخ رقم کی۔

حسن ترتیب

۱۳

۱۔ اپنی بات

۱۵

باب نمبر ۱ جلو

ارشادات ربانی

ارشادات پیغمبر اسلامؐ

فرمان قائد اعظم

علماء کرام کا اعلان جلو

۳۱

باب نمبر ۲ ہندوؤں اور مسلمانوں کے معرکے

۴۳

باب نمبر ۳ رن کچھ کا تنازعہ اور اس کا تصفیہ

۵۵

باب نمبر ۴ بھارت کے مکروہ عزائم

۶۱

باب نمبر ۵ مسئلہ کشمیر

باب نمبر ۶ کشمیری عوام سے بھارتی حکمرانوں کے جھوٹے وعدے

۷۵

باب نمبر ۷ آپریشن جبرالٹر کی ضرورت

۹۹

باب نمبر ۸ مقبوضہ کشمیر میں انقلابیوں کا اعلان جنگ

- ۱۔ صدر آزاد کشمیر کی عمل حمایت کا اعلان ۲۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا اعلان توثیق ۳۔ انقلابی کونسل کا اعلان کو جواب ۴۔ بھارتی کابینہ کا ہنگامی اجلاس ۵۔ کشمیر کی صورتحال پر برطانوی اخبارات کے تبصرے ۶۔ سری نگر ریڈیو اسٹیشن اور ہوائی اڈے پر حملہ ۷۔ بھارتی وزیر داخلہ کا دورہ سری نگر ۸۔ پاکستان کو وزیر اعظم بھارت کی دھمکی ۹۔ سری نگر کے قریب جہلپن کا حملہ ۱۰۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کا قتل عام ۱۱۔ جہلپن اور بھارتی فوجوں میں زبردست جھڑپ ۱۲۔ کارگل میں آزاد کشمیر کی تین چوکیوں پر بھارت کا قبضہ ۱۳۔ سری نگر کو بچانے کے لئے بھارتی طیاروں کا حملہ ۱۴۔ جہلپن کی حمایت کا اعلان ۱۵۔ حریت پسندوں کا سری نگر اڑپ رٹ پر حملہ ۱۶۔ جنگ بندی کا مطالبہ منسوخ کرنے کا مطالبہ ۱۷۔ بھارتی فوج کی بٹالین کا مغلیہ ۱۸۔ وزراء خارجہ کی خط و کتابت ۱۹۔ جنگ بندی لائن کی سختی سے پابندی کرنے کا مشورہ ۲۰۔ صدائے کشمیر ریڈیو کی برطانیہ سے فوجی امداد کی اپیل ۲۱۔ کشمیری حریت پسندوں کی حمایت کا سرکاری اعلان ۲۲۔ وزیر خارجہ پاکستان کا بھارت کو اجنبہ ۲۳۔ بھارتی وزیر اعظم کی دھمکی ۲۴۔

قائد کشمیر چودھری غلام عباس کا پیغام ۲۵۔ مجلہ بین کی خونریز جنگ ۳۶۔ مجلہ بین کی روس اور امریکہ سے اپیل ۲۷۔ آزاد کشمیر پر فوج کشی کی دھمکی ۲۸۔ پاکستان پر ناجائز پرواز کرنے والے بھارتی طیاروں کو مار گرانے کا حکم ۲۹۔ جنگ بندی لائن پر گھمسان کی جنگ ۳۰۔ ضلع بارہ مولہ کی فتح ۳۱۔ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے تاجپوریا کی خدمات ۳۲۔ بریگیڈ اور بینالین ہیڈ کوارٹر پر مجلہ بین کے حملے ۳۳۔ مجلہ بین کی مدد کرنے والوں کو سخت سزا دینے کا اعلان ۳۴۔ شاستری کی پاکستان کو دھمکی ۳۵۔ چھب کے علاقے پر مجلہ بین کا قبضہ ۳۶۔ بھارتی فوج کی اعوان شریف پر گولہ باری ۳۷۔ بھارتی توپ خانے اور دو بینالین کا صفحہ ۳۸۔ پاکستان اور بھارت کے مابین مصالحت کرانے کی روسی پیش کش ۳۹۔ جنگ بندی لائن کو توڑنے کا اعلان ۴۰۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کا نظم ۴۱۔ مقبوضہ کشمیر میں مجلہ بین کی تلو کاریاں ۴۲۔ فضائی حدود کی خلاف ورزیوں پر بھارت سے پاکستان کا احتجاج

۴۳۔ مجلہ بین اور بھارتی فوج کی جھڑپیں ۴۴۔ نیوال سیکڑ میں خوفناک جنگ ۴۵۔ آزاد کشمیر کی فوج کا بھارتی فوج کے خلاف جوابی حملہ ۴۶۔ بھارتی فوج کے بینالین ہیڈ کوارٹر پر مجلہ بین کا حملہ ۴۷۔ آزاد کشمیر کی جانب سے بھارت سے پاکستانی چوکیں خالی کرنے کا مطالبہ ۴۸۔ آزاد کشمیر پر بھارتی فوج کے حملے ۴۹۔ بھارتی فضائیہ اور پاک فضائیہ کے مابین پہلا معرکہ ۵۰۔ افواج پاکستان کا مقبوضہ کشمیر میں داخلہ ۵۱۔ مقبوضہ کشمیر کے چھ علاقوں پر مجلہ بین کی حکومت ۵۲۔ بھارتی وزیر اعظم لال بہلور شاستری کی دھمکی ۵۳۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی اپیل ۵۴۔ پونچھ میں بھارتی فوج کی ایک بینالین ہیڈ کوارٹر کا صفحہ ۵۵۔ جوڑیاں پر قبضہ اور اکھنور کی جانب پیش قدمی ۵۶۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے پہلے شہید ۵۷۔ انڈونیشی نوجوانوں کی طرف سے جہلو کشمیر میں حصہ لینے کا اعلان ۵۸۔ بھارت کے لڑاکا طیاروں کی تباہی ۵۹۔ جنگ بندی کی اپیل ۶۰۔ کینڈا کی جانب سے ٹاپی کی پیش کش ۶۱۔ شاستری کی دھمکی ۶۲۔ فوجی کیمپ اور بھارتی فوجی چوکیوں پر پاکستان کے حملے ۶۳۔ مصر کے صدر ناصر کی اپیل ۶۴۔ سلامتی کونسل کا جنگی اجلاس ۶۵۔ آزاد پاک افواج کا دریائے توی کو عبور کرنا ۶۶۔ چین کی حمایت کا اعلان ۶۷۔ محاذ آزادی کشمیر کا قیام ۶۸۔ مسئلہ کشمیر پر اوتھ کی رپورٹ ۶۹۔ مجلہ بین کی سرگرمیاں ۷۰۔ پاک فوج کی اکھنور کی جانب پیش قدمی ۷۱۔ سلامتی کونسل کی قرارداد ۷۲۔ اقوام متحدہ کی ۶ ستمبر کی قرارداد

باب نمبر ۹ پاک بھارت جنگ ۱۱۳

۱۔ بھارتی منصوبے کی ناکامی ۲۔ صدر پاکستان کی تقریر کا مکمل متن ۳۔ بری فوج کے کمانڈر انچیف کا پیغام امروز ۴۔ پاک فضائیہ کے کمانڈر انچیف کا پیغام امروز ۵۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا دورہ برصغیر ۶۔ انڈونیشیا کی جانب سے پاکستان کی حمایت کا اعلان ۷۔ پاک بحریہ کے کمانڈر انچیف کا بحریہ کو چوکس رہنے کا حکم ۸۔ بھارتی طیاروں کے نہتی آپدوں پر حملے ۹۔ سرگودھا پر حملہ ۱۰۔ سری نگر پاک فضائیہ کی زد میں ۱۱۔ پاکستان کی فوجی امداد بند کرنے کا امریکی اعلان ۱۲۔ چین کی حمایت کا اعلان ۱۳۔ ۲۴ گھنٹوں میں بھارت کے ۳۱ طیاروں کی تباہی ۱۴۔ میجر جنرل اختر حسین ملک کے لئے ہلال جرات کا اعزاز ۱۵۔ روس کی ایک اور مصالحتی پیش کش ۱۶۔ اوتھس کی اپیل کا جواب ۱۷۔ پاک بحریہ کا کارنامہ ۱۸۔ مجاہدین کے ہاتھوں تین سو فوجیوں کی ہلاکت ۱۹۔ بھارت کی چھانہ بردار فوج کا ارتداد ۲۰۔ چین کی بھارت کو دھمکی ۲۱۔ انڈونیشیا کی جانب سے امداد کا اعلان ۲۲۔ ایران کی توثیق ۲۳۔ شہد افغانستان اور وزیراعظم افغانستان کے مابین مذاکرات ۲۴۔ دشمن کی فضائی قوت کا خاتمہ ۲۵۔ لاہور کا محاذ ۲۶۔ حیدر آباد پر حملہ ۲۷۔ پاکستان اور بھارت سے جنگ بند کرنے کی اپیل ۲۸۔ گھانا کے صدر کا پیغام ۲۹۔ امریکہ کی توثیق ۳۰۔ جنگ بندی سے متعلق ایتھوپیا کی اپیل ۳۱۔ جنگاریہ میں بھارتی سفارت خانے کی تباہی ۳۲۔ لاہور کے محاذ پر پاکستان کی کامیابی ۳۳۔ کراچی پر دشمن کے دو فضائی حملے ۳۴۔ امریکہ کی شہ پر بھارت کا حملہ ۳۵۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی پاکستان آمد اور حکام سے مذاکرات ۳۶۔ تونس الجزائر اور ترکی کی جانب سے پاکستان کی حمایت کا اعلان ۳۷۔ بھارت کے تین جہازوں کی ضبطگی ۳۸۔ ڈینس آف پاکستان رولز کے تحت کارروائی ۳۹۔ جنگی خطرے کے ہیچے کا آرڈیننس ۴۰۔ اردن اور سعودی عرب کی حمایت کا اعلان ۴۱۔ میجر عزیز بھٹی شہید کا شاندار کارنامہ ۴۲۔ قائد اعظم کی بری پر صدر کا قوم کے نام پیغام ۴۳۔ قومی دفاعی فنڈ کا قیام ۴۴۔ امرتسر اور فیروزپور پاکستانی فوج کی زد میں ۴۵۔ پاک فضائیہ کے چودہ ہوابازوں کے لئے جنگی اعزازات ۴۶۔ پاکستان کی فوج کو صدر سوینکار نو کا سلام ۴۷۔ بھارتی فوج کا گھنیا معیار ۴۸۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر چلون کا اعتراف شکست ۴۹۔ نازک کشمیر کے سلسلے میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی تجویز ۵۰۔ نازک کشمیر کے تصفیہ اور جنگ بندی کے لئے تین نکاتی پاکستانی تجویز ۵۱۔ سیالکوٹ کی شہری آبادی پر بھارتی فضائیہ کا حملہ ۵۲۔ انقرہ میں تین ہزار طلباء کا مظاہرہ ۵۳۔ کشمیر کرن پر پاکستان کا قبضہ ۵۴۔ لاہور کے محاذ پر بھارتی افواج کو شکست ۵۵۔ ۳۵۰ بھارتی فوجیوں کا ہتھیار ڈالنا ۵۶۔ مجاہدین کا دورہ ملکان پر قبضہ ۵۷۔ عراق کی طرف سے پاکستان کی حمایت کا اعلان ۶۰۔ پاک فوج کا

جسلیس میں داخلہ ۶۱۔ سیالکوٹ کے محلو پر ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی ۶۳۔ سلامتی کونسل میں بھارت کی جنگ بندی کی دہائی ۶۳۔ بنگارہ میں انگریزوں کے دفتر کی جہتی ۶۳۔ مجاہدین آزادی کاٹن پر حملہ ۶۵۔ رام گڑھ جسلیس روڈ اور کیم کرن کی صورت حال ۶۶۔ موٹا باؤ ریلوے اسٹیشن پر پاکستان کا قبضہ ۶۷۔ راجوڑی پر مجاہدین کا قبضہ ۶۸۔ لاہور کے محلو پر بھارت کا ناکام حملہ ۶۹۔ بھارتی ٹیپوں کی پشتور اور کوہاٹ پر بمباری ۷۰۔ ایک ہزار سال تک جنگ لڑنے کا عمدہ ۷۱۔ حکومت شام کا اٹھارہ تھویش ۷۲۔ کشمیر میں رائے شماری کرانے کا امر کی موقف ۷۳۔ بھارت سے جنگ کرنے کے لئے ایرانیوں کی خدمات ۷۴۔ ایرانی وزیر اعظم اور ترکی کے وزیر خارجہ کی پاکستان آمد ۷۵۔ صدر سویکارنو کا موقف ۷۶۔ آخر دم تک جنگ لڑنے کا عزم ۷۷۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا اعتراف ناکامی ۷۸۔ بھارتی کمانڈر کی ڈائری اور جیب کی برآمدگی ۷۹۔ بھارت کا جنگی جنون ۸۰۔ سٹرو میں انڈونیشی فوجیوں کا بھارتی قونصل خانے پر قبضہ ۸۱۔ تمام محلوں پر بھارت کو پسپائی ۸۲۔ سرگودھا اور پشتور کی شہری آپدوں پر بمباری ۸۳۔ افغانستان کا اٹھارہ تھویش ۸۴۔ بارہ عرب سربراہوں کی جانب سے پاکستان کی حمایت کا اعلان ۸۵۔ سیالکوٹ جوں سیکر میں گھمسان کا دن ۸۶۔ پاکستان اور بھارت کو اقصیٰ ناکہ بندی کی دھمکی ۸۷۔ جنگ سے متعلق اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی رپورٹ ۸۸۔ فوجی ہیڈ کوارٹرز پر مجاہدین آزادی کا حملہ ۸۹۔ پاکستان اور بھارت اقوام متحدہ میں ۹۰۔ چین کا بھارت کو الٹی میٹم ۹۱۔ انبالہ کے ہوائی اڈے پر پاک فضائیہ کا حملہ ۹۲۔ جنرل زرنجن پر شلو کی جیب کا جلوس ۹۳۔ صدر ایوب کی پریس کانفرنس ۹۴۔ سیالکوٹ کے محلو پر گھمسان کی جنگ ۹۵۔ سرگودھا پر دشمن کا پھر بزدلانہ حملہ ۹۶۔ روسی وزیر اعظم کی مصالحتی خدمات ۹۷۔ لاہور میں فضائی جنگ ۹۸۔ جنگ کے دیگر محلوں کی کیفیت ۹۹۔ سلامتی کونسل کی قرارداد کا مکمل متن ۱۰۰۔ فوجی افسروں اور جوانوں کے لئے شجاعت کے اعزازات ۱۰۱۔ فضائیہ اور پاک فوج کی کامیابیوں ۱۰۲۔ انڈونیشیا میں بھارتی الماک سرکاری تحویل میں ۱۰۳۔ جنگ بندی کے لئے بھارتی وزیر اعظم کی رضامندی ۱۰۴۔ راجوڑی کے قریب مجاہدین کا زبردست حملہ ۱۰۵۔ راجستان سیکر میں ۵۰۰ مربع میل علاقے پر پاکستان کا قبضہ ۱۰۶۔ انتخابی کونسل کا جنگ نہ بند کرنے کا اعلان ۱۰۷۔ پاکستان کی اقوام متحدہ سے علیحدہ ہونے کی دھمکی ۱۰۸۔ سلامتی کونسل میں وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو کی تقریر کا مکمل متن ۱۰۹۔ جنگ بندی سے متعلق صدر ایوب کا اعلان ۱۱۰۔ جنگ بندی کی بات ۱۱۱۔ بھارتی بحریہ کا پاک بحریہ پر حملہ ۱۱۲۔ مجاہدین آزادی کی سرگرمیاں ۱۱۳۔ یوم تفکر

باب نمبر ۱۰ پاکستان کی مسلح افواج اور عالمی پریس

۱۷۵

- باب نمبر ۱۱ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی تاشقند روانگی
 ۱۔ مغلہ تاشقند ۲۔ مغلہ تاشقند پر عالمی اور قومی رد عمل ۳۔ قومی رہنماؤں کے تبصرے ۴۔
 مغلہ تاشقند کے بارے میں صدر ایوب کا قوم سے خطاب

۱۹۵

- باب نمبر ۱۲ فوجوں کی واپسی کا مغلہ
 ۱۔ پاک بھارت فوجوں کی واپسی ۲۔ قیدیوں کا ہتلول

۱۹۹

- باب نمبر ۱۳ سترہ روزہ جنگ میں کیا کھویا اور کیا پایا
 ۱۔ پاکستان کے قبضے میں بھارتی علاقے ۲۔ بھارت کے قبضے میں پاکستانی علاقے

۲۰۳

- باب نمبر ۱۴ پاک بھارت جنگ کے اثرات

۲۱۱

- باب نمبر ۱۵ جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کا تنقیدی جائزہ

۲۱۷

- باب نمبر ۱۶ جنگ کوئٹہ

۲۳۰

کتبیات

اپنی بات

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں امن و آشتی کی زندگی بسر کرنے کے لئے بھیجا ہے تاکہ وہ اس فانی دنیا میں اپنی خواہیدہ صلاحیتوں اور گوبرہائے نمایاں کے ذریعے انقلاب برپا کر سکے لیکن ازل سے یہ سلسلہ چلتا آ رہا ہے کہ جابر حکمران اور قومیں کمزور قوموں پر حاوی ہو کر انہیں اپنی منزل کی تلاش اور حصول کے لئے کی گئی کوششوں کو بکھرے ہوئے موتیوں کے دانوں کی طرح ریزہ ریزہ کرتی چلی آ رہی ہیں۔ پہلی اور دوسری عالمی جنگیں ظالم قوموں کا کمزور قوموں پر تلعبانہ قبضہ کی منہ بولتی تصویریں پیش کرتی ہیں۔

دنیا میں آج تک جتنی بھی جنگیں لڑی گئیں وہ خالصتاً ذاتی منلوات اور دوسرے کے علاقوں پر طاقت کے بل بوتے پر قابض ہونے پر موقوف رہیں لیکن اس کرۂ ارض پر ایک ایسی جنگ بھی لڑی گئی جو معرکہ حق و باطل کا جیتا جاتا جذبہ ایمانی کا مظہر تھا اس جنگ میں جس کا آغاز ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ہوا تھا پاکستان کے سرکھت جیلدوں نے دھرتی کے دقلع کے لئے نہ صرف اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کیا بلکہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک درخشندہ روایت قائم کر دی کہ اگر جذبہ ایمانی ہو تو بڑی سے بڑی قوت تو کیا چٹانوں سے ٹکرا کر بھی اسلام کے عالمگیر نظام کو قلب و نظر کی زندہ و جلویدہ حقیقت بنایا جاسکتا ہے۔

اس جذبہ ایمانی کے تحت پاک فوج کے جیالوں اور پاک فضائیہ کے شاہینوں نے دشمن کو موت کی آغوش میں سلا دیا اور سترہ روزہ جنگ کے دوران دشمن نے جب بھی پاکستان کی مسلح افواج کو نچا دکھانے کی کوشش کی اس کے جیالوں نے اپنی جانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے خود کو وطن پر نچھلور کر دیا اور اپنے وطن کی مقدس مٹی پر دشمن کا منحوس سلیہ تک نہ پڑنے دیا۔ پاکستان کی مسلح افواج کے جیالوں نے دشمن کو اس قدر مللی اور جانی نقصان پہنچایا کہ وہ چند دنوں کے اندر ہی اقوام متحدہ میں جنگ بند کرانے کی دہائی دینے لگا۔

جنگ میں پاک فوج فضائیہ اور بحریہ کے نہ صرف جوانوں بلکہ افسروں نے بھی اپنے بلور وطن کی مقدس مٹی کا دقلع کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا اور دنیا بھر میں اپنی شجاعت اور طاقت کا لوہا منوالیا۔

اگرچہ جنگ میں پاکستان کو اتھلوی 'فوجی اور معاشی اعتبار سے زبردست نقصان پہنچا، ہم اس جنگ سے پاکستان کو یہ سبق ضرور ملا کہ اس کے سپاہیوں کو دشمن کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالنے

کا حوصلہ ملا۔ عوام میں اتحاد و اتفاق کی طاقت پیدا ہوئی پاکستان کے دوستوں اور دشمنوں کا فرق نمایاں ہو گیا اور حکومت اور عوام کو یہ احساس پیدا ہوا کہ ملک کو اسلحہ سازی میں خود کفیل ہونے کی اشد ضرورت ہے۔

میں نے اس کتب میں ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے تمام ہنگامہ خیز سلسلوں کی لمحہ بہ لمحہ کٹائی پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور میں اس کوشش میں کہیں تک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ تو میرے بآدق قارئین کتب کے مطالعہ کے بعد کر سکیں گے۔

کتب کے آخر میں جنگ کوئز کے عنوان سے میں نے ایک الگ باب رقم کیا ہے تاکہ قارئین جنگ کے ان واقعات کو بھی جان سکیں جو اس سے قبل ابواب میں نہیں دیئے گئے۔ میں اپنے پبلشر جناب سعید اللہ صاحب کا ممنون ہوں کہ جن کے ایماء پر میں نے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کی سطور جوبلی کے حوالے سے یہ کتب لکھی۔ آخر میں قارئین سے گزارش ہے کہ وہ مجھے اپنے مفید مشوروں اور میری کوتاہیوں سے آگاہ فرمائیں۔

احقر العبد

زاہد حسین انجم

باب نمبر ۱

جماد

ارشادات ربانی

اسلام میں جارحیت کے عمل میں پل کرنے کی اجازت نہیں ہے البتہ اگر کسی اسلامی ملک یا نظریے کے خلاف کوئی دوسرا ملک جارحیت کا مرتکب ہو تو اسلام کے نزدیک صرف جارحیت کو روکنے کی اسلامی ملک کے فرائض میں شامل نہیں بلکہ جارح کو سزا دینا بھی اس کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے کہ اسلامی ملک جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر قسم کے اسلحہ سے لیس ہو اور اس کے پانی جذبہ جلا سے سرشار ہوں۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ اور حضورؐ کے واضح احکامات موجود ہیں۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور تم لوگ جہلی تک تمہارا بس پلے زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے ان کے مقابلے کے لئے مہیا رکھو تاکہ اس کے ذریعے سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دوسرے اعداء کو خوفزدہ کرو، جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے۔ (سورہ الانفال آیت ۶۵)

☆ ان سے لڑو (اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے) کہ اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سزا دے گا اور ان کو ذلیل و خوار کرے گا اور تم کو ان پر غالب کرے گا اور بہت سے مسلمانوں کے قلوب کو راحت دے گا۔ (سورہ توبہ آیت ۱۳)

☆ اور ان سے جلا کرو تاکہ فتنہ فتنہ ہو جائے اور دین فقط اللہ کے لئے ہو پس اگر وہ باز آجائیں تو پھر حملہ فقط ظالموں پر ہو گا۔

(سورہ البقرہ آیت ۱۹۳)

☆ اے پیغمبر! آپ مومنین کو جلا کی ترغیب دیجئے۔ اگر تم میں سے میں آدمی مہلت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آجلیں گے اور (اسی طرح) اگر تم میں سے سو آدمی بھی ہوں گے تو ایک ہزار کفار پر غالب آجلیں گے اس وجہ سے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو (دین کو) کچھ نہیں سمجھتے۔ اب اللہ تعالیٰ نے تم پر تخفیف کر دی اور معلوم کر لیا کہ تم میں ہمت کی کمی ہے سو اگر تم میں سے سو آدمی مہلت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر اور ہزار آدمی ایسے ہوں تو دو ہزار پر غالب آجائیں گے اور اللہ تعالیٰ صابرين کے ساتھ ہیں۔

(سورہ الانفال ۶۵ - ۶۶)

☆ کما ان لوگوں نے جو اللہ کے حضور میں اپنے پیش ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے کہ کتنی ہی قبل

المقدار لشکر ہیں جو اللہ کے حکم سے کثیر السعداد لشکروں پر فتح یاب ہوتے ہیں اور اللہ مبر کرنے والے لوگوں کے ساتھ ہے۔

(سورہ البقرہ ۲۳۹)

☆ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان مجاہدوں سے پیار کرتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح ڈٹ کر جہاد کرتے ہیں گویا سپہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

(سورہ صف آیت ۴)

☆ جو لوگ خدا کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں ان کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم کو ان کی حیات محسوس نہیں ہوتی۔

(سورہ البقرہ)

☆ سو جب تمہارا کافروں (غیر اور دشمن) سے مقابلہ ہو جائے تو ان کی گردنیں اڑا دو اور یہی تک کہ جب ان کو خوب موت کے گھاٹ اتار چکو (تو جو زندہ گرفتار ہوں ان کو) مضبوطی سے قید کر لو پھر اس کے فتح ہونے کے بعد یا تو بلا حلوہ (ان کو چھوڑ دینا) یا حلوہ لے کر چھوڑ دینا (مگر اس وقت جب کہ فریقِ مقتل) لڑائی کے ہتھیار (ساتھ سے) رکھ دے یہ حکم یاد رکھو اور خدا چاہتا تو (دوسری طرح) ان سے انتقام لے لیتا لیکن اس نے چاہا کہ تمہاری آزمائش ایک دوسرے سے کرے اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ان کے اعمال ہرگز ضائع نہیں کرے گا ان کو سیدھے راستے پر چلائے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا اور ان کو بہشت میں داخل کر دے گا۔

(سورہ محمد "آیت ۴ تا ۶")

ہذا اے ایمان والو! اگر تم خدا کی مدد و مسلمانوں کی عزت و آبرو اور وطن عزیز کی حفاظت کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔

(سورہ محمد "آیت ۷")

ہذا تمہارے لئے نشانیاں تھیں ان دونوں گروہوں میں جو ہر سر پیاد ہوئے ایک گروہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا کافر تھا جس کو وہ اپنی آنکھ سے اپنے سے دو گنا دیکھے رہے تھے اور اللہ جس کی چاہے اپنی مدد سے تائید فرماتا ہے ہمیں آنکھ والوں کے لئے عبرت کا سامان ہے۔

(سورہ آل عمران آیت ۱۳)

ہذا جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھو وہ حقیقت میں زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں۔

جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اس پر خوش و خرم ہیں اور مطمئن ہیں کہ جو اہل ایمان ان کے پیچھے دنیا میں رہ گئے ہیں اور ابھی وہی نہیں پہنچے ان کے لئے بھی کسی رنج اور خوف کا

موقع نہیں ہے۔

وہ اللہ کے انعام اور اس کے فضل پر شلواں و فرماں ہیں اور انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

(اللہ ایسے مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا) جنہوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کی پکار پر لبیک کہا ان میں جو اشخاص نیکو کار اور پرہیزگار ہیں ان کے لئے بڑا اجر ہے۔ (سورہ آل عمران آیات ۱۶۹-۱۷۲)

☆ اے رسولؐ صغیر کے ساتھ اور منافقوں کے ساتھ جملہ کرو اور ان پر سختی کرو ان کا ٹھکانہ تو جہنم میں ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

(سورہ التوبہ ۱۰ آیت ۷۳)

☆ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور خدا کی راہ میں لوگ رحمت الہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

(سورہ البقرہ آیت ۲۱۸)

☆ اور اللہ کی راہ میں جملہ کرو جیسا کہ جملہ کرنے کا حق ہے۔

(سورہ الحج)

☆ اور اللہ کی راہ میں جملہ کرو اور جان لو کہ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ (سورہ البقرہ آیت ۲۴۴)

☆ جب وہ لوگ جلاوت اور اس کی فوج کے مقابلے کو نکلے تو دعا کی! اے میرے پروردگار ہمیں کامل صبر عطا فرما اور ہمارے قدم جما کے رکھ اور ہمیں کافروں پر فتح عطا کر پھر ان لوگوں نے خدا کے حکم سے دشمنوں کو شکست دی اور داؤد نے جلاوت کو قتل کیا اور خدا نے ان کو مہلکت اور حکمت عطا کی اور جو چاہا وہ علم دیا اگر اللہ بعض لوگوں کے ذریعے بعض لوگوں کے شر کو دفع نہ کرتا تو تمام روئے زمین پر فساد پھیل جاتا مگر اللہ سارے جہانوں پر فضل کرنے والا ہے۔

(سورہ البقرہ آیات ۲۵۰-۲۵۱)

☆ کافرو! اگر تم یہ چاہتے تھے کہ (جو حق پر ہو اس کی) فتح ہو تو مسلمانوں کی) فتح بھی تمہارے سامنے آ موجود ہوئی اور اگر تم (اب بھی حق کی مخالفت سے) باز رہو تو تمہارے واسطے بہتر ہے اور اگر تمہیں کہیں سے پلٹ پڑے تو یاد رہے کہ ہم بھی پلٹ پڑیں گے اور تمہاری جماعت اگرچہ وہ کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو ہرگز تمہارے کام نہ آئے گی اور خدا تو حقیقتاً مومنین کے ساتھ ہے۔

(سورہ انفال آیت ۱۹)

☆ (مسلمانوں! یاد رہے کہ) اگر اللہ نے تمہاری مدد کی تو پھر کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تم کو

چھوڑ دے تو پھر کون ایسا ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کرے اور مومنین کو چاہیئے کہ وہ خدا پر
بی بھروسہ نہ رہیں۔

(آل عمران آیت ۱۶۰)

ارشادات پیغمبر اعظمؐ

☆ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
دریافت کیا یا رسول اللہؐ اگر کوئی شخص جنگ میں حصول مال کی خاطر شرکت کرتا ہے تو اسے کچھ
ثواب بھی ملے گا آپؐ نے فرمایا نہیں وہ ثواب کا مستحق نہیں صرف مال کا مستحق ہو گا خواہ
اسے ملے یا نہ ملے۔

(ابو داؤد)

☆ حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ کرنے
والے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے لڑتا ہے اپنے امام کی
اطاعت کرتا ہے اور جنگ میں مال و جان خرچ کرنے سے بالکل گریز نہیں کرتا اور اپنے
ساتھیوں سے اچھا سلوک کرتا اور شرارت و فساد سے بچا رہتا ہے ایسے شخص کا سونا جانا سب
ثواب لکھا جاتا ہے اور دوسرا شخص وہ جو محض فخر جتنے اور لوگوں کو دکھانے اور ستانے کے لئے
جنگ کرتا ہے اپنے امام کی بات نہیں مانتا اور جنگ میں بھی شرارت کرنے پر آمادہ رہتا ہے اسے
کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

(مالک، ابو داؤد، نسائی)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ
کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جو راہ خدا میں دشمنی ہو گا قیامت کے دن اس کا رنگ
خون کا رنگ ہو گا اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو ہو گی۔

☆ انسانوں میں بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے اس کی
پشت پر سوار اڑا جا رہا ہو اور اسے جو نہی کسی کی چیل و پکار سنائی دے وہ اس کی طرف پلک جائے
اور شوق شہادت میں ان موقعوں کی تلاش کرے جس میں قتل اور موت کا امکان ہو۔

(مشکوٰۃ شریف)

☆ حضرت عقبہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ میں
قتل ہونے والے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال سے
لڑا دشمن سے ٹکرایا اور شہید ہو گیا۔ لیکن دین کے احکام کی زندگی میں پابندی کرتا رہا اور مرا
بھی تو صرف اللہ کو خوش کرنے کے لئے۔ ایسے شخص کو عرش کے نیچے ایک خیمہ دیا جائے گا جو
انبیاء سے بس ایک درجہ نیچے ہو گا یعنی مرتبہ نبوت کے نیچے ایسے ہی لوگوں کا مرتبہ ہو گا۔

اور دوسرا شخص وہ ہے جو دنیا میں غلط کاریاں کرتا رہا اور اس نے کچھ اچھے کام بھی کئے پھر جب جنگ کا موقع آیا تو اپنے جان و مال سے اللہ کی راہ میں جھلوتا دُشمن سے ٹکرایا اور شہید ہو گیا۔ اس شخص کے سب گناہ معاف کئے جاتے ہیں جنت کے جس دروازے چاہے گا اسے داخل کر دیا جائے گا یعنی اس کے گناہ مٹا کر جنت کا مستحق ٹھہرایا جائے گا اگرچہ اس کا مرتبہ پہلے لوگوں کی طرح نہ ہو گا۔ اور تیسرا وہ شخص ہے جو منافق ہے یعنی بظاہر مسلمان ہے لیکن دل میں ایمان موجود نہیں احکام خدا کی پابندی نہیں کرتا دل میں نفرت اور اسلام کے خلاف سازش کرتا ہے وہ بھی دُشمن سے ٹکرایا اور قتل ہو گیا تو اسے آگ میں داخل کر دیا جائے گا کیوں کہ گمراہ گناہوں کو مٹائی ہے خالق کو نہیں مٹائی۔

(داری)

☆ جو شخص مر گیا اور جہلوتہ کیا اور جہلوتہ کا خیال بھی دل میں نہ آیا تو اس کی موت ایک قسم کے خالق پر ہو گی۔

(مسلم)

☆ جہلوتہ کے لئے جو پیر خرچ کیا جائے گا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا ثواب سات سو پیر کے برابر ہو گا۔ (ترمذی - ابوداؤد کمالی)

☆ جس شخص نے کسی غازی کو مسلمان دے دیا اس نے بھی جہلوتہ کیا اور جس شخص نے غازی کے اہل و عیال اور گھر کی حفاظت کی اس نے جہلوتہ کیا۔

(بخاری و مسلم)

☆ جنگ کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو لیکن جب جنگ چھڑ جائے تو بہت قدم رہو اور یہ سمجھ لو کہ جنت گمراہوں کے سائے میں ہے۔

(بخاری و مسلم)

☆ روز قیامت اللہ تعالیٰ شہیدوں سے پوچھیں گے اے شہیدو! ہم تمہیں کیا انعام دیں؟ شہید کہیں گے اے اللہ! تو ہمیں ایک بار پھر زندگی دے اور ہم تیری خاطر پھر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کریں کیوں کہ تیری راہ میں مرنے میں جو مزا ہے وہ کسی اور بات میں نہیں۔

☆ شہید کا خون زمین پر گرنے سے پہلے جنت الفردوس میں پہنچ جائے گا۔

☆ بھلہ وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ جہلوتہ کرے۔

☆ اللہ تعالیٰ کو دو قطرے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ ایک وہ قطرہ اشک جو خوف خدا کی وجہ سے آنکھ سے نچے اور دوسرا وہ قطرہ خون جو اللہ کی راہ میں نئے۔

فرمان قائد اعظمؒ

☆ خدائے عظیم و برتر کی قسم جب تک ہمارے دشمن ہمیں بحیرہ عرب میں نہ پھینک دیں ہم ہار نہ مانیں گے۔ پاکستان کی حفاظت کے لئے میں تھلاؤں گا اس وقت تک لڑوں گا جب تک کہ میرے ہاتھوں میں سکت اور میرے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی موجود ہے۔ مجھے اب بھی یہ کہنا ہے کہ اگر کوئی ایسا وقت آجائے کہ پاکستان کی حفاظت کے لئے جنگ لڑنی پڑے تو کسی صورت میں ہتھیار نہ ڈالیں اور پھاڑوں 'جنگوں' میدانوں اور دریاؤں تک میں جنگ جاری رکھیں۔

(انواج پاکستان کے افسروں سے خطاب - ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

☆ آج میرے تمام جذبات ان بلور جلدپین کی طرف لگے ہوئے ہیں جنہوں نے خندہ پیشانی اور استقامت سے اپنا گھریار اور پیاری زندگی تک قربان کر دی میں یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان ان کامنوں رہے گا اور ان کی یاد ہمارے دلوں میں ہمیشہ تازہ رہے گی جنہوں نے اس مقصد کے لئے اپنی جانیں دے دیں اور وہ اب ہمارے درمیان موجود نہیں۔

(پیغام جمعۃ الوداع ۷ اگست ۱۹۴۷ء)

☆ پاکستان کے دفاع کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے میں آپ میں سے ہر ایک کو اپنی جگہ الگ الگ انتہائی اہم کردار ادا کرنا ہے اس کے لئے آپ کا فرہ یہ ہونا چاہئے ایمان، تنظیم اور ایثار۔ آپ اپنی تعداد کے کم ہونے پر نہ جائیے یہ کمی آپ بہت و استقلال اور بے لوث فرض شناسی سے پوری کریں گے کیوں کہ اصل چیز زندگی نہیں بلکہ ہمت، صبر، تحمل اور عزم صمیم ہیں جو زندگی کو زندگی بنا دیتے ہیں۔

(جہاز دلاور کے افتتاح کے موقع پر ۲۳ جنوری ۱۹۴۸ء)

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کا دن تاریخ پاکستان

جائے گا اور جب تک یہ دنیا قائم ہے قزاق کے ایک زندہ جلویہ دن کی حیثیت سے ہمیشہ یاد رکھا
 صاف اور کتب مغازی کے مستفین اپنی اس اور شہیدوں کے کارناموں پر علماء کرام، مضمون نگار،
 لاتے رہیں گے۔

یہ وہی دن ہے جس دن بھارت

کر دیا اور اس کے نتیجے میں پاکستان کی سر کرنے اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے پاکستان پر حملہ
 بھارت کو نہ صرف شکست سے دوچار کر مسلح افواج کے جانبازوں اور زندہ دل عوام نے مل کر
 جو نئی جنگ چمڑنے کا اعلان کیا بلکہ وہ جنگ بند کرنے پر مجبور ہو گیا۔

وہی علماء کرام نے بھی اسی جذبے کا اعلان کیا جس سے ہر شخص نے اپنی خدمات حکومت کو پیش کیں
 علمائے کرام نے جمعہ کے خطبوں میں کیا۔

کی لڑائی ہے اور تاریخ اسلام کے اوراق میں جملہ کی فضیلت بیان کی اور کہا کہ یہ جنگ حق و باطل
 موقع پر انہوں نے جنگ بدر، جنگ حنین، اس بات کے گواہ ہیں کہ فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے اس
 حضرت خالد بن ولید، حضرت عمرو بن العاص، حضرت کعبہ کے علاوہ صلیبی جنگوں کا ذکر کیا اور حضرت علی،
 علی، سلطان ٹیپو اور دیگر مسلمان جرنیلوں کی، موسیٰ ابن نصیر، سلطان صلاح الدین ایوبی، حیدر
 جلدوں اور آزمائش کی گزریوں میں ہمیں کہ جنگی کارناموں، قربانیوں، حکمت عملیوں، جنگی
 والے حالات و واقعات پر بھرپور روشنی ڈالنا و کامرانی کے پرچم گاڑنے کے سلسلے میں پیش آنے
 علماء کرام نے قرآن پاک، احادیث شریفی۔

میں جذبہ جملہ بڑھانے کے لئے مساجد کے مینبروں اور آئمہ کرام کی تعلیمات کی روشنی میں عوام
 طاوہ عوامی اجتماعات میں تقاریر کیں اور اخبارات کو

عوام نے علماء کرام کی تقاریر کا خاطر

انہا اور پھر اس نے اپنا سب کچھ پاکستان پر نواہ اثر قبول کیا اور ان کے اندر چھاپا ہوا پاکستانی جاگ
 علمائے کرام نے عوام کو یہ بلور کر بیان کر دیا۔

کی مٹی ہے اس لئے اس جنگ میں ہر پاکستانی کو کہ جنگ ختم ہو بھی چو نکہ کافروں کی جانب سے مسلح
 مسلح افواج کے جوانوں سے کہا کہ وہ اس کو قتل نہ کریں اور دھن سے شامل ہونا چاہئے انہوں نے
 ان کا شمار مردوں میں نہیں ہو گا بلکہ شہداء جنگ میں اپنی جان کی قربانی کا نذرانہ پیش کریں گے تو
 کے بارے میں فرمایا کہ انہیں مردہ مت کہہ کر بلکہ ہو گا اور شہداء کا صلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان
 علمائے کرام مختلف جنگی محاذوں پر جو نیکو کار ہیں اور رزق حاصل کرتے ہیں۔

گھر گئے اور وہی بھی مسلح افواج کے جوانوں اور

افسروں میں جذبہ جلو کو ابھارا۔

اس جنگ میں علمائے کرام نے حکومت کو اپنی خدمات بھی پیش کیں۔ جماعت اسلامی کے امیر مولانا مودودی اس اعتبار سے پہلے عالم دین تھے جنہوں نے سب سے پہلے صدر ایوب کو غیر مشروط طور پر اپنی خدمات پیش کیں اور انہیں ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

کشمیر کی حکومت پر جب بھارت کے فوجوں کے حملوں میں شدت آگئی اور اس نے ہر قیمت پر کشمیری عوام کے حقوق خصب کرنے کا عزم کر لیا تو اس موقع پر مولانا مودودی کو سخت تشویش ہوئی اور انہوں نے ۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اسلامی دنیا کے تمام علماء قومی راہنماؤں اور ایڈیٹروں سے کہا کہ وہ بھارتی سامراج کے خلاف مجاہدین کی جنگ آزادی کی حمایت کریں۔

مولانا نے اس ضمن میں اسلامی ممالک کے تقریباً ایک سو سربراہ اور وہ علماء اور ایڈیٹروں کو ذاتی طور پر خطوط بھی لکھے۔

مولانا نے اپنے خطوط میں لکھا کہ مسلمان اقوام کا یہ مذہبی فریضہ ہے کہ مجاہدین آزادی کی امداد و اعانت کریں۔

انہوں نے کشمیری عوام کے بارے میں لکھا کہ کشمیری عوام کے سامنے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا کیونکہ اقوام متحدہ نے ۱۸ سال قبل جو قرارداد منظور کی تھی وہ رومی کانٹہ کے ایک پرزے کی حیثیت رکھتی ہے انہوں نے اسلامی ممالک پر زور دیا کہ وہ کشمیر کی جنگ آزادی کو غیر مبسم الفاظ میں جلو قرار دیں۔ مولانا کے خطوط نے بڑا کام کیا اور تمام اسلامی ممالک نے پاکستان کی حمایت کا اعلان کر دیا۔

مولانا نے ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پھر اسلامی ممالک کے سربراہوں کو خصوصی خطوط لکھے۔ ان خطوط میں بھی مولانا مودودی نے سربراہان مملکت کو یاد دہانی کرائی کہ وہ بھارت کے مقابلے میں پاکستان کی مدد کریں۔ کیونکہ یہ ان کا اسلامی فریضہ بھی ہے اور اخلاقی تقاضا بھی۔

ادھر ۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صدر مرکزی جمعیت العلماء پاکستان مولانا عبدالخالق بدایونی نے کراچی میں ایک بیان میں کہا کہ مجاہدین کی ملی امداد وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ مجاہدین کشمیر نے ۳۰-۳۵ سال آئینی کوششوں میں صرف کر دئے اور ہمیشہ چاہا کہ آزادی کشمیر کا مسئلہ اٹھام و تخفیم سے حل ہو جائے جب کوئی صورت باقی نہ رہی اور ہندو سامراج کے مظالم و شدائد کشمیریوں پر حد سے زیادہ بڑھ گئے تو انہوں نے اللہ کا کام لے کر محاربات شروع کر دیئے۔ جسے اللہ مرکزی جمعیت العلماء پاکستان اور اس کی تمام شاخوں کے محترم حضرات علماء اور مشائخ اور ملک کی دوسری مذہبی تنظیمات نے محاربات کشمیر کو جلو فی سبیل اللہ قرار دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ جلد فی سبیل اللہ والے اشتہارات شائع ہو چکے ہیں۔ اب وقت کا اہم ترین مسئلہ جہلدین کشمیر کی ملی امداد کرنا ہے۔

کراچی کے دیگر خطیبوں نے بھی اسی روز جہلد کشمیر پر غاریر کرتے ہوئے کہا کہ دشمن ہماری سرحدوں پر حملہ کرے کے لئے تیار ہے ایسی صورت میں ہماری سرحدوں کا دفاع ہونا چاہئے۔ صدر ایوب ے جہلد کشمیر کے لئے اپنی فوجیں میدان میں اتار دی ہیں۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس جہلد میں حصہ لے۔

علمائے کرام نے اپنی تقریروں میں مسلمان جرنیلوں اور سپاہیوں کے کارناموں اور اسلامی جنگوں میں عوامی کردار پر بھی بھرپور روشنی ڈالی ازاں بعد یہ سلسلہ جنگ ستمبر کے خاتمے تک جاری رہا تاہم اس دوران مولانا مودودی نے جو تقریریں کی تھیں ان سے عوام کا حوصلہ مزید بڑھا اس ضمن میں جب ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء روز سوموار بھارت نے پاکستان پر بھرپور حملہ کیا تو مولانا مودودی نے قرآن پاک اور احادیث کے حوالے سے ریڈیو پاکستان سے ایک تقریر کی جس میں انہوں نے کہا کہ ”پاکستان کو دارالسلام کی حیثیت حاصل ہے اور اس کا دفاع بلاشبہ جہلد ہے اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ خوراک آخری قطرہ بہہ جانے تک پاکستان کی ایک انچ زمین پر بھی دشمن کے قدم نہ بڑھنے دے“

جنگ کے دوران اور بعد میں مولانا مودودی نے ریڈیو پاکستان لاہور سے پانچ تقریریں کیں جن کا ریکارڈ ریڈیو پاکستان نے کئی مرتبہ دہرایا۔ ان کی اولین تقریر چونکہ ایک یادگار تقریر کی حیثیت رکھتی ہے اس لئے یہاں اس کا مکمل متن دیا جا رہا ہے۔ متن تقریر ملاحظہ ہو:

برادران اسلام

پچھلے پندرہ روز سے ہندوستان کی فوجیں پاکستان پر حملہ آور ہیں۔ سیالکوٹ سے لے کر سندھ تک انہوں نے ہماری سرزمین کے مختلف مقامات پر پے در پے حملے کئے ہیں اور ان کے ہوائی جہاز جگہ جگہ ہماری شہری آبادیوں پر بم برساتے رہے ہیں۔ یہ ایک زبردستی کی جنگ ہے جو ہم پر صرف اس لئے ٹھونس گئی ہے کہ ہم ریاست جموں و کشمیر کے جہلدین آزادی کی حمایت سے باز رہیں اور ہندوستان انہیں جبراً غلام بنا کر رکھنے کے لئے جو ظلم و ستم کر رہا ہے اسے خاموشی کے ساتھ بیٹھے دیکھتے رہیں اس وقت پر میں آپ کو وہ فرض یاد دلانا چاہتا ہوں جو ایسے حالات میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہر کلمہ گو پر عائد ہوتا ہے۔

تمام فقہائے اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ جب اسلام اور مسلمانوں کے کسی علاقے پر کوئی دشمن حملہ آور ہو تو ہر مسلمان پر فرداً فرداً جہلد فرض ہو جاتا ہے اور یہ فرض نماز اور

روزے کی طرح فرض میں ہے۔ بلکہ قرآن مجید تو ایسے موقع پر جلدی کو مسلمان کے ایمان کی صداقت کا معیار قرار دیتا ہے۔ دارالسلام کو دشمن سے پہلے کا سوال جب پیدا ہو جائے تو قرآن کی رو سے اس وقت مسلمان کی صداقت ایمانی کا فیصلہ ہی اس بات پر ہو گا کہ وہ مدافعت میں اپنی جان اور مال کی قربانی دینے کے لئے تیار ہوتا ہے یا نہیں جو شخص اس آڑے وقت میں جملہ سے جی چرائے اور جان و مال کی قربانی سے دریغ کرے اس کی نماز اور روزے سب بے کار ہیں ان نمازوں اور روزوں کے باوجود قرآن اس کو منافق قرار دیتا ہے۔

غزوہ تبوک کے واقع پر جن لوگوں نے جملہ کے لئے ٹھکنے سے جی چرایا ان کے متعلق اللہ نے صاف صاف فرمایا۔

ترجمہ: اے نبی! خدا تمہیں معاف کرے تم نے ان لوگوں کو جملہ پر جانے کی اجازت کیوں دی؟ یہ اجازت تمہیں نہیں دی تھی تاکہ تم پر وہ لوگ ظہر ہو جاتے جو اپنے ایمان میں سچے ہیں اور ان لوگوں کا حال بھی تم کو معلوم ہو جاتا جو جھوٹے ہیں اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے لوگ تو تم سے کبھی یہ نہ چاہیں گے کہ انہیں جان و مال کے ساتھ جملہ کرنے سے معاف رکھا جائے۔ اللہ متقیوں کا حال خوب جانتا ہے یہ رعایت تو تم سے وہی لوگ طلب کریں گے جو نہ اللہ پر یقین رکھتے ہیں اور نہ آخرت پر بلکہ ان کے دلوں میں شک پڑا ہوا ہے اور وہ اپنے شک میں متردد ہیں۔

قرآن مجید کے یہ الفاظ اس معاملے میں بالکل واضح ہیں کہ مسلمان قوم کی آزادی اسلام کی نگاہ میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے اس آزادی کو جب خطرہ لاحق ہو جائے تو اس وقت دوسری تمام چیزیں اپنی اہمیت میں کم تر ہو جاتی ہیں اور سب سے بڑھ کر اہمیت اس چیز کو حاصل ہو جاتی ہے کہ اس آزادی کی حفاظت کی جائے کیونکہ مسلمانوں کا اسلامی زندگی بسر کرنا اسی پر موقوف ہے مسلمان اپنے ملک میں آزاد اور خود مختار ہو کر رہیں تبھی تو وہ اس قتل ہو سکیں گے کہ اسلام کے احکام ان کے ہاں جاری ہوں اور وہ مسلمان کی طرح زندگی بسر کریں۔ اگر ان کی یہ آزادی و خود مختاری ہی ختم ہو جائے تو اس کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا کہ ان کا ملک دارالسلام بن کر رہ سکے اس بنا پر قرآن یہ فیصلہ کرتا ہے کہ وہ شخص اپنے ایمان کے وعدے میں مجموعاً ہے جو دارالسلام کی ہستی کو خطرہ لاحق ہو جانے کی صورت میں اپنی جان و مال کی خیر ملتے اور اس خطرے کو رفع کرنے میں کسی قسم کی قربانی سے جی چرائے۔

فریضہ و قلع کی یہ اہمیت بتانے کے ساتھ قرآن مجید ہم کو یہ بھی بتاتا ہے کہ جب مسلمان اسلام اور امت مسلم کی حفاظت کرنے کے لئے کھڑے ہوں گے تو اس جملہ میں وہ تھانہ ہوں گے بلکہ اللہ ان کے ساتھ ہو گا اور اس کی تائید و نصرت ان کے شامل حال ہوگی۔ اللہ رب

العرش کا ارشاد ہے۔ "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط بنادے گا ایسے کافر تو ان کے لئے تباہی ہے اور اللہ نے ان کے اعمال کو بھٹکا دیا ہے۔"

ان الفاظ میں یہ بات قتل غور ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کو اللہ تعالیٰ اتنی بڑی اہمیت دیتا ہے کہ یہ کام کرنا گویا اللہ کی مدد کرنا ہے۔ یہ کسی اور کا نہیں خود اللہ کا اپنا کام ہے۔ جو شخص اس مقصد عظیم کے لئے آگے بڑھتا ہے وہ دراصل اپنی قوم یا اپنے ملک کی نہیں بلکہ اللہ کی مدد کرنے کے لئے آتا ہے اور پھر یہ اللہ کا ذمہ ہے کہ اس کی مدد کرتا رہے۔

اس کے ساتھ قرآن ہمیں اس حقیقت سے بھی آگاہ کرتا ہے کہ مسلمانوں کی طاقت کا دار و مدار کثرت تعداد یا ساز و سامان کی فراوانی پر نہیں ہے بلکہ اس بات پر ہے کہ وہ راستی پر ثابت قدم ہوں اور انہیں اپنے حق پر ہونے کا یقین کامل ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اگر تم میں سے جس آدمی صلہ ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے سو ہوں تو وہ ایک ہزار کافروں پر غالب آئیں گے کیونکہ وہ سمجھ نہیں رکھتے۔

اس ارشاد ربانی میں کافروں پر مسلمانوں کے بھاری ہونے اور وہ بھی ایک اور دس کی نسبت سے بھاری ہونے کی وجہ یہ بتائی گئی کہ مسلمان سمجھ رکھتے ہیں اور کافر سمجھ نہیں رکھتے مسلمان اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ موت اور زیست خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جانتے ہیں کہ جس شخص کی موت کا وقت آگیا ہو اسے کوئی طاقت بچا نہیں سکتی اور جس کی موت کا وقت خدا کی طرف سے نہ آیا ہو اسے دنیا کی کوئی طاقت مار نہیں سکتی وہ جانتے ہیں کہ موت کے معنی مر کر فنا ہو جانے کے نہیں ہیں بلکہ اس کے بعد ایک اور دوسری اور ابدی زندگی کا دور شروع ہو جاتا ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ خدا کی راہ میں جلا کرنے والے دنیا سے لے کر آخرت تک کامیاب ہی کامیاب ہیں اور اگر زندہ رہے تو ایمان کے ساتھ زندہ رہیں گے۔ جس سے زیادہ عزت کی زندگی اور کوئی نہیں اور اگر مر جائے تو شہادت کی موت مرے گا جس سے بہتر موت اور کوئی نہیں۔ یہی سمجھ مسلمان کو وہ طاقت عطا کرتی ہے جو کافر کو نصیب نہیں ہو سکتی پھر مسلمان سچائی کے لئے لڑتا ہے۔ ظلم کرنے کے لئے نہیں بلکہ ظلم کو روکنے کے لئے لڑتا ہے اس لئے اپنے برسر حق ہونے کا شعور اسے ان لوگوں کے مقابلے میں دس گنا زیادہ طاقتور بناتا ہے۔ جو باطل کے لئے برسر پیکار ہوتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ مسلمان کو شخص اپنے حق پر ہونے کا شعور ہی حاصل نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ اس کے اندر صبر بھی ہو یعنی وہ راہ خدا میں ہر خطرہ اٹھانے کے لئے ہر تکلیف برداشت کرنے، ہر معصیت نہ جانے کے لئے تیار ہو اور دشمن کی کوئی بڑی سے بڑی یلغار بھی اس کے پائے ثابت میں زلزل پیدا نہ کرنے پائے۔

یہ جو کچھ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔ ہماری بلور فوجوں نے پچھلے چند روز میں اس کو لفظ بہ لفظ ثابت کر دکھایا ہے ان کا مقابلہ ایک ایسے دشمن سے ہے جس نے سخت مکاری کے ساتھ اچانک پاکستان پر حملہ کیا۔ جبکہ یہاں کسی کو یہ خیال تک نہ تھا کہ تمام بین الاقوامی قوانین کو ہٹائے طاق رکھ کر ایک ملک ہمسایہ ملک پر یوں حملہ آور ہو جائے گا۔

پھر یہ اچانک حملہ بھی اس دشمن نے مختلف محاذوں پر اتنی بڑی تعداد میں اور اتنے سارے سالان کے ساتھ کیا جس کی تعداد سے اور جس کے سرو سالان سے پاکستان کی فوجوں کو کوئی نسبت نہ تھی۔ مگر اس کے باوجود ہماری فوجوں نے اپنے سے کئی گنا زیادہ طاقتور فوجوں کا جس بے جگری کے ساتھ مقابلہ کیا ہے اور جس طرح ہر جگہ ان کا منہ پھیر دیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ آج اس زمانے میں بھی مسلمان ایک اور دس کی نسبت سے کافروں پر ہماری ہیں۔

مگر یہ یاد رکھئے کہ جولو کافرض ہماری باقاعدہ افواج پر ہی عائد نہیں ہوتا بلکہ ہم میں سے ہر شخص پر عائد ہوتا ہے۔ اب ضرورت ہے کہ پاکستان کا ہر مسلمان اس ملک کو جو بر عظیم ہند میں اسلام کا قلعہ ہے اور جس کی پوری زمین ہمارے لئے ایک مسجد کا حکم رکھتی ہے پہانے کے لئے سر دھڑکی بازی لگانے پر آمادہ ہو جائے۔

۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جمعیت العلمائے اسلام کے ممتاز رہنما اور عالم دین مولانا مفتی محمد شفیع نے ایک بیان میں کہا کہ

پاکستانی ریاستوں پر بھارت کی جارحانہ کارروائیوں کو پاکستان اٹھارہ سال تک معمولانہ گفت و شنید کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کرتا رہا مگر بھارت مسلسل اپنی جارحانہ تیاریوں میں مشغول رہا اور بالآخر اس نے آزاد کشمیر اور پھر پورے پاکستان پر براہ راست بغیر اعلان جنگ کئے ہوئے حملے شروع کر دیئے۔ پاکستان کے صدر فیض مارشل محمد ایوب خان نے حالات کا جائزہ لے کر ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا اور پاکستان کے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھنے والے دس کروڑ مسلمانوں کو اس جہلو کے لئے تیاری کی دعوت دے دی جن حالات میں یہ اعلان کیا گیا وہ بلاشبہ ارشاد قرآنی اور ہدایات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عین مطابق ہے اس لئے پاکستان کے مسلمانوں پر شرعی حیثیت سے جہلو فرض ہو گیا ہے۔ قرآن و حدیث کے احکام کے مطابق جو انمردی کے ساتھ جم کر مقابلہ کرنا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہمارا دھندہ بن جانا چاہئے۔ جہلو میں سب سے اہم چیز نظم و ضبط کو قائم رکھنا اور تقسیم کار کے اصول پر کام چلانا ہے۔ سب کو مل جل کر اپنا حصہ ضروری ہوتا ہے نہ مفید اس لئے ضروری ہے کہ ملک کے تمام مسلمان صدر محترم کی قیادت پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے حکومت کے اعلان کے مطابق کام

کریں۔

۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو راولپنڈی میں مختلف مسالک کے ممتاز علماء نے اعلان کیا کہ بھارت نے پاکستان پر جو جنگ مسلط کی ہے وہ اسلام کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ علماء کا یہ اعلان ایک قرارداد کے ذریعہ متحدہ قرارداد میں کیا گیا۔

کہ اسلام کی عظمت کے لئے ہر مسلمان اپنی جان قربان کر دینے کو تیار رہتا چاہیے پاکستان پر بھارتی حملے نے ہر مرد 'عورت اور بچے کو جلو کا موقع دیا ہے۔ یہ مقدس جنگ دشمن کے کھلے طور پر تلے ہوئے تک جاری رکھی جائے خدا ہمارے ساتھ ہے اور فتح ہماری ہوگی۔ بھارتی سامراج نے پاکستان پر حملہ کر کے موت کو دعوت دی ہے کیونکہ ساری دنیا کے مسلمان حق و اطل کی جنگ میں حق و صداقت کے علمبردار اور پاکستان کے ساتھ ہیں اور دنیا کا ہر ایک مسلمان جذبہ جلو سے سرشار ہے۔

پب ۲

ہندوؤں اور مسلمانوں کے معرکے

۱۵ تاریخ اسلام اس بات کی شہد ہے کہ ہندو ہمیشہ مسلمانوں کے ساتھ حالت جنگ میں رہے اور انہوں نے کبھی یہ گوارا نہ کیا کہ ان کے ہمسایہ ملک میں مسلمانوں کی مستحکم حکومت قائم ہو جائے یہی وجہ ہے کہ وہ اس موقع کی تلاش میں رہے کہ مسلمانوں کو اقصیٰ 'سیاہی اور ثقافتی لحاظ سے اس قدر کمزور کر دیا جائے کہ وہ اسلام کے علاوہ نظام کو بھول جائیں اور وہ بھی ہندوؤں کی طرح زندگی بسر کریں۔

اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہندو اسلام کے علاوہ نظام سے خائف ہیں۔ جب کہ برہمنی نظام میں عدل و انصاف، مساوات انسانی اور اخلاقی اقدار کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے ظاہر ہے کہ جب کسی معاشرے میں اس قسم کی اقدار کی بات ہو جائے تو اس کا رویہ خالصانہ اور ذہن متعصبانہ ہو جاتا ہے اور اس قسم کا معاشرہ پھر شرافت کی بجائے طاقت کی زبان سمجھنے لگتا ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین پہلا صرکہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ۱۳ھ میں ہوا حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فارس کو فتح کر کے اسے اسلامی سلطنت میں شامل کر لیا تھا لیکن ہندوستان کے اس وقت کے حکمرانوں کو یہ بات گوارا نہ تھی کہ اس کے ہمسایہ ملک میں ایک ایسا معاشرہ جنم لے جس میں آقا اور غلام کی تیز نہیں چنانچہ ۲۸ ہجری میں انہوں نے اس ملک پر حملہ کر کے ہرات (یہ ان دنوں ایران میں شامل تھا) پر قبضہ کر لیا۔ اس وقت حضرت عثمانؓ مسلمانوں کے خلیفہ تھے چنانچہ انہوں نے سلب بن ابی صرہ کی قیادت میں اسلامی لشکر ہرات روانہ کیا۔

اس لشکر نے ہرات پہنچتے ہی برہمنوں کو ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا۔ لیکن برہمن کب ہمیں سے بیٹھنے والے تھے چنانچہ جب بھی وہ سر اٹھاتے مسلمان مناسب جوابی کارروائی کر کے انہیں خاموش کر دیتے۔

حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت ہی میں حکمران فتح ہوا۔ حکمران کی مدد سے ملتی تھی حضرت عثمانؓ کے بعد حضرت علیؓ کے دور میں ایک عرب سردار کو سندھ کے ساحلی علاقوں کی نگرانی کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔

اموی خلیفہ ولید کے زمانے میں عراق کے گورنر حجاج بن یوسف نے سندھ کی طرف خصوصی توجہ دی۔ ان دنوں سندھ پر راجا داہر کی حکومت تھی یہ بڑا ظالم اور جابر حکمران تھا اور مسلمانوں کے بارے میں متعصبانہ ذہن رکھتا تھا اسی اثناء میں سری لنکا کے حکمران نے اموی خلیفہ ولید کے لئے کچھ تحائف روانہ کئے اور سری لنکا میں مقیم یہ عورتوں اور یتیم بچوں کو بھی جہازوں میں سوار کر کے

بھیج دیا لیکن جب یہ بحری جہاز سندھ کی بندرگاہ دیبل کے قریب سے گزرے تو سندھی قزاقوں نے انہیں لوٹ لیا اور عورتوں اور بچوں کو بر غلام بنالیا۔

اس قافلے کی ایک لڑکی کسی نہ کسی طرح اپنی گرفتاری کا پیغام خجانب کے پاس پہنچانے میں کامیاب ہو گئی۔ پیغام خجانب کے سامنے پڑھا گیا۔

اغثنیٰ یا خجانب (اے خجانب مدد کر)!" خجانب تڑپ کر پکار اٹھا لیکن!

خجانب نے سب سے پہلے راجہ داہر کو یہ پیغام بھیجا کہ وہ ڈاکوؤں سے لوٹا ہوا مال واپس کرائے اور عورتوں اور بچوں کو رہا کرائے۔

راجہ داہر نے خجانب کے جواب میں یہ لکھا کہ یہ سب کچھ ڈاکوؤں نے کیا ہے اور ان کو گرفتار کر کے سزا دینا اس کے بس میں نہیں خجانب راجہ داہر کا یہ جواب سن کر طیش میں آگیا اور نقاشی کارروائی کے طور پر اس نے عبید اللہ اور بدیل کی قیادت میں دو مہمیں روانہ کیں جو حصول مقصد میں ناکام رہیں۔ ازاں بعد خجانب نے اپنے سترہ سالہ داماد محمد بن قاسم کو راجہ داہر کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ محمد بن قاسم کی فوج میں چھ ہزار سپاہی تھے۔ انہوں نے دیبل پہنچتے ہی اس کا محاصرہ کر لیا اور راجہ داہر کی چالیس ہزار فوج کی موجودگی میں دیبل فتح کر لیا۔ دیبل کی فتح سے عربوں کاوصلہ بڑھا اور انہوں نے ملتان تک کے علاقے کو اپنی عملداری میں لے لیا۔ محمد بن قاسم نے یہاں تین سال تک حکومت کی اور اس دوران میں تمام مذہب کے لوگوں کو ہر قسم کی آزادی دی جس کے نتیجے میں غیر مسلم بھی اس کے گردیدہ ہو گئے۔

ازاں بعد سیکھین کے عہد میں پنجاب کے ہندو حکمران جے پل نے غزنی پر حملہ کیا لیکن شکست کھائی اور تموان ادا کرنے کے وعدے پر سلطان سیکھین سے صلح کر لی۔ لیکن بعد ازاں اس نے تموان دینے سے انکار کر دیا۔ سزا کے طور پر سیکھین نے پشاور کے نزدیک جے پل کو شکست دی۔ ان دنوں پشاور میں مسلمان کثیر تعداد میں آباد تھے۔

سیکھین کی وفات کے بعد جے پل نے اپنا حلاق مسلمانوں سے دوبارہ واپس لینے کی کوشش میں محمود غزنوی سے جنگ کی محمود غزنوی نے جنگ میں پشاور کے قریب اسے نہ صرف شکست دی بلکہ اسے گرفتار بھی کر لیا۔

جے پل کے بعد اس کا بیٹا وارث تخت بنا تو اس نے دہلی، قنوج، کالنجور اور گوالیار کے ہندو راجاؤں کو محمود غزنوی کے خلاف متحد کر کے اس پر حملہ کر دیا لیکن شکست کھائی۔ انہی پل کے بعد ترلوچن پل نے سلطان محمود غزنوی کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا جس کے نتیجے میں ۱۰۲۱ء میں محمود غزنوی نے پنجاب پر قبضہ کر لیا۔

دریں اثناء کاٹھیاواڑ کے ساحل پر ہندوؤں کا جبرک ترین مندر سومنات تھا اس مندر کے

بھاریوں نے ہندو راجاؤں کے ساتھ مل کر محمود غزنوی کو شکست دینے کا منصوبہ بنایا۔ محمود غزنوی کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے ۱۰۲۵ء میں سومات پربت پر حملہ کر کے اس مندر کے تمام بتوں کو توڑ ڈالا اور رستہ سامان قیمت لے کر غزنی روانہ ہو گیا۔

محمود غزنوی کے بعد محمد غوری نے پشاور اور سیالکوٹ کے علاقے فتح کرنے کے بعد ۱۱۸۶ء میں ہمارے قبضہ کر لیا۔ ۱۱۹۴ء میں محمد غوری کی فوج کی شمالی ہندوستان کے حکمران پر تھوی راج سے ترائن کے مقام پر جنگ ہوئی سلطان کے زخمی ہونے کی وجہ سے اس کی فوج منتشر ہو گئی اور اس کے نتیجے میں محمد غوری کو شکست سے دوچار ہونا پڑا تاہم مسلمانوں نے ہمت نہ ہاری۔

محمد غوری نے بعد از جلد پر تھوی راج سے اپنی شکست کا انتقام لینے کے لئے دوبارہ ۱۱۹۳ء میں ایک اٹھ پالیس ہزار فوج کے ساتھ ترائن ہی میں پر تھوی راج کو شکست دی۔ پر تھوی راج اس لڑائی میں مارا گیا۔

۱۱۹۳ء میں قنوج اور بنارس کے ہندو راجاؤں سے محمد غوری کی ٹہ بھیز ہوئی لڑائی میں ہندوؤں کو شکست ہوئی اور اس کے نتیجے میں مسلمانوں کے لئے بار اور بنگال کی فتح کے لئے راہ ہوار ہو گئی۔ الشمس کے زمانے میں ہندو راجاؤں نے سرکشی کی راہ اختیار کی تو الشمس نے انہیں دوبارہ مطیع کر لیا۔ اس کے عہد میں گوالیار کا قلعہ فتح ہوا۔

علاء الدین خلجی نے شمالی ہندوستان کے باقی ہندو راجاؤں کو شکست دے کر ان کے علاقوں کو اپنی سلطنت کا حصہ بنایا۔ ۱۲۹۷ء میں اس نے گجرات (کاشیاواڑ) پر بھی فوج کشی کا پروگرام بنایا لیکن ہندو راجاؤں کے اس منصوبے کا پتہ چلا تو وہ بھاگ گیا اس طرح بغیر کسی کشت و خون کے علاقہ فتح ہو گیا۔ علاوہ انہیں اس نے رنہجور "چوڑا" اور دکن کے علاقے بھی فتح کر لئے۔ سلطان کے عہد میں ۱۵۲۷ء میں راجہستان کی ریاست میواڑ کا راجا رانا سنگرام سنگھ باہرے مقابلے میں شکست کا، مغل فوجوں نے انتہائی جرات سے کام لے کر رانا سانگا کو جنگ کوناہ میں شکست دی۔ رانا سانگا باہرے گرفتار کرنے کے بعد قتل کر دیا ازاں بعد باہرے عہد میں ہندوؤں کو کبھی مقابلے کی بات نہ ہوئی۔

۱۵۳۱ء میں شیر شاہ سوری کے عہد میں مادیو فتح ہوا اور پھر رائے سیس کے قلعہ پر قبضہ کرنے کے بعد شیر شاہ سوری کی فوجوں نے ۱۵۳۳ء میں حملہ کیا سیس پر وہ مرنے سے ہل ہل بھاگ گئے رانا تانہہ شاست ہوئی۔ مادیو کی فتح کے بعد شیر شاہ سوری نے کالنجور کے قلعہ کا محاصرہ کیا کالنجور کا قلعہ نافع ہو گیا لیکن بارود میں آگ لگنے سے شیر شاہ سوری سخت زخمی ہوا اور ۲۲ مئی ۱۵۳۵ء کو چل بسا۔ شیر شاہ سوری کے بعد اکبر نے ۱۵۷۶ء میں ہلدی گھاٹ کے مقام پر رانا پر تھ کو زبردست مقابلے کے بعد شکست دی اور رانا پانڈوں کی طرف بھاگ گیا اور کلپی دنوں تک مصیبتوں اور پریشانی کی

زندگی بسر کرتا رہا لیکن اکبر کی اطاعت قبول نہ کی کچھ عرصے کے بعد اس نے ایک بڑی فوج تیار کر کے میواڑ کے کچھ علاقوں پر قبضہ کر لیا۔

اکبر کے بعد جمگتیر کے عہد میں رانا پرتاب کے بیٹے نے جمگتیر کی اطاعت قبول کرنے سے انکار کر دیا چنانچہ ۱۶۱۳ء میں شزاوہ خرم نے میواڑ پر حملہ کر کے جب امر سنگھ کو شکست دی تو پھر اس نے اطاعت قبول کر لی۔

جمگتیر کے بعد شاہجہان کے عہد میں پرتگلی ہندو اور مسلمان جیمہ یوں کو پکڑ کر زبردستی عیسائی بنالیتے تھے اور غلاموں کی تجارت بھی کیا کرتے تھے ایک دفعہ انہوں نے شاہجہاں کی دو کنیزوں کو بھی پکڑ لیا تھا اس پر ناراض ہو کر شاہجہان نے پنگل کے صوبیدار کو پرتگلیوں پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ پرتگلی بڑی بلوری سے لڑے لیکن ان کو زبردست شکست ہوئی اور ان کے بست سے آدمی مارے گئے۔

پھر اورنگ زیب کا عہد آگیا اس عہد میں اورنگ زیب کی مرہٹہ سردار شیواجی سے لڑائیاں ہوئیں۔ اورنگ زیب نے شانتہ خن کو مرہٹوں کے خلاف بھیجا لیکن پونا کے قریب شانتہ خان کو شکست ہوئی اس کے بعد شزاوہ معظم اور راجا جے سنگھ کو شیواجی کے خلاف روانہ کیا گیا۔ شیواجی نے چند شرطوں پر اطاعت قبول کر لی اور انگریزوں میں حاضر ہوا وہاں اسے نظر بند کر دیا گیا مگر وہ بڑی چالاکی سے فرار ہو کر دکن پہنچ گیا بعد میں اورنگ زیب اور شیواجی کے مابین صلح ہو گئی شیواجی کے مرنے کے بعد اورنگ زیب کو پھر مرہٹوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ شیواجی کے بیٹے شہاب اللہ پوتے ساہو جی نے اورنگ زیب کا مقابلہ کیا بلو دود مسلسل لڑائیوں کے اورنگ زیب مرہٹوں کو شکست نہ دے سکا۔ ۱۶۷۲ء میں اورنگ زیب کے عہد میں ستابی ہندو سلوھوؤں کے ایک فرسے نے جنکوت کر

دی جنکوت کو دبانے کے لئے اورنگ زیب نے فوج بھیجی اور اس طرح اس نے جنکوت پر قابو پایا۔ سردار چیت رائے بندیل نے اورنگ زیب کی تخت نشینی کی جنگ میں مدد کی تھی لیکن بعد میں وہ اورنگ زیب سے ناراض ہو گیا اس نے اورنگ زیب کا مقابلہ کیا لیکن ۱۶۷۱ء میں وہ قتل کر دیا گیا اس کے بعد اس کے بیٹے چھتر سال نے اورنگ زیب سے مقابلہ کی اور تقریباً پچیس سال کے مقابلے کے بعد اس نے مشرقی ماوہ پر اپنی خود مختار ریاست قائم کر لی۔

ادھر جسونت سنگھ کی وفات کے بعد اورنگ زیب نے اس کے بیٹے اجیت سنگھ پر کچھ شرطیں عائد کرنے کے لئے دہلی میں روکنا چاہا اس کے علاوہ جزیہ بھی دوبارہ لگا دیا۔ اس سے راجپوت اورنگ زیب کے خلاف ہو گئے اور انہوں نے جنکوت کر دی کلنی عرصہ تک لڑنے کے بعد آخر کار ۱۶۸۱ء میں راجپوتوں نے اورنگ زیب سے صلح کر لی۔ اورنگ زیب کے بعد مغل سلطنت روپ زوال ہو گئی اور انگریز برصغیر کے بلا شرکت غیرے حکمران بن گئے اس دوران میں بھی شہوولی اللہ، سید احمد

عہد اور شہلا اسماعیل شہید نے بیٹن با قربانیاں دے کر پرچم اسلام کو بلند رکھا۔ اسی طرح بنگال میں حامی شریعت اللہ اور ان کے فرزند نے فرائضی تحریک چلائی پھر تینو میر شہید نے ان کی پیروی کی سندھ میں مولانا عہد اللہ سندھی نے بھی اس تحریک میں اہم کردار ادا کیا۔

انگریزوں کی برصغیر میں آمد کے بعد ہندوؤں نے ان سے راہ و رسم بڑھائی جس کے نتیجے میں مسلمانوں کا جینا دو بھر ہو گیا۔ اس حالات میں ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں نے مسلح بغاوت کر دی۔ اگرچہ یہ بغاوت ناکام ہو گئی تاہم یہ مسلمانوں کے لئے علیحدہ مملکت کے قیام کے لئے راہیں ہموار کر گئی۔ جنگ آزادی کی وجہ سے مسلمانوں کو انگریزوں کے ستم کا نشانہ بننا پڑا انہوں نے انتقامی کارروائی کے طور پر مسلمانوں کو جملہ شعبہ ہائے زندگی میں پیچھے ہٹا دیا اور اس کے برعکس ہندوؤں کو حکومتی کاموں میں شریک ہونے کا موقع دیا۔ جس کے نتیجے میں نہ صرف مسلمان تعلیم 'ملازمت' صنعت و حرفت 'تجارت' معیشت اور تہذیب و تمدن میں ہندوؤں سے پیچھے رہ گئے بلکہ انہوں نے ہندوؤں کی مذہبی رسومات کو بھی اپنا شروع کر دیا۔

اس صورت حال میں سر سید احمد خان امید کی ایک کرن بن کر ابھرے اور انہوں نے انگریزوں اور ہندوؤں کو بلور کرایا کہ مسلمان ہندوؤں سے علیحدہ ایک قوم ہیں۔ انہوں نے برطانیہ کہا کہ اگرچہ اس وقت دونوں قوموں کے درمیان کسی قسم کی اطمانیہ مخالفت نہیں مگر مستقبل قریب میں یہ اختلاف بڑھ جائے گا اور جو لوگ اس وقت بقید حیات ہوں گے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینگے اس اعتبار سے سر سید احمد خاں پہلے فرد تھے جنہوں نے نہ صرف مسلمانوں کے الگ وجود کو محسوس کرایا۔ بلکہ انہوں نے مسلمانوں کو ہندوؤں کی سطح پر لانے اور انہیں سرکاری دفاتر میں ملازمتیں دلوانے کے لئے ۱۸۷۵ء میں علی گڑھ مسلم کالج کی بنیاد رکھی جو بعد ازاں ۱۹۲۰ء میں یونیورسٹی بن گیا۔

سر سید احمد خاں کی یہ تحریک بڑی کامیاب رہی اور ان کے، یکھا دیکھی بنگال میں نواب مہد العلیف نے مسلم مدرسہ کے نام سے کلکتہ میں -بنجاب میں خلیفہ محمد حمید الدین نے انجمن حمایت اسلام کے نام سے مارچ ۱۸۸۳ء میں اور حسن علی آفندی نے کراچی میں سندھ مدرسۃ الاسلام اور پٹنور میں اسماعیہ کالج پٹنور اور لکھنؤ میں ندوۃ العلماء جیسے ادارے قائم کئے ان اداروں میں مسلمانوں کو ہر شعبہ ہائے زندگی میں تعلیم دینے کا اہتمام کیا گیا۔

ادھر انگریزوں کے عہد میں ۱۸۸۵ء میں ہوم ٹاؤن ایک انگریز نے انڈین نیشنل کانگریس کے نام سے ایک سیاسی جماعت قائم کی اس میں ہندو بڑی تعداد میں شامل ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے کانگریس ہندوؤں کی جماعت بن گئی۔ اس جماعت کے قیام کا مقصد مسلمانوں پر غلبہ حاصل کرنا تھا اور انہیں علی سیاست سے دور رکھنا تھا۔

۱۹۰۵ء میں انگریزی حکومت نے بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جس کا مسلمانوں کو بڑا فائدہ

ہو اکیوں کہ مسلمانوں کی اکثریت کا حامل ایک نیا صوبہ بن گیا تھا ڈھاکہ اس کا صدر مقام بنا۔ ہندوؤں نے تقسیم بنگال کی مخالفت کی اور انہوں نے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ مسلمانوں کی حمایت کر رہی ہے۔ انہوں نے سودیشی تحریک چلائی اور انگریزی مال کا بییکاٹ کیا جس کے نتیجے میں فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑک اٹھی چنانچہ انگریزوں نے ۱۹۴۱ء میں اسے منسوخ کر دیا۔

اس دوران مسلمانوں نے آل انڈیا کانگریس کا مقابلہ کرنے کے لئے ۳۰ دسمبر ۱۹۴۰ء کو اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ قائم کی۔ ۱۹۴۳ء میں قائد اعظمؒ بھی اس جدت میں شامل ہو گئے۔ ان کی کوششوں سے ۱۹۴۶ء میں مسلم لیگ اور کانگریس کے مابین میثاق لکھنؤ طے پایا جس کی رو سے کانگریس نے مسلمانوں کی جداگانہ حیثیت کو تسلیم کر لیا پھر تحریک خلافت میں مسلمانوں اور ہندوؤں نے باہم مل کر کام کیا لیکن یہ اتحاد بھی جلد ختم ہو گیا۔ ۱۹۴۸ء میں پنڈت نروند نے سرورپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ میں مسلمانوں کے جداگانہ تشخص کے اصول کو رد کر دیا گیا تھا قائد اعظمؒ نے اس رپورٹ کے مقابلے میں ۱۹۴۹ء میں اپنے چودہ نکات پیش کئے جو آگے چل کر قیام پاکستان کی بنیاد بنے۔

دریں اثناء کشمیر میں بھی مسلمان بڑی کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہے تھے ڈوگرہ راج نے ان کا جینا محال کر رکھا تھا۔ ریاست کے تمام عہدوں پر ہندوؤں کا قبضہ تھا زمینوں پر بھی ہندو جاگیردار سی قابض تھے مسلمانوں کو صرف قلیوں، مزدوروں اور کاشت کاروں کی حیثیت سے کام کرنا پڑا تھا۔ ریاستی حکام نے ان کی اتر معاشی زندگی کے باوجود ان پر بے حد ظالمانہ ٹیکس لگا رکھے تھے۔ چولھے، کھڑکی، مال مویشی غرضیکہ ہر چیز پر ٹیکس عائد تھا حتیٰ کہ چھوٹے چھوٹے پیشوں سے متعلقہ افراد بھی ٹیکس ادا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں مسلمانوں سے جبری عمت بھی لی جاتی تھی۔ ان سب مشکلات کے باوجود مسلمان انتہائی مہربان و تحمل سے اپنی زندگی کے دن گزار رہے تھے۔ لیکن ۲۹ اپریل ۱۹۴۱ء بروز جمعہ المبارک جنوں میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے کشمیر کے مسلمانوں کی دینی غیرت کو بگاڑ دیا اس روز امام صاحب خطبہ دے رہے تھے اور اس خطبے میں موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی داستان ظلم بیان کی جا رہی تھی۔ ڈوگرہ پولیس آفیسر نے دیکھا کہ امام صاحب فرعون کی جو برائیاں گوارہ ہیں وہی برائیاں ڈوگرہ حکمران ہری سنگھ میں بھی پائی جاتی ہیں۔ لہذا اس نے وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے امام صاحب کو خطبہ عید دینے سے منع کیا کیوں کہ اس کے نزدیک امام صاحب کی یہ باغیانہ تقریر تھی۔ پولیس آفیسر کا یہ اقدام مسلمانوں کے لئے ایک چیلنج سے کم نہ تھا۔ چنانچہ مسلمانوں کا ایک گروہ شر کی تاریخی جامع مسجد میں پہنچا اور اس نے وہاں حکومت کے اس اقدام کی نہ صرف مذمت کی بلکہ مسلمان عوام کو ڈوگرہ حکمرانوں کے خلاف آواز بلند کرنے کی بھی تلقین کی۔ مسلمان ابھی حکومت کے اس اقدام کے خلاف احتجاج کر رہے تھے کہ سنٹرل جیل جنوں میں ایک ڈوگرہ ہیڈ کانسٹیبل نے

قرآن پاک کی توبین کی بس پھر کیا تھا چند روز کے اندر پوری ریاست میں حکومت کے خلاف ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ ان حالات میں ۲۱ جون ۱۹۳۱ء کو مسلم رہنماؤں نے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کے لئے مسلم کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ اس روز کے تاریخی اجتماع سے عبدالقدیر خاں بھی ایک نوجوان نے بھی خطاب کیا۔ اس نوجوان کی ایمان افروز تقریر نے فرزانہ ان کشمیر کے دلوں کو گرمایا اور انہوں نے عہد کر لیا کہ وہ ڈوگرہ استبداد کے خلاف کسی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔ اس پاداش میں عبدالقدیر خاں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ۱۳ جولائی ۱۹۳۱ء کو جب سنٹرل جیل کے احاطے میں عبدالقدیر خاں کے مقدمے کی سماعت کا آغاز ہوا تو مسلمان جیل کے اندر داخل ہونا چاہتے تھے لیکن وکیل مضامی نے کہا کہ سب کو اندر جانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ صرف ان کے نمائندوں کو کارروائی سننے کے لئے اندر بلایا جائے گا۔ اسی اثناء میں نماز کا وقت ہو گیا فرزانہ ان توحید نے وہیں صلیبی سیدھی کر لیں چنانچہ ایک شخص جب اذان دینے کے لئے دیوار کی بلندی پر چڑھ گیا تو گورنر تزلوک چند نے اسے گولی مارنے کا حکم دے دیا۔ وہ شہید ہو گیا تو دوسرا شخص اذان کے لئے بھیج دیا گیا۔ فرزانہ ان توحید کے اس ٹھانصیں مارتے ہوئے سمندر سے اس وقت تک نوجوان اذان دینے کے لئے آتے رہے اور جام شہادت نوش کرتے رہے جب تک کہ اذان عمل نہ ہو گئی اسی دوران میں افراد نے شہادت کو گلے لگایا تھا۔ پولیس کی گولیوں سے نمازیوں میں سے بھی بہت سے لوگ زخمی ہوئے۔ اس واقعہ سے پورے کشمیر میں ڈوگرہ حکمرانوں کے خلاف مسلمانوں نے آواز بلند کی بس پھر لیا تھا کہ تحریک چل پڑی اور ڈوگرہ حکمرانوں نے اس تحریک کو ہانے کی ہر ممکن سعی کی مگر جیسا کی تاریخ شہد ہے کہ کوئی قوم ہمیشہ کے لئے زیر نگین نہیں رہ سکتی چنانچہ اس کے نتیجے میں مہاراجہ کو مسلمانوں کے چند مطالبات تسلیم کرنا پڑے یہی وجہ تھی کہ ۳۴-۱۹۳۲ء کے لیجسلیٹو اسمبلی (Legislative Assembly) کے انتخابات میں مسلم کانفرنس نے ۲۱ میں سے ۱۶ نشستیں ہیت لیں۔

اس دوران میں ۱۹۳۰ء میں علامہ ذاکر سر محمد اقبالؒ نے "آل انڈیا مسلم لیگ" کے سالانہ اجلاس منعقدہ الہ آباد میں مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن کا تصور پیش کیا۔

ادھر ۱۹۳۳ء میں بحیرہ یونیورسٹی کے ایک طالب علم چودھری رحمت علی نے ایک پمفلٹ سہ یا بھی نہیں لکھا اس میں انہوں نے علامہ اقبالؒ نے خطبہ الہ آباد میں جس اسلامی مملکت کے قیام کا تصور پیش کیا تھا اس کا ہم پاکستان رکھا۔ ۱۹۳۴ء میں قائد اعظم نے مسلم لیگ کی باگ ڈور سنبھالی تو آزادی وطن کا مطالبہ زور پکڑ گیا اور مسلمان قائد اعظم کی قیادت میں مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع ہو گئے۔

۱۹۳۵ء میں برصغیر میں نیا آئین نافذ ہوا تو اس کے تحت ۱۹۳۷ء میں اسمبلیوں کے انتخابات منعقد

ہوئے۔ انتخابات میں اگرچہ کانگریس کو کامیابی حاصل ہوئی اور سات صوبوں میں اس کی حکومتیں بھی بن گئیں لیکن مسلم لیگ نے چار سو دو میں سے جو ایک سو دو نشستیں جیتی تھیں ہندوؤں کو اس کا بھی بڑا کلک تھا۔

کانگریسی حکومتوں نے مسلمانوں پر سرکاری ملازمتوں کے دروازے بند کر دیے اور فرقہ وارانہ فسادات کی بنیاد ڈالی سکولوں کے مسلمان بچوں کو رابندر ناتھ ٹیگور کالجس اور انڈین نیشنل کالجس پر مجبور کیا گیا۔ ان حالات میں مسلمانوں نے اپنی جدوجہد تیز کر دیں جن کے نتیجے میں ۱۹۳۹ء میں کانگریسی وزارتوں کو مستعفی ہونا پڑا قائد اعظمؒ نے اس خوشی میں مسلمانوں سے یوم نجات منانے کی اپیل کی۔

۲۳-۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کے ۲۷ ویں سالانہ اجلاس میں جو حضرت قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی زیر صدارت منعقد ہوا قرارداد پاکستان منظور کی گئی۔

یہ قرارداد بنگال کے وزیر اعلیٰ مولوی ابوالقاسم فضل الحق نے پیش کی تھی اور ہندوستان بھر سے آنے والے مسلمان رہنماؤں نے اس کی تائید و حمایت کی۔ کانگریسی رہنماؤں نے اس قرارداد کی شدت سے مخالفت کی اور اسے ایک شاعر کے خواب سے تعبیر کیا۔ ہندوؤں نے طفر کے طور پر قرارداد لاہور کا نام قرارداد پاکستان رکھا قائد اعظمؒ کو یہ نام اس قدر پسند آیا کہ انہوں نے فرمایا کہ قرارداد لاہور کو قرارداد پاکستان کے نام سے پکارا جائے۔

اس تاریخی قرارداد کی منظوری کے بعد ہندوؤں نے کانگریسوں کے خلاف تحریک چلائی کہ وہ ہندوستان چھوڑ دیں۔ قائد اعظمؒ نے فرمایا کہ وہ صرف ہندوستان ہی نہ چھوڑ دیں بلکہ وہ اسے تقسیم کریں اور چلے جائیں۔

۱۹۴۶ء کے عام انتخابات میں کانگریس کے مقابلے میں مسلمانوں کو زبردست کامیابی ہوئی اور مسلم لیگ نے مرکزی اسمبلی کی تیس کی تیس اور صوبائی اسمبلی کی ۳۴ میں سے ۳۵ نشستیں جیت لیں۔

اسی سال اکتوبر میں جب عبوری حکومت بنی تو ہندوؤں کو مجبوراً مسلمانوں کو وزارتیں دینا پڑیں۔ پنڈت نرو سینھو وزیر کی حیثیت سے وزیر اعظم بننا چاہتے تھے۔ لیکن مسلمان رہنماؤں نے ان کے اس حربے کو ناکام بنا دیا۔

ہندوؤں نے آخری حربے کے طور پر صوبہ سرحد میں جنرل کانگریس کی حکومت تھی استصواب کا مطالبہ کیا چنانچہ جولائی ۱۹۴۷ء میں وہیں استصواب ہوا جس میں پاکستان کو کامیابی حاصل ہوئی۔ کانگریس کو جب اس میں بھی ناکامی ہوئی تو پختونستان کا مسئلہ کھڑا کر دیا تاہم عوام کے تعاون کی وجہ سے یہ مسئلہ خود بخود دب گیا۔

۱۳ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو ریاستوں کے الحاق کا مسئلہ کھڑا ہو گیا۔ کشمیر کے صارف نے اگرچہ پاکستان سے الحاق کرنے کا اعلان کیا تھا لیکن بعد ازاں اس نے بھارت سے الحاق کر لیا۔ حیدر آباد دکن آزاد رہتا چاہتی تھی اس پر بھارت نے زبردستی قبضہ کر لیا۔ بھارت نے یہی سلوک بلوچ اور 'ماگھول اور جوگنڈھ سے کیا۔

۱۹۴۷ء میں پنجاب کی تقسیم کے سلسلے میں ریڈ کلف ایوارڈ نے انتہائی جانبداری سے کام لیتے ہوئے گورداسپور، فیروزپور اور جالندھر کے اضلاع بھارت کے حوالے کر دیئے حالانکہ ان میں مسلمانوں کی اکثریت تھی اور کشمیر کی سرحدیں بھارت سے ملا دی گئیں اس طرح بھارت کشمیر پر بلاشرکت فیرے قابض ہو گیا۔

قیام پاکستان کے بعد بھارت پاکستان کو ایک کمزور ملک دیکھنا چاہتا تھا اور اس کی یہ خواہش تھی کہ پاکستان ہمیشہ بھارت کا دست نحر بن کر رہے بھارتی عسکرانوں نے اس نظریے کا بھی پرچار کیا کہ پاکستان کو اپنے قومی دھارے کے لئے مسلح افواج کی ضرورت نہیں ہے اور پاکستان کی جانب سے اسلحہ کا حصول برصغیر میں اسلحہ کی دوڑ کا پیش خیمہ ثابت ہو گا۔ اور پاکستان کو بھارت سے کوئی خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہئے تاہم افغانستان سے علاقہ کے مجوزوں کا سمجھوتہ کر لینا چاہئے۔

۱۹۵۳ء میں امریکا سے فوجی امداد کا جو معاہدہ پاکستان کے ساتھ طے پایا اس کے تحت پاکستان کو فوجی سامان ملتا اس وقت بھارت نے یہ دوا دیا چلایا کہ پاکستان یہ اسلحہ بھارت کے خلاف استعمال کرے گا اور ایسی مبالغہ آرائی کی گئی کہ جیسے بھارت کے لئے یہ بہت بڑا خطرہ ہے۔ ۱۰ اپریل ۱۹۵۹ء کو بھارت نے ایک گیسپر اظہار عید کے روز پاکستان کی سرحد میں داخل کیا یہ طیارہ کھاریاں (نوتیسر) چھاؤنی کی تھلور لینے کے علاوہ واہ کے اسلحہ کے کارخانے کی تصویر پر بھی لینا چاہتا تھا۔ لیکن پاکستان کے دو ایف ۸۶ سیبر طیاروں نے پٹنور سے اڑ کر اپنا قومی دھارے کرتے ہوئے اسے راولپنڈی کے قریب تباہ کر دیا

اور اس کا ہوا باز سکوارڈن لیڈر پکٹا گرفتار کر لیا۔ بھارت کے خلاف پاک فضائیہ کی یہ پہلی کامیابی تھی۔ اس دوران بھارت کو ۱۹۵۱ء کے امریکا بھارت دفاعی معاہدے کے تحت امریکا سے فوجی امداد ملتی رہی جس سے بھارتی عسکرانوں کی ذہنیت میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو گئی۔ چنانچہ بھارت نے ۱۹۶۱ء میں بلاوار کے ساحل پر واقع پرتگیزی کلاونی گوا، دمن اور دیو پر قبضہ کر لیا۔ گوا پر قبضہ کرنے کے بعد بھارتی عسکرانوں میں خود اعتمادی بڑھی اور انہوں نے اسی انداز میں چین سے ۱۹۶۲ء میں چیمپو خانی شروع کر دی جس انداز سے اس نے پرمچال سے کی تھی۔ اس ضمن میں ۱۳ ستمبر ۱۹۶۲ء کو پنڈت نہرو نے اعلان کیا کہ بھارتی فوجوں کو چینیوں کو متنازعہ علاقہ سے باہر نکال پھینکنا چاہئے۔ اگرچہ جنگ کا یہ رسمی سا اعلان تھا لیکن بھارتی فوجوں نے اسے اعلان جنگ قرار دیتے ہوئے اکتوبر ہی کے مہینے میں مدد اخ اور شمال مشرقی سرحدی انجینی (نیفا) میں متنازعہ سرحد کے کئی مقامات پر جھڑپیں شروع کر دیں۔

نومبر میں پھر جھڑپ ہوئی اور چینیوں نے لداخ میں مزید دو ہزار مربع میل کے علاقے پر قبضہ کرنے کے بعد تیزی سے نیفا میں پیش قدمی شروع کر دی۔ حتیٰ کہ آسام بھی بظاہر ان کی زد میں آگیا تاہم ۲۱ نومبر ۱۹۶۲ء کو چین نے یکطرفہ طور پر جنگ بند کر دی۔

بھارت نے چینی حملے کی آڑ میں امریکا اور یورپی ممالک سے دھڑا دھڑا اسلحہ حاصل کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ چین نے گلست کھانے کے بعد بھارت کے لئے واحد راستہ یہ تھا کہ وہ اپنی پوری توجہ پاکستان پر مرکوز کر دے۔

پاکستان نے علاقے میں ہونے والی تبدیلیوں کا کوئی نوٹس نہ لیا اور چین کو مکمل طور پر اپنا ہمنوا بنا لیا لیکن اس کے باوجود پاکستان نے کوئی اشتعال انگیزی نہ کی لیکن بھارت نے چین کے ہاتھوں گلست کے بعد اپنی ہچی کچی شہرت کو برقرار رکھنے کے لئے رن کچھ میں چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔ رن کچھ کے مسئلہ کو اس وقت نہیں سمجھا جاسکتا جب تک کہ اس کے پس منظر کا بغور مطالعہ نہ کیا جائے۔

باب نمبر ۳

رن کچھ کا تنازعہ اور اس کا تصفیہ

۱۹۴۷ء میں برصغیر کی تقسیم کے بعد رن کچھ کا تنازعہ ہندوستان اور پاکستان کو ورثے میں ملا۔ آزادی سے قبل بھی رن کچھ کی حدود کچھ واضح نہیں تھیں کیوں کہ برطانوی دور حکومت میں اس مسئلے کو حل کرنے کی جانب کوئی بھی ذمہ دارانہ کوشش نہ کی گئی۔

آزادی سے کچھ عرصہ قبل ریاست کچھ کی انتظامیہ نے حکومت سندھ سے درخواست کی کہ سندھ کچھ سرحد بند ہونی چاہئے قیام پاکستان کے بعد مرکزی حکومت نے حکومت سندھ کی جانب سے اس تنازعہ کو حل کرنے کے لئے اسے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس ضمن میں حکومت پاکستان نے ۱۹۴۸ء میں حکومت بھارت سے کہا کہ سرحد کی حد بندی صرف اسی شکل میں ممکن ہو سکتی ہے جب کہ اس علاقے میں علاقائی حدوں کے بارے میں حکومتوں کے درمیان سمجھوتہ ہو جائے ۱۹۴۹ء میں بھارتی حکومت نے اس تجویز کا یہ جواب دیا کہ رن کچھ کا علاقہ ہندوستان کا حصہ ہے لہذا اس بارے میں کوئی بھی جھگڑا موجود نہیں ہے بلایں علاقے اس مسئلہ پر بات چیت کی ضرورت نہیں ہے اس کے بعد کئی برس تک پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کے مابین طویل خط و کتابت ہوتی رہی جس میں دونوں اپنے اپنے دعوے پیش کرتے رہے لیکن اس کے باوجود مفاہمت کی جانب کوئی قدم آگے نہ بڑھایا گیا۔

پاکستان اپنی خط و کتابت میں اس بات پر زور دیتا رہا کہ سندھ کے لوگ رن کچھ کے علاقے چھڈ بیٹ جیسے مقامات پر ہمیشہ اپنے اپنے مویشی چراتے رہے ہیں اور ہر موقع پر رن کچھ کے شمالی حصے پر سندھ کے حکام کو فوجداری اور دجانی اختیارات حاصل رہے ہیں۔ ہندوستان تحفظ لیبیلوں کے بدلے بنا کر اس دعوے کی برابر تردید کرتا رہا۔

آزادی کے بعد اس علاقے پر مکمل قبضہ حاصل کرنے کے لئے ہندوستان نے رن کچھ کے قرب و جوار میں اپنی فوجی سرگرمیوں کو تیز کر دیا اور اس سلسلے میں ہندوستان کے فوجی دستوں نے زبردستی علاقہ میں مچھنے کی کوشش کی جس سے اس علاقہ کا امن و امان برہم ہو گیا اور روز بروز کشیدگی بڑھتی گئی نتیجہ یہ ہوا کہ دسمبر ۱۹۵۵ء میں بھارت کے عسکری دستوں نے چھڈ بیٹ پر دھوا بول دیا اور پاکستانی چرواہوں اور ان کے مویشیوں کو زبردستی پکڑنے کی کوشش کی اپنے اس جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے ہندوستان کے نائب وزیر خارجہ مسٹر اے کے چندا نے ہندوستانی لوگ بھامیں یہ بیان دیا کہ

پاکستان جھنڈ بیٹ میں بھارتی ملاقاتوں کی خلاف ورزی کر رہا ہے اور حکومت ہندوستان اپنے علاقے کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کارروائی کرے گی ۱۵ فروری ۱۹۶۶ء کو ہندوستان کا ایک خلاصہ دستہ جھنڈ بیٹ میں گھس آیا ۱۷ فروری کو جھنڈ بیٹ میں ایک پاکستانی چوکی کے محافظوں اور ہندوستانی گشتی دستے میں تصادم ہوا اور معمولی فائرنگ کے بعد ہندوستانی دستہ واپس بھاگ گیا اس کے کوئی دو دن بعد ہندوستان کی مرکزی ریزرو پولیس کے دو سو شتر سواروں نے پھر جھنڈ بیٹ پر حملہ کیا مگر منہ کی کھائی ۲۷ فروری ۱۹۶۵ء کو ہندوستانی طیاروں نے اس علاقے پر دیکھ بھال کے لئے پرواز کی اور ۲۵ فروری کو ہندوستان نے ایک ہتالیہ فوج سے حملہ کر کے جھنڈ بیٹ پر قبضہ کر لیا اس سے بھارت کے توسیع پسندانہ اور جارحانہ عزائم کھل کر سامنے آئے اس الناک حوالہ کے بعد دونوں حکومتوں کے مابین خط و کتابت ہوتی رہی لیکن بھارت کی طرف سے برابری کا جانا رہا کہ جھنڈ بیٹ بھارت کا علاقہ ہے اور یہ کہ رن کچھ لاکھ کی تنازعہ موجود نہیں ہے اس کے ساتھ بھارت نے یہ الزام بھی لگایا کہ دراصل پاکستانی پولیس کے جھنڈ بیٹ میں گھس آنے کے باعث یہ جھڑا کھڑا ہوا ہے۔ حکومت پاکستان نے پر زور طریقے سے بھارت کے اس دعوے کی تردید کی اور کمال مبرورہ تحمل سے کام لیا یہی وجہ تھی کہ دونوں ملکوں میں مسلح تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا۔

جنوری ۱۹۶۰ء میں مغربی پاکستان اور ہندوستان کی سرحد کے بارے میں وزارتی بات چیت میں جن سرحدی جھڑوں پر بحث ہوئی ان میں رن کچھ کا جھڑا بھی شامل تھا۔ کانفرنس کے اختتام پر جو مشترکہ اعلان جاری کیا گیا اس میں کہا گیا کہ رن کچھ کے سوال پر کوئی تعفیہ نہیں ہو سکا مگر اس سلسلہ میں مزید بات چیت کی جائے گی۔

۱۹۶۵ء کے اوائل میں ہندوستان نے کبھ کوٹ کے علاقہ میں پاکستانی دستوں کے گشت کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کی جنوری ۱۹۶۵ء میں ہندوستان کی جارحانہ حرکتوں کا سلسلہ شروع ہوا اور پھر اس میں بتدریج اضافہ ہوتا چلا گیا فروری اور مارچ ۱۹۶۵ء میں ہندوستان نے بیار بیٹ کے علاقے میں اپنی فوجی چوکیوں قائم کر لیں۔

۲۴ فروری ۱۹۶۵ء کو ہندوستان نے اپنا ۳۱واں انفنٹری بریگیڈ احمد آباد سے نقل کر کے اسے رن کچھ کے علاقہ میں متعین کر دیا اس کے ساتھ ۵ رن کچھ کے متنازعہ علاقوں اور پاکستانی سرحدوں پر بھارتی طیاروں نے دیکھ بھال کی پروازیں بھی شروع کر دیں۔

۱۴ اور ۱۵ اپریل کی درمیانی شب کو بھارتی فوج نے شب خون مارا اور ڈنگ کی پاکستانی چوکی پر حملہ کر دیا۔ پاکستان نے اس علاقہ میں امن کے قیام کی غرض سے دونوں ملکوں کے اعلیٰ فوجی افسروں کی ملاقات کی تجویز پیش کی۔ مگر بھارت کی طرف سے اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے براہ روڑے اٹکائے جاتے رہے۔

۸ اپریل ۱۹۶۵ء کو ہندوستانی فوج نے پھر ڈھنگ کی چوکی پر بھرپور حملہ کیا۔ پاکستان کے جیالوں نے اس حملے کو پسپا کر دیا اس کے نتیجہ میں دونوں ملکوں کی فوجوں کے مابین جھڑپوں کا سلسلہ شروع ہو گیا پاکستان نے ۹ اپریل کو جنگ بند کرنے کے لئے چند تجویز پیش کیں مگر بھارتی وزیراعظم مسٹر لال بہلر شاستری نے پانچ روز کی خاموشی کے بعد یہ اعلان کیا کہ پاکستان فوراً کنٹرول کی چوکی بھارت کے حوالے کر دے ورنہ نتائج کے لئے تیار ہو جائے بھارتی وزیراعظم کے اس اعلان نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور سارے علاقے میں زبردست فوجی نقل و حمل شروع ہو گئی۔

۱۳ اپریل ۱۹۶۵ء کو رن کچھ کے کنٹرول کے علاقے میں بھارتی فوج نے ٹینکوں کی مدد سے پاکستانی فوج کی ایک بڑی چوکی پر بھرپور حملہ کیا لڑائی میں پاکستانی فوج نے بھارتی فوج کے تین ٹینک تباہ کر دیئے اور چار کو سخت نقصان پہنچا کر بھارتی فوج کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا تاہم بھارتی فوجوں کے مقابلے کے لئے مزید پاکستانی فوج کو رن کچھ میں بھیج دیا گیا۔

۱۵ اپریل ۱۹۶۵ء کو دفتر خارجہ پاکستان نے اعلان کیا کہ رن کچھ کی موجودہ صورتحال کی تمام تر ذمہ داری بھارت پر ہے کیونکہ بھارتی فوجیوں نے جنوری ۱۹۶۵ء میں جارحانہ اقدامات کر کے جنگ کی ابتداء کی تھی تاہم وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے ایک بیان میں کنٹرول کو پاکستانی علاقہ قرار دیا اس کے بعد وزیراعظم اہل بلور شاستری نے رن کچھ کے بارے میں متعدد بیانات دیئے جن میں لکھا گیا تھا کہ بھارتی فوج رن کچھ کے قریب فوجی مشقیں کر رہی تھیں اور یہ کہ رن کچھ کا شمالی حصہ بھارت میں شامل نہیں پاکستان نے ۸ اپریل کو بھارتی حکومت کی اس وضاحت کو مسترد کر دیا۔ پاکستان نے بھارتی جارحیت کے سلسلے میں اقوام متحدہ میں مقیم پاکستان کے مندوب کو ہدایت کی وہ رن کچھ کی صحیح صورت حال کو اقوام متحدہ پر واضح کریں۔

برطانیہ کے ممتاز اخبار لندن ٹائمز نے اپنی ۲۰ اپریل کی اشاعت میں رن کچھ سے متعلق بھارت کے موقف پر سخت کٹہ چینی کرتے ہوئے لکھا کہ بھارت کا موقف تضاد بیانی پر مشتمل ہے۔ ۲۱ اپریل کو دونوں ممالک کی فوجوں میں پھر جھڑپ ہوئی جس کے نتیجے میں بھارت کے نو فوجی مارے گئے۔ اسی روز پاکستان نے تجویز پیش کی کہ فوری طور پر جنگ بند کر دی جائے اور اس کے بعد دونوں ملکوں کی فوجیں رن کچھ کے متنازعہ علاقوں سے واپس ہٹالیں جائیں تاکہ پرامن ماحول کے لئے لفظ سازگار ہو۔ اس سے اگلے روز پھر جھڑپ ہوئی جس میں بھارت کا ایک فوجی مارا گیا۔

۲۳ اپریل ۱۹۶۵ء کو سارا دن دونوں ملکوں کے درمیان لڑائی جاری رہی پاکستان نے جنگ بندی کے سلسلے میں بھارت کو تجویز پیش کی کہ وہ رن کچھ سے اپنی فوج نکال لے۔

۲۴ اپریل کو پاکستان کی سرحدی فوج نے متنازعہ علاقے میں قائم شدہ بھارتی فوجی چوکی چھڈیٹ کی توپوں کو جوابی کارروائی کر کے تباہ کر دیا اس چوکی سے پاکستانی فوجوں پر مسلسل گولہ باری جاری رہی

تھی۔ بھارت نے انعام لینے کے لئے اس علاقے میں مزید فوج اتار دی اور ۱۹۶۵ء میں بھارتی ہیراشوٹ بریگیڈ نے بیاریہٹ کی بھارتی چوکی کے قریب پاکستان کے مسلح دستوں پر حملہ کر دیا۔

۲۶ اپریل کو پاکستان کی فوج نے رن کچھ کے متنازعہ علاقے میں بھارت کی فوج کو شکست دے کر اگلے مورچے قائم کرنے سے متعلق بھارتی فوج کی کوششوں کو ناکام بنا دیا اور دو فوجی چوکیوں چھڈیہٹ اور بیاریہٹ کے درمیان دس میل تک آگے بڑھ گئیں۔ جارحیت کی سرکب بھارتی فوج کو شدید ملی اور جانی نقصان اٹھانا پڑا بھارتی فوج بھاگتے وقت بے شمار اسلحہ بھی چھوڑ گئی اس کے علاوہ بھارتی فوج کے دس چھاتہ بردار سپاہی بھی گرفتار ہوئے۔

دریں اثناء بھارتی وزیراعظم مسٹر لال بہلور شاستری نے لوک سبھا میں کہا کہ اگرچہ بھارت کی پالیسی امن پسندانہ ہے لیکن پاکستان نے رن کچھ کے علاقے میں جو اقدامات شروع کر رکھے ہیں بھارت کو ان کی وجہ سے سخت طرز عمل اختیار کرنا پڑے گا۔

۲۷ اپریل کو پاکستان مجلہ بین نے بیاریہٹ کا علاقہ بھارتی فوج سے خلی کرالیا۔ بھارتی فوج اس علاقے میں بہت ساجنگی سالن بھی چھوڑ گئی۔ ۲۷ اپریل ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی فوج نے بیاریہٹ سے بھارتی فوج کو پھر نکالا اور اس وقت بھارتی فوج کے قدم اکھڑ چکے تھے اور پاکستانی فوج کے لئے اس کا تعاقب کر کے اسے ملیامیٹ کرنا مشکل نہ تھا لیکن حکومت پاکستان نے پاکستانی فوج کو ہدایت کر دی کہ وہ ۲۳ ارض بلد سے ایک قدم بھی آگے نہ بڑھائے اور کوئی ایسا اقدام نہ کرے جس سے حالات زیادہ پیچیدہ نہ ہو جائیں بعد میں بھارتی فوج نے کبھی رن کچھ کے علاقے میں کوئی ایسا قدم نہ اٹھایا جس کی وجہ سے فائرنگ دوبارہ شروع ہو جائے لیکن بھارتی لیڈروں نے پاکستان کے خلاف ایسے بیانات دینے شروع کر دیئے جو امن عامہ کو بگاڑنے کا باعث بن سکتے تھے۔ نیز بھارتی فوجوں نے بھی صف آرائی شروع کر دی جو پاکستان کے لئے سخت تشویش کا باعث بنی۔

۲۸ اپریل ۱۹۶۵ء کو بیاریہٹ میں قدم اکھڑنے کے بعد بھارتی فوج سرپہ پاؤں رکھ کر بھاگی اور اس طرح بھارتی فوجوں نے رن کچھ تک کا نصف علاقہ خلی کر دیا۔

پاکستان کی افواج کے جزل آفسر کمانڈر ٹک نے جنگ کے علاقے کا دورہ کرنے کے بعد تیس مئی اور غیر ملکی اخبار نویسوں کو بتایا کہ ۸ اپریل ۱۹۶۵ء کی رات کو لڑائی شروع ہونے کے وقت سے اس وقت تک پاکستان کی فوج نے رن کچھ کے متنازعہ علاقہ میں سے ستر میل لمبے اور چار سے دس میل چوڑے علاقے کو خلی کرالیا ہے اور اس دوران بھارت کے ۳۵۰ فوجی ہلاک یا خطرناک طور پر مجروح ہو چکے ہیں اور افسروں سمیت ۴۵ فوجی قیدی بنا لئے گئے ہیں۔

دریں اثنا بھارتی وزیراعظم مشر لال بھلور شاستری نے ۲۸ اپریل ۱۹۶۵ء کو پارلیمنٹ میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ رن کچھ میں پاکستان کا پلہ بھاری ہے اور ہو سکتا ہے کہ آئندہ چند ہفتوں تک فوجوں کو اس علاقے میں پیچھے ہٹنا پڑے۔

مشر لال بھلور شاستری نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ بھارت اس علاقے کے متعلق پاکستانی موقف تسلیم نہیں کرتا۔ انہوں نے یہ دھمکی بھی دی کہ اگر یہاں پاکستان کی کارروائیاں بند نہ ہوں تو بھارتی فوج پاکستان کے خلاف جنگ کے علاوہ خود غنیمت کرے گی۔ ۲۹ اپریل ۱۹۶۵ء کو پاکستانی فوجی دستوں نے بیاریہٹ کے بعد بھارتی فوج سے ایک اور چوکی پوائنٹ چوراسی خلی کرالی۔ مسلسل ٹاکسیوں کے بعد بھارت نے پاکستان کے ساتھ بات چیت کرنے پر آمادگی کا اظہار کر لیا تاہم ۳۰ اپریل کو لڑائی بند ہو گئی۔

۲ مئی ۱۹۶۵ء کو برطانیہ نے رن کچھ میں جنگ بند کرانے کے لئے نئی تجویز پیش کی۔ ۳ مئی کو بھی رن کچھ کے علاقہ میں باضابطہ جنگ بندی کے لئے کوششیں جاری رہیں لندن میں وزیر خارجہ مشر ڈو الفکار علی بھٹو نے کہا کہ ہم ہر قیمت پر رن کچھ کا دفاع کریں گے۔ صدر ایوب نے کہا کہ ہم دھمکیوں سے ہرگز مرعوب نہیں ہوں گے اس لئے اگلے روز چین نے رن کچھ میں بھارت کو جارحانہ حملے کا مجرم قرار دیا اور کہا کہ بھارت نے اس تنازعہ علاقے پر طاقت کے بل بوتے پر قبضہ کرنے کی کوشش میں مسلح کشیدگی کو ہوا دی۔

دریں اثنا رن کچھ میں لڑائی جاری رکھنے کے سوال پر بھارتی کابینہ میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے بھارت نے رن کچھ میں ایک ہفتہ کے لئے جنگ بند رکھنے کی برطانوی تجویز مسترد کر دی۔

ادھر امریکہ نے بھارت کو متنبہ کیا کہ پاکستان کے خلاف جنگ کا دائرہ نہ بڑھایا جائے پاکستان نے اس ضمن میں اقوام متحدہ سے یہ شکایت کی کہ بھارت سرحدوں پر فوجوں کو جمع کر رہا ہے۔ ۱۰ مئی ۱۹۶۵ء کو صدر ایوب نے بھی رن کچھ میں جنگ بندی کی برطانوی تجویز کو مسترد کر دیا تاہم ۱۷ مئی کو رن کچھ کے مسئلے پر برطانوی ہائی کمشنر سر مورس جیمز اور پاکستان کے سیکرٹری امور خارجہ مشر عزیز احمد کے مابین بات چیت ہوئی جس کے نتیجے میں پاکستان نے رن کچھ سے متعلق برطانوی تجویز کا جواب بھیج دیا۔

یکم جون ۱۹۶۵ء کو صدر ایوب نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں کہا کہ پاکستان جنگ نہیں چاہتا لیکن اگر بھارت نے ہم پر جنگ مسلط کی تو پاکستان کی مسلح افواج ڈٹ کر وطن کا دفاع کریں گی۔ تاہم برطانوی وزیراعظم کی کوششوں سے دونوں ملکوں میں سمجھوتہ طے پا گیا جس کی توثیق صدر ایوب اور بھارت کے وزیراعظم مشر لال بھلور شاستری نے ۱۷ جون کو ایک ملاقات میں کی۔

سمجھوتے پر ۳۰ جون ۱۹۶۵ء کو دستخط ہوئے معاملے کا متن یہ ہے نہ۔

۱- ہر گھم حکومت بھارت اور پاکستان جنگ بندی اور یکم جنوری ۱۹۶۵ء کی گجرات و مغربی پاکستان کے سرحدی علاقے میں صورت حال کو برقرار رکھنے پر متفق ہو گئی ہیں تاکہ بھارت اور پاکستان کی سرحدوں پر پیدا شدہ کشیدگی کم ہو سکے۔

۲- ہر گھم کہ گجرات اور مغربی پاکستان کے سرحدی علاقے میں موجودہ صورت حال کی بحالی کے بعد ضروری ہے کہ اس علاقہ میں سرحدوں کی حد بندی اور تعین کے انتظامات کئے جائیں لہذا دونوں حکومتیں مذکورہ علاقہ میں حسب ذیل اقدامات پر اتفاق کرتی ہیں۔

دفعہ اول

یکم جولائی ۱۹۶۵ء کو عالمی وقت کے مطابق ساڑھے بارہ بجے اور پاکستانی وقت کے مطابق ساڑھے پانچ بجے اور بھارتی وقت کے مطابق چھ بجے صبح فوری جنگ بندی عمل میں لائی جائے گی۔

دفعہ دوم

- ۱- جنگ بندی کے بعد فریقین کی فوجیں فوری طور پر پیچھے ہٹ جائیں گی۔
- ۲- یہ کلام سات دن کے اندر اندر مکمل کیا جائے گا۔
- ۳- بھارتی اور پاکستانی پولیس یکم جنوری ۱۹۶۵ء تک جن راستوں پر مشقت کرتی رہی ہے اور اس مشقت کی نوعیت بھی وہی رہے گی۔ جو جنوری ۱۹۶۵ء سے قبل تھی اور مون سون کے دوران رہی۔

۴- اس کے بعد بھارتی پولیس اتنی تعداد میں جتنی دسمبر ۱۹۶۴ء میں تھی اس علاقے میں جھنڈیٹ کی چوکی پر قبضہ کرے گی۔

۵- اگر بھارت اور پاکستان کے عسکری دستوں کا کہیں آنا سامنا ہو جائے تو وہ ایک دوسرے کے مشقت میں مداخلت نہیں کریں گے اور ان سرحدی قوانین کی پابندی کریں گے جو جنوری ۱۹۶۰ء میں مغربی پاکستان اور بھارت کے درمیان طے پا چکے ہیں۔

۶- جنگ بندی کے فوراً بعد دونوں ملکوں کے حکام کی ملاقات ہوگی اور وقتی فوقی جب ضرورت محسوس ہوگی یہ ملاقاتیں ہوتی رہیں گی تاکہ اس دفعہ کی مشقت نمبر ۳ پر عمل درآمد میں پیش آنے والی مشکلات پر غور کریں اور ان کا متفقہ حل تلاش کریں۔

دفعہ سوم

اس امر کے پیش نظر کہ نہ

الف - بھارت کا دعویٰ ہے کہ اس علاقے کے بارے میں کوئی تنازعہ موجود ہی نہیں ہے

کہ تکمل تقسیم کے نقشوں میں ایک مسلم سرحد موجود ہے، جو دن کچھ کے شمالی سرے کے ساتھ ساتھ گزرتی ہے اس کے مطابق سرحدی حد بندی کی ضرورت ہے۔

ب۔ پاکستان کا دعویٰ ہے کہ دن کچھ کے علاقے میں پاکستان اور بھارت کی سرحد ۲۴ ویں عرض بلد کے ساتھ ساتھ گزرتی ہے جبکہ تقسیم سے قبل اور اس کے بعد کی مختلف دستاویزات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس بناء پر تقریباً ساڑھے تین ہزار مربع میل کا علاقہ متنازعہ ہے۔

ج۔ جنوری ۱۹۶۰ء کے مذاکرات میں دونوں حکومتوں کے وزراء اس امر پر متفق ہو گئے تھے کہ وہ دن کچھ سرحدی حد بندی کے بارے میں مزید کوائف جمع کریں گے اور اس بارے میں مزید مذاکرات بعد میں کسی وقت کئے جائیں گے۔ تاکہ تنازعہ کا کوئی حل تلاش کیا جاسکے جب دفعہ ۲ شق نمبر ۴ کی کارروائی ختم ہو جائے گی جو بہر صورت جنگ بندی کے بعد ایک ماہ کے اندر مکمل ہو جانی چاہئے تو دونوں حکومتوں کے وزراء فریقین کے دعوؤں کی روشنی میں سرحد کا تصفیہ کریں گے اور اس کی نشاندہی کے ضروری اقدامات کریں گے اس اجلاس اور اس ٹریبونل کے روبرو جس کا ذکر دفعہ ۳ شق ۳ میں کیا گیا ہے ہر حکومت اپنے موقف کو پیش کرنے اور اپنا مقدمہ پیش کرنے میں پوری طرح آزاد ہوگی۔

نمبر ۲: دونوں حکومتوں کے وزراء کے درمیان سرحد کے تعین کا کوئی تصفیہ جنگ بندی کے بعد دو ماہ کے اندر اندر نہ ہونے کی صورت میں دونوں حکومتیں ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۹ء کے مشترکہ اعلان کے مطابق اپنا تنازعہ اس ٹریبونل کے سامنے پیش کر سکیں گی جس کا ذکر شق نمبر ۳ میں آ رہا ہے۔ تاکہ ٹریبونل فریقین کے دعوؤں اور متعلقہ شواہد کی روشنی میں سرحد کا تعین کر سکے اس ٹریبونل کا فیصلہ فریقین کے لئے قطعی اور آخری ہو گا اور وہ اس کے پابند ہوں گے۔

نمبر ۳: اس مقصد کے لئے جنگ بندی کے چار ماہ کے بعد تین افراد پر مشتمل ایک ٹریبونل کی تشکیل کی جائے گی جن میں سے کوئی بھی فریق ممالک کا باشندہ نہیں ہو گا۔ ٹریبونل کا ایک رکن پاکستان اور دوسرا بھارت ہندو کرے گا اور تیسرا ٹریبونل کا جیڑمین ہو گا جسے دونوں ملک مل کر منتخب کریں گے اگر دونوں حکومتیں جیڑمین کے انتخاب میں جنگ بندی کے تین ماہ کے اندر اندر متفق نہ ہو سکیں تو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے جیڑمین کی ہمدردی کی درخواست کی جائے گی۔

نمبر ۴: شق نمبر ۳ میں مذکور ٹریبونل کا فیصلہ دونوں کے لئے آخری اور قطعی ہو گا اور اسے کسی بنیاد پر بھی چیلنج نہیں کیا جاسکے گا۔

منجانب حکومت بھارت
مسٹر جی پرتھاسارثی ہائی کمشنر
برائے بھارت

منجانب حکومت پاکستان
مسٹر عزیز احمد ہلال قائد اعظم
سیکرٹری خارجہ حکومت پاکستان

اس موضوع کی نسبت سے اگرچہ دونوں ممالک کے مابین مغلہ کے بعد کے واقعات کی تفصیل کی ضرورت نہیں رہتی تاہم مقابلے کے احتمالات کے امیدواروں کی سہولت کے لئے اس میں تصفیہ تک کے واقعات شامل کر دیئے گئے ہیں۔

مغلہ ملے پا جانے کے بعد اس پر عمل درآمد کا مرحلہ شروع ہوا اس مرحلے میں دونوں ممالک کی فوجوں کو ان مقامات پر واپس جانا تھا جن پر وہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۳ء کو قابض تھیں۔

۳۰ جون ۱۹۶۵ء کے اس سمجھوتے میں کبٹر کوٹ کے علاقے میں پاکستان کی طرف سے محنت کے حق کو تسلیم کر لیا گیا اور اس طرح ان کی محنت بحال ہو گئی چنانچہ اس سمجھوتے نے یہ ثابت کر دیا کہ بھارت کا دعویٰ بالکل بے بنیاد تھا وزیراعظم بھارت نے خود ہی اس کی تردید کر دی اس ضمن میں انہوں نے ۷ اگست ۱۹۶۵ء کو لوک سبھا میں یہ اعلان کیا کہ پاکستان ابتداء ہی سے کبٹر کوٹ کے علاقے میں محنتی فرائض سرانجام دیتا رہا ہے اور یہ کہ اس نے دستو ییزی شلوت بھی پیش کی ہے۔

رن کچھ کے مسئلہ پر وزارت قی کاغز نس کا انعقد بھی ہوا تھا مگر ہندوستان نے عین وقت پر یہ کہہ کر اسے منسوخ کر دیا کہ اس سے کسی تصفیہ کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ چنانچہ فریقین نے ٹریبونل کے قیام کا فیصلہ کیا۔ تین ارکان پر مشتمل یہ ٹریبونل اکتوبر ۱۹۶۵ء میں قائم ہوا پاکستان نے ۷ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو ایران کے نمائندے مسٹر نصر اللہ انصام کو اپنا نمائندہ مقرر کیا۔ بھارت کی جانب سے یہ فریضہ یوگو سلاویہ کے ایس پیبلر کو سونپا گیا۔ سوئڈن کے جج گورٹالیکر گریں اس کے صدر نامزد ہوئے جنہیں اقوام متحدہ نے نامزد کیا تھا۔

۱۹۶۶ء میں فریقین نے اپنے اپنے تحریری بیانات داخل کئے اور ستمبر ۱۹۶۶ء سے جولائی ۱۹۶۷ء تک جینوا میں ٹریبونل کے سامنے زبانی شلوتیں پیش کی گئیں۔ ٹریبونل کے کل ایک سو سترہ اجلاس ہوئے جن میں زبانی شلوتوں کا لفظ بہ لفظ ریکارڈ اٹھارہ ہزار صفحات پر مشتمل تھا جب کہ دونوں حکومتوں کے نمائندوں کے تحریری بیانات پچاس ہزار صفحات پر محیط تھے۔

۱۹ فروری ۱۹۶۸ء کو جینوا میں ٹریبونل نے اس غاصے کا فیصلہ کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ چھٹ بیٹ 'کبٹر کوٹ اور رن کچھ کے کئی دیگر علاقے بیروں 'والوکن' دھربن اور مگر پارکر پاکستان کے حوالے کر دیئے جائیں اس طرح پاکستان کو رن کچھ کے شمالی حصہ میں تقریباً

ایف انٹرنیشنل اور رن کچھ کے کئی دیگر علاقے بیرونی 'والوکن' دھرم اور مگر پار کر پاکستان کے حوالے کر دیئے جائیں اس طرح پاکستان کو رن کچھ کے شمالی حصہ میں تقریباً ساڑھے تین سو مربع میل کا علاقہ ملا حالانکہ پاکستان نے تقریباً ساڑھے تین ہزار مربع میل پر اپنا دعویٰ دائر کر رکھا تھا۔ ۱۸ اپریل ۱۹۶۹ء کو حد بندی ہوئی اور ۵ جولائی ۱۹۶۹ء کو نئیو عمل کے فیصلے کے مطابق دونوں ملکوں نے طاقتوں کا بتولہ کیا اور اس طرح یہ جھگڑا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔

باب نمبر ۴

بھارت کے مکروہ عزائم

بھارت ابتداء ہی سے تقسیم کا مخالف تھا۔ کانگریس رہنماؤں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ تقسیم نہ ہو اور ہندو بلا شرکت غیر سے ہندوستان کے حکمران بن جائیں لیکن بھلا ہو قائد اعظم محمد علی جناحؒ کا جن کی سیاسی بصیرت اور تدبیر نے ہندو رہنماؤں کی ایک نہ چلنے والی انہوں نے قانون کے اندر رہتے ہوئے آئینی طریق سے ہندوستان کو تقسیم کر دیا بلاشبہ یہ ان کا عظیم کارنامہ تھا۔ پاکستان بننے کے بعد بھارت جنوبی ایشیاء بلکہ بحر ہند کی بڑی طاقت بننے کے خواب دیکھنے لگا اور اس ضمن میں اس نے ہر لمحہ پاکستان کے خلاف سازشوں کا جال بچھائے رکھا۔ ابتداء میں پاکستان کو ۵۷ لاکھ مسابین کی آباد کاری میں الجھائے رکھا پھر حیدرآباد دکن، جو ناگزیر مملود اور کشمیر کے تین چوتھائی حصے پر زبردستی قبضہ کر لیا ہر سکھ، گواڈمن اور دوج کو بھی اپنے قبضے میں لے لیا۔ ازاں بعد پاکستان کو فوجی اٹالوں سے محروم کیا۔ نہری پانی بند کر کے زراعت کو مفلوج کرنے کی کوشش کی۔ ریلوے انجمنوں کے لئے کوئلے کی فراہمی روک دی پاکستان پر دباؤ ڈالا کہ وہ اپنے سکے کی قیمت کم کر دے، حتیٰ کہ بھارت ہمیشہ پاکستان کے خلاف سازشوں کا جال پھیلاتا رہا۔ ۱۹۶۵ء میں اس نے رن کچھ پر حملہ کر کے پاکستان کو آزمایا کہ وہ کتنے پانی میں ہے لیکن جب اس نے اس علاقے سے منہ کی کھائی تو بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ بھارت اپنی مرضی کا محاذ کھولے گا۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ سے قبل اس نے یہ منصوبہ بنایا تھا کہ ابتداء میں پورے مغربی پاکستان پر قبضہ کر لیا جائے شرقی پاکستان تو ان کی مٹھی میں ہے لیکن بھارتی رہنماؤں کا یہ خواب بھی اس وقت شرمندہ تعبیر نہ ہو گا اور اس ضمن میں بھارت نے تمام ممالک اور اقوام متحدہ سے اپیل کی کہ وہ غیر مشروط طور پر جنگ بندی کرنے کو تیار ہے۔ اب آئیے وہ بیانات ملاحظہ فرمائیں جو بھارتی رہنما پاکستان سے خلاف دیتے رہے۔

۱۷ مئی ۱۹۴۷ء کو کانگریس کے مقاصد کے پیش نظر لندن کے مشہور اخبار اکٹو مسٹ نے اپنی اشاعت میں لکھا "کانگریس موجودہ منصوبے یعنی تقسیم ہند پر اس امید پر عمل کرے گی کہ یہ ہندوستان کے اتحاد کی طرف ہی لے جائے گی کانگریس اب بھی ایک غیر منقسم ہندوستان پر ایمان رکھتی ہے۔"

۳ جولائی ۱۹۴۷ء کو ڈاکٹر شیام پرساد مکر جی نے کہا "ہمارا یہ نصب العین ہونا چاہئے کہ پاکستان کو دوبارہ بھارت میں ضم کر دیا جائے اور یہ ہو کر رہے گا۔"

(دیوان چمن لعل آرمنا نازر)

(دلی ۳ جولائی ۱۹۴۷ء)

سردار پنیل نے کہا "تقسیم سے جو سختی اور رنج پہنچا ہے خصوصاً ان کو جو اتحاد کا خواب دیکھ رہے تھے اس کا اندازہ بہت کم لوگوں کو ہو گا ہمیں امید ہے کہ جلد یا بدیر دونوں ملک پھر سے ایک ہو جائیں گے۔"

امرت بازار امر پٹیکا ۱۶ اگست ۱۹۴۷ء کلکتہ

انڈین نیشنل کانگریس کے صدر اچاریہ کرپانی نے ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو کلکتہ میں کہا "کانگریس اور قوم دونوں متحدہ ہندوستان کے دعوے سے دستبردار نہیں ہوئے ہیں۔"

(امرت بازار پٹیکا ۱۸ اگست ۱۹۴۷ء)

آرگنائزنگ سیکرٹری آن انڈیا ہندو مساجد لی جی دیش پانڈے نے سارنپور میں جمہا کے سیاسی مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس کا مقصد اکھنڈ بھارت میں ہندو راج قائم کرنا ہے۔

(نیشنل بیر الڈ لکھنؤ ۶ نومبر ۱۹۵۰ء)

آل انڈیا ہندو مساجد کے مکمل اجلاس میں جو شو گا میں ۳۰ مئی ۱۹۶۰ء کو منعقد ہوا مساجد کے بنیادی عقائد پر ایک قرار داد منظور کی گئی جس میں جماعت کے ممبران سے کہا گیا تھا کہ وہ اکھنڈ بھارت میں ہندو بلا دہستی کے لئے ہر طریقہ سے اور ہر قیمت پر کام کرنے کا عہد کریں۔ ممبران سے یہ بھی کہا گیا تھا کہ وہ تقسیم برائیوں کو ختم کر دیں اور اپنے آبائی ملک کی سالمیت اور آزادی کو جارحانہ حلوں سے محفوظ رکھیں۔

(سینٹس مین نی دہلی ۱۱ جون ۱۹۶۰ء)

ہندو مساجد کے سابق صدر مسروری جی دیش پانڈے نے گوالبیار میں مساجد کے ۴۶ ویں اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا تھا کہ "ہندو مساجد ہندوؤں کی سیاسی جماعت کی حیثیت سے اپنے ۵۰۰۰۰۰ مقصد یعنی اکھنڈ بھارت میں ہندو راج قائم کرنے کے لئے جدوجہد کرتی رہے گی۔"

(سینٹس مین نی دہلی ۲۳ اپریل ۱۹۶۱ء)

پنڈے کے قریب جن شک کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جن شکس لیڈر ٹھاکر پرشلو نے گلی لپٹی رکھے بغیر نومبر ۱۹۶۳ء میں کہا "پاکستان کا وجود بھارت کے جسد سیاست پر سر جان کی حیثیت رکھتا ہے پاکستان کو ختم کرنے کے بعد ہم اپنے ہندو بھائیوں کو سندھ، بنگال، پنجاب اور سرحد کے علاقوں میں بسائیں گے۔"

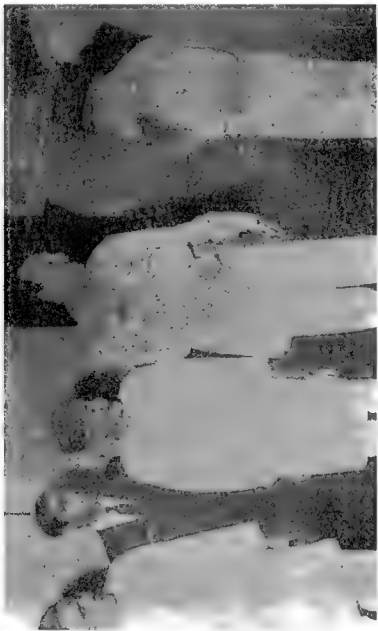
بمبئی کے "ٹش نو" اخبار بلنڈ نے پیش گوئی کی: "اپریل ۱۹۶۵ء میں دن کچھ میں جب پاکستانی فوجوں کے ہاتھوں بھارت کی خوب پٹائی ہوئی تو بھارتی وزیراعظم نے ۲۸ اپریل ۱۹۶۵ء کو اعلان کیا کہ ہم اپنی پسند کا محلہ کھولیں گے۔"

اور پھر انہوں نے ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو لاہور پر حملہ کر کے اپنی پسند کا محلہ کھول دیا۔"



ہلی پستان قائد اعظم محمد علی بنان

صدر ایوب مولانا مودودی سے ہاتھ ملانے میں ان کے ہمراہ خواجہ غلام عباس اور خواجہ مصطفیٰ تونسہ ہیں



باب نمبر ۵

مسئلہ کشمیر

پاک بھارت جنگ کی بنیاد چونکہ مسئلہ کشمیر ہے اس لئے اس تنازعہ کو سمجھنے کے لئے اس کے پس منظر میں جاننا ضروری ہے۔

۱۳ اگست ۱۹۴۷ء کو جب پاکستان کی آزاد اور خود مختار مملکت کا قیام عمل میں آیا تو انڈی پینڈ نیس ایکٹ کی دفعہ نمبر ۷ کی رو سے تمام ہندوستانی ریاستوں (جن کی تعداد ۵۶۲ تھی) پر تاج برطانیہ کا راج ختم ہو گیا اور مذکورہ ریاستوں کے متعلق تمام مصلحتیں اور سمجھوتے بھی اسی روز ختم ہو گئے۔ باغداد دیگر ہر ریاست کو یہ حق حاصل ہو گیا کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق بھارت یا پاکستان سے الحاق کرے تاہم گورنر جنرل لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن نے مذکورہ ریاستوں کے حکمرانوں کو مشورہ دیا کہ وہ الحاق کرتے وقت تہلوی کے فرقہ وارانہ تناسب، عوام کی خواہشات اور متعلقہ ریاست کے سفر ایفائی محل وقوع کو بھی مد نظر رکھیں لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ان سے یہ بھی کہا کہ وہ اپنی ہمسایہ مملکت سے بالکل اسی طرح دامن نہیں چھڑا سکتے جیسے وہ اپنی رمایا سے دامن نہیں چھڑا سکتے۔ تین روز بعد ریاست جو ناگڑھ، حیدرآباد اور ریاست کشمیر کے الحاق کے متعلق دونوں ممالک میں جھڑا کھڑا ہو گیا۔ ریاست جو ناگڑھ کی تہلوی میں ہندوؤں کی اکثریت تھی لیکن وہیں کے نواب نے پاکستان کے ساتھ الحاق کر لیا بھارتی حکومت نے اس کے خلاف شدید احتجاج کیا اور اسے بھارتی علاقے اور بھارت کی خود مختاری میں بے جا مداخلت قرار دے دیا اس کا نقطہ نظر یہ تھا کہ: ”کہ برطانوی بادشاہی ختم ہونے پر ہندوستانی ریاستوں میں اقتدار اعلیٰ وہیں کے عوام کو حاصل ہو گیا ہے اور ان کے حکمرانوں کو عوام کی طرف سے ہونے کا اختیار نہیں ہے چنانچہ اس دعویٰ کے تحت بھارت نے جو ناگڑھ میں اپنی فوج بھیج کر زبردستی اس پر قبضہ کر لیا ریاست حیدرآباد کی پوزیشن اس سے مختلف تھی نظام حیدرآباد کی خواہش تھی کہ وہ اپنی ریاست کی آزادی کو کسی حد تک برقرار رکھنے کے لئے بھارتی حکومت سے معاہدہ کرے وہ اس مسئلہ کو حل کرنے کی خاطر رائے شماری تک کرانے کے لئے تیار تھا۔ لیکن بھارت نے نظام دکن کو ایسا کرنے کی سلت نہ دی اور اس کی فوجوں نے جمہوریت کے تمام صوبوں کو بلائے طاق رکھتے ہوئے ستمبر ۱۹۴۸ء میں اس پر بھی قبضہ کر لیا۔“

جس تک ریاست کشمیر کا تعلق ہے اس کی پوزیشن بالکل واضح تھی یعنی وہیں کا حکمران ہندو تھا لیکن تقریباً ۸۰ فیصد تہلوی مسلمانوں پر مشتمل تھی ریاست کا علاقہ پاکستان سے ملا ہوا ہے اور سیاسی

اتصلی 'حضرانی' اور دیگر تقاضوں کے مطابق اسے پاکستان سے ملحق ہونا چاہئے تھے۔
 مہاراجہ کشمیر نے حکومت پاکستان سے معاہدہ جاریہ کر لیا جس کے مطابق حکومت پاکستان نے ریاست جموں و کشمیر کے متعلق وہ تمام فرائض اور ذمہ داریاں سنبھال لیں جو آزادی سے قبل حکومت ہند کے ذمہ تھیں لیکن بعد کے واقعات سے پتہ چلا کہ یہ محض مہاراجہ کی چال تھی۔ جس کا مقصد ریاست کے مسلمانوں کو اس غلط فہمی میں جٹا کر دکھانا تھا کہ اس کے ہاتھوں میں ان کے مفادات محفوظ ہیں۔

مہاراجہ کا اصل مقصد اپنی رعایا کی خواہشات کے خلاف ریاست کا بھارت سے الحاق تھا اور اسی مقصد کے حصول میں تمام بھارتی رہنما (بشمول پنڈت نرو اور مسٹر گاندھی بھی شامل تھے) درپردہ اس کی مدد کر رہے تھے۔ کشمیر کے عوام کو جب مہاراجہ کے اس منصوبے کا علم ہوا تو انہوں نے آزادی کے لئے تحریک شروع کر دی 'ڈو گرہ فوج' نے اس تحریک کو دہانے کے لئے کوشش کی اور اس کوشش میں اس نے ہر جائز اور ناجائز حربہ بھی استعمال کیا۔ مہاراجہ خود اس مہم کی قیادت کر رہا تھا چنانچہ عوام نے سردھڑ کی بازی ہار کر مہاراجہ کی افواج کو شکست دے کر اسے منتشر کر دیا اور آزاد کردہ علاقے کا نظم و نسق ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو خود سنبھال کر اس کا نام آزاد کشمیر رکھا۔ سردار ابراہیم اس کے پہلے صدر بنے۔ ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو مہاراجہ وادی کشمیر سے بھاگ کھڑا ہوا اور اس نے جموں میں پناہ لے لی۔

جموں سے مہاراجہ نے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو خط لکھا جس میں اس نے بھارتی افواج کی اعانت طلب کی اور لکھا کہ چونکہ آئینی طور پر بھارت اس وقت تک کشمیر میں اپنی فوجیں داخل نہیں کر سکتا جب تک ریاست کشمیر باقاعدہ طور پر بھارت کے ساتھ ملحق نہ ہو چنانچہ میں بھارت کے ساتھ الحاق کی پیش کش کرتا ہوں۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو بھارت نے اپنی افواج مقبوضہ کشمیر میں بھیج دیں اور اس طرح بھارت کشمیر کے 3/4 حصے پر قابض ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

نیم جنوری ۱۹۴۸ء کو بھارت نے مستغیث کے طور پر سلامتی کونسل کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا۔ ۱۶ جنوری کو پاکستان نے بھی رجوع کیا۔ سلامتی کونسل نے فریقین کی شکایات پر غور کرنے کے بعد اپیل کی کہ وہ کسی ایسے اقدام سے احتراز کریں جس کے باعث صورت حال مزید خراب ہو جائے۔ لیکن کسی فیصلے پر پہنچنے سے پہلے ہی بھارت نے ریاست پر قبضہ کر لیا تھا۔ مئی ۱۹۴۸ء میں حکومت پاکستان بھی اپنی افواج بھیجنے پر مجبور ہو گئی۔ سلامتی کونسل نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ ریاست کے الحاق کا فیصلہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب کے ذریعے ہو۔ چنانچہ ریاست میں امن و امان قائم کرنے اور رائے شماری کے انتظامات کے لئے سلامتی کونسل نے ایک کمیشن قائم کیا جسے اقوام متحدہ کا کمیشن برائے ہندو پاک کا نام دیا گیا۔ کمیشن نے طرفین سے طویل تبادلہ خیالات کیا اور بعد میں انہیں

جنگ بندی پر رضامند کر لیا۔ یکم جنوری ۱۹۳۹ء کو ریاست میں جنگ بند ہو گئی اور بھارت اور پاکستان کی حکومتوں کی رضامندی سے ایڈمرل نممنز کو ناظم رائے شماری مقرر کیا گیا۔ سات ماہ بعد ۲ جولائی ۱۹۳۹ء کو خط متارکہ جنگ کا تین بھی کر دیا گیا لیکن بھارتی حکومت کے مسلسل انکار کی وجہ سے یہ ماضی سمجھوتہ بھی کامیاب نہ ہو سکا ملائکہ بھارت کو اپنے وعدے پورے کرنے پر مائل کرنے کے لئے بھرپور کوششیں بھی کئی گئی تھیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حقائق سے ثابت ہوتا ہے۔

مارچ ۱۹۳۹ء میں اقوام متحدہ کے کمیشن برائے ہندوپاک نے بھارتی اور پاکستانی نمائندوں کی ایک مشترکہ کمیٹی کا اجلاس طلب کیا جس میں اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ ریاست سے فوجوں کے انخلاء کے متعلق بھارت اور پاکستان اپنی اپنی تجویز پیش کریں بھارت نے پہلے تو مزید سہولت مانگی لیکن پھر فیصلہ پر عمل درآمد کرنے سے انکار کر دیا کئی ماہ تک مسلسل کوششیں کرنے کے بعد اقوام متحدہ کا کمیشن برائے ہندوپاکستان اس نتیجہ پر پہنچا کہ بھارت ریاست کشمیر سے اپنی فوجوں کی کثیر تعداد کو نہیں نکالنا چاہتا اور صاف انکار کرنے کی بجائے وہ اس موضوع پر مذکورہ کمیشن کی قراردادوں کی غلط وضاحت کر کے معاملے کو مزید الجھا جا رہا ہے۔ لہذا کمیشن مذکور نے تجویز پیش کی کہ اقوام متحدہ کی ۱۳ اگست ۱۹۳۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۳۹ء کی قراردادوں کی توضیح کے سلسلے میں پیدا شدہ اختلافات کو ناظم رائے شماری ایڈمرل نممنز کے سامنے پیش کے لئے پیش کر دیا جائے امریکہ کے سابق صدر مسٹر رومن اور برطانیہ کے سابق وزیر اعظم مسٹر اٹلی نے بھارت اور پاکستان سے ذاتی اپیل کی کہ وہ اس تجویز کو منظور کر لیں پاکستان نے اسے منظور کر لیا لیکن بھارت نے مسترد کر دیا۔

دسمبر ۱۹۳۹ء میں سلامتی کونسل کے اس وقت کے صدر جنرل میکسٹائن نے ریاست جموں و کشمیر سے فوجوں کے انخلاء کے متعلق کچھ تجویز مرتب کیں پاکستان نے ان تجویز کو منظور کر لیا جب کہ بھارت نے مسترد کر دیا ازاں بعد سلامتی کونسل نے سرادون ڈکسن کو اپنا نمائندہ مقرر کیا اور مارچ ۱۹۵۰ء میں انہیں اختیار دیا کہ وہ پانچ ماہ کے اندر اندر ریاست سے فوجوں کا انخلاء مکمل کر آئیں انہوں نے جولائی ۱۹۵۰ء میں فوجوں کے انخلاء سے متعلق تجویز مرتب کیں اور ان کے متعلق پاکستان اور بھارت کے وزراء اعظم سے تبادلہ خیالات کیا پاکستان نے حسب معمول ان تجویز کو قبول کر لیا مگر بھارت نے انہیں مسترد کر دیا۔

جنوری ۱۹۵۱ء میں دولت مشترکہ کے وزراء اعظم نے ریاست میں آزاد اور غیر جانبدار رائے شماری کرانے کے لئے فوجوں کے انخلاء کا فیصلہ کرانے کی خاطر اپنی خدمات پیش کیں انہوں نے لڑیچین کی افواج کی جگہ لینے کے لئے مندرجہ ذیل تین تجویز پیش کیں :

الف۔ دولت مشترکہ کی فوج جو کہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ مہیا کریں۔

ب۔ بھارت اور پاکستان کی مشترکہ فوج۔

ج۔ مقامی باشندوں پر مشتمل فوج جسے عالم رائے شماری تیار کرے۔

پاکستان نے حسب معمول تینوں تجویز کو منظور کر لیا مگر بھارت نے صاف طور پر انکار کر دیا۔ مارچ ۱۹۵۱ء میں برازیل کے سفیر مسٹر میوز نے تجویز پیش کی کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان موجودہ قتل کو دور کرنے کے لئے بھارت اور پاکستان اس بات پر رضامند ہو جائیں کہ اقوام متحدہ کی ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کی قراردادوں کی توضیح کے سلسلے میں پیدا شدہ تمام اختلافات پر ثالثی کرائی جائے پاکستان نے اس تجویز کو منظور کر لیا جب کہ بھارت نے مسترد کر دیا۔

مارچ ۱۹۵۱ء میں سلامتی کونسل نے بھی ایک قرارداد کے ذریعے اس نوعیت کی ایک تجویز پیش کی۔ اس قرارداد کو بھی پاکستان نے منظور کر لیا لیکن بھارت نے مسترد کر دیا۔ ۲۰ مارچ ۱۹۵۱ء اور ۲۲ دسمبر ۱۹۵۱ء کے درمیان اقوام متحدہ کے نمائندے ڈاکٹر فریک گراہم نے ریاست جموں و کشمیر سے فوجوں کے انخلاء کے متعلق تجویز پیش کیں۔ پاکستان نے ان کی پیش کردہ تمام تجویز کو منظور کر لیا لیکن بھارت نے ایک تجویز سے بھی اتفاق نہ کیا لہذا یہ معاملہ پھر کھٹائی میں پڑ گیا۔ دسمبر ۱۹۵۲ء میں سلامتی کونسل نے ایک قرارداد کے ذریعے پاکستان اور بھارت کی حکومتوں پر زور دیا کہ وہ اس بات کا فیصلہ کریں کہ ریاست جموں و کشمیر کے فوجوں کے انخلاء کے بعد خط متارکہ جنگ سے دونوں طرف فوجوں کی کیا تعداد باقی رہنے دی جائے اور اقوام متحدہ کے نمائندے کی سرکردگی میں فوری طور پر گفت و شنید شروع کر دیں۔

یہ تعداد خط متارکہ جنگ کی پاکستانی فوج سمیت تین ہزار سے چھ ہزار مسلح سپاہیوں اور بھارتی فوج سمیت بارہ ہزار سے سولہ ہزار سپاہیوں کے درمیان ہونی چاہئے پاکستان نے اس قرارداد کو منظور لیکن بھارت نے مسترد کر دیا۔

پھر ڈاکٹر فریک گراہم کی سفارش پر دونوں ملکوں کے وزراء اعظم نے براہ راست گفت و شنید کر کے ریاست جموں و کشمیر کے لئے مہرین پر مشتمل کمیشن تشکیل کیں اس وقت یہ امید بندھ گئی تھی کہ مسئلہ کشمیر حل ہو جائے گا لیکن اچانک پنڈت نرو کے اس بیان نے کہ پاکستان امریکہ سے فوجی امداد حاصل کر رہا ہے مسئلے کو کھٹائی میں ڈال دیا اور اس طرح گفت و شنید کا دروازہ بھی بند ہو گیا۔

بھارتی رہنماؤں نے یہ کہنا بھی شروع کر دیا کہ بھارتی آئین کی رو سے بھارتی حکومت ریاستی حکومت کے بغیر مشورہ کئے بغیر تنازعہ کشمیر کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے کی مجاز نہیں۔ ۲۹ مارچ ۱۹۵۶ء کو پنڈت نرو نے لوک سبھا میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو امریکہ کی فوجی امداد کے حصول 'پاکستان کی مطہرہ بغداد اور جنوب مشرقی ایشیاء کی رکنیت نے تنازعہ کشمیر کا سیاسی پس منظر بدل دیا ہے لہذا اس مسئلے پر از سر نو نقطہ نگاہ سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس

موقع پر انہوں نے پاکستان پر حملہ آور ہونے کے پرانے الزام کو بھی دہرایا اور کہا کہ مہاراجہ کشمیر کی طرف سے پیش کردہ دستاویز الحاق کے باعث کشمیر کا بھارت کے ساتھ الحاق آئینی اور قانونی اعتبار سے جائز ہے۔

اپریل ۱۹۵۶ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں مسئلہ کشمیر پر عام بحث ہوئی اور بھارت کی بڑھتی ہوئی ہمت دہری کے پیش نظر پاکستان کے وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ اب براہ راست گفت و شنید کے ذریعے تنازعہ کشمیر کے طے ہونے کا کوئی امکان نہیں رہا۔ لہذا پاکستان دوبارہ اسے سلامتی کونسل میں پیش کرے گا تاہم وزیر اعظم پاکستان نے اس تنازعہ کو براہ راست گفت و شنید کے ذریعے حل کرنے کی ایک اور کوشش کی اور اس مقصد کے حصول کے لئے وہ جولائی ۱۹۵۶ء میں پنڈت سرو سے لندن میں ملے لیکن پنڈت سرو نے اس مسئلہ کو حل کرنے سے صرف انکار کر دیا۔ نومبر ۱۹۵۶ء میں سلامتی کونسل کے صدر سے درخواست کی گئی کہ وہ مسئلہ کشمیر پر بحث کرنے کے لئے کوئی تاریخ مقرر کریں تاریخ کا تعین کر دیا گیا جس کے مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۵۷ء سے ۲۱ فروری ۱۹۵۷ء تک یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں زیر بحث رہا اور اس ضمن میں دو قراردادیں منظور کی گئیں۔ ایک قرارداد میں ریاست کو غیر فوجی طاقت قرار دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا اور دوسری میں رائے شماری کا ذکر کیا گیا تھا۔ دوسری قرارداد کی طرف سے کشمیر میں رائے شماری کی شدید مخالفت کی گئی۔ سلامتی کونسل کی چار طاقتیں قرارداد کو روس نے ویٹو کر دیا۔ یکم مارچ ۱۹۵۷ء کو لندن میں برطانیہ کے اس وقت کے وزیر اعظم مسٹر بیرلڈ میکملن نے بھارت کے بائی کشنر کے ساتھ مسئلہ کشمیر پر بات چیت کی۔

ستمبر ۱۹۵۷ء میں پھر یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں زیر بحث آیا جس کے نتیجے میں سلامتی کونسل نے اکثر فریک گراہم نے دونوں حکومتوں سے بات چیت کرنے کے بعد اپریل ۱۹۵۸ء میں سلامتی کونسل میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ جس میں کہا گیا تھا کہ پاکستان ان کی تمام تجویز سے متفق ہے مگر بھارت انہیں ماننے سے انکاری ہے۔

۱۳ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب پرنس علی خان نے کہا کہ اقوام متحدہ کو کشمیر کا مسئلہ جلد حل کرنا چاہئے لیکن کوئی پذیرائی نہ ہوئی۔

۱۹۶۰ء میں جب پنڈت سرو نے پاکستان کا دورہ کیا تو کشمیر کے مسئلہ پر ان کی اور صدر ایوب کی بات چیت ہوئی مگر وہ بھی نتیجہ خیز ثابت نہ ہوئی یکم فروری ۱۹۶۲ء کو پھر یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش ہوا اس ضمن میں پاکستان کے مندوب شہزادہ علی خان نے کہا کہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کا موقف بالکل واضح ہے۔ جب قرارداد پیش کی گئی تو روس نے اسے ویٹو کر دیا۔

۱۹۶۳ء میں امریکہ کے صدر جان ایف کینیڈی نے مائٹی بک کے صدر کو اس تنازعہ کو حل کرنے کے لئے برصغیر بھیجنا چاہا اور مائٹی بک کے صدر کے اس فقرے کو منظور بھی کر لیا تھا

لیکن پنڈت نہرو نے اس کی اس تقرری کو منظور کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنے داخلی معاملات میں کسی دوسرے کی مداخلت کے مخالف ہیں۔

جون ۱۹۶۲ء میں سلامتی کونسل میں آئرلینڈ کے نمائندے نے ایک قرارداد پیش کی مگر روس نے پھر ویٹو کر دیا۔

صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے بھارت کے ساتھ مذاکرات کا اہتمام کیا چنانچہ ۲ اکتوبر ۱۹۶۲ء تا ۱۶ مئی ۱۹۶۳ء راولپنڈی، نئی دہلی، کراچی اور کلکتہ میں دونوں ملکوں کے وزراء خارجہ کے مابین مذاکرات ہوئے مگر پھر بھی یہ مسئلہ حل نہ ہوا۔

۱۶ مئی ۱۹۶۳ء کو بھارت کے وزیر خارجہ نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ بھارت ریاست جموں و کشمیر کے ۸۵۰۰۰ مربع میل علاقہ میں سے ۳۴۰۰۰ مربع میل علاقہ پاکستان کے حوالے کرنے کو تیار ہے مگر پاکستانی وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے تقسیم کشمیر کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

دسمبر ۱۹۶۳ء میں حضرت بل سری نگر کی خانقاہ سے موئے مبارک چوری ہو گئے جس کے نتیجے میں پورے کشمیر میں ہنگامے اور مظاہرے شروع ہو گئے مظاہرین نے کئی پولیس اسٹیشن اور دیگر سرکاری جائیداد کو آگ لگا دی بھارتی حکومت نے ہنگاموں اور مظاہروں پر قابو پانے کے لئے سری نگر میں دفعہ ۱۴۳ نافذ کر دی اور غیر ملکی اخبارات پر سنسر کی پابندی عائد کر دی۔ اس واقعہ کے دس روز کے بعد سری نگر پولیس نے موئے مبارک کی بازیابی کا اعلان کیا مگر چور کا نام نہ بتایا۔ موئے مبارک کے واقعہ کی بناء پر سینکڑوں مسلمان شہید ہو گئے اور حکومت پاکستان نے بھارتی حکومت سے سخت احتجاج کیا۔

۲۰ جنوری ۱۹۶۴ء کو پاکستان کے مندوب چودھری ظفر اللہ خان نے سلامتی کونسل کو ۱۵ صفحات پر مشتمل ایک یادداشت پیش کی جس میں سلامتی کونسل کی ۳۰ مارچ ۱۹۵۱ء اور ۲۴ جنوری ۱۹۵۷ء کی قراردادوں کا حوالہ دیا گیا تھا۔ حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اس مسئلہ کو سلامتی کونسل میں پیش کرنے کے لئے نیویارک بھیجا۔ اس بار ۱۰۰ اویس مرتبہ یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کیا گیا تھا۔ لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔

اواخر ۱۹۶۴ء میں بھارتی حکومت نے شیخ عبداللہ کو چھ سال کی نظر بندی کے بعد پھر رہا کر دیا۔ ۲ جولائی ۱۹۶۳ء کو انہوں نے سری نگر میں عجلہ رائے شماری کے ایک کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے عوام کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کو تیار ہیں اور اگر انہوں نے یہ ضروری سمجھا تو وہ اپنے حقوق کے حصول کے لئے الجزائر کے خطوط پر جدوجہد کریں۔ اس سال شیخ عبداللہ نے پاکستان کا دورہ کیا اور انہوں نے صدر ایوب سے مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کئے۔ مذاکرات سے یہ امید بندھ گئی تھی کہ مسئلہ کشمیر حل ہو جائے گا لیکن پنڈت نہرو کی بے وقت موت

نے اس مسئلے پر پانی پھیر دیا۔ اپریل ۱۹۶۵ء میں صدر ایوب نے روس کا دورہ کیا ان کے دورہ کے اختتام پر جو مشترکہ اعلان جاری ہوا اس میں روس نے مسئلہ کشمیر حل کرنے کے سلسلے میں پاکستان کو اپنی حمایت کا یقین دلایا تھا۔ بعد کے حالات کے لئے دیکھئے متبوضہ کشمیر میں انقلابیوں کا اعلان جنگ۔

باب نمبر ۶

کشمیری عوام سے بھارتی حکمرانوں کے
جھوٹے وعدے

بھارت کے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے مہاراجہ کشمیر کی الحاق کی درخواست کے جواب میں ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو لکھا تھا۔

”میری حکومت کا ارادہ ہے کہ جیسے ہی کشمیر میں نظم و نسق بحال ہو اور حملہ آوروں کو اکال بھر کیا جائے اس کے فوراً بعد ریاست کے الحاق کا معاملہ عوام کی رائے سے طے کیا جائے کیوں کہ اس ضمن میں یہی پالیسی ہے کہ جن ریاستوں میں الحاق کا مسئلہ متنازعہ ہو وہیں اسے عوام کی مرضی کے مطابق طے کیا جائے۔“

بھارت کے وزیر اعظم نے برطانیہ اور پاکستان کے وزراء اعظم کو ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو جو تار پیجے تھے ان میں کہا گیا تھا۔

”میں اس بات کو واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ موجودہ ہنگامی حالت میں کشمیر کی مدد کرنے کا کسی طرح بھی یہ مقصد نہیں ہے کہ ریاست پر بھارت سے الحاق کرنے کے لئے اثر ڈالا جائے اس سلسلے میں ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ جس کا ہم بار بار اعلان بھی کر چکے ہیں کہ کسی بھی متنازعہ ریاست یا علاقہ میں اس نقطہ نظر کے پابند ہیں ازاں بعد ۲ نومبر ۱۹۴۷ء کو آل انڈیا ریڈیو سے بھارتیوں کو خطاب کرتے ہوئے پنڈت نرو نے کہا میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جب بھی الحاق کے معاملے میں اختلاف رائے ہو الحاق کا فیصلہ عوام کی مرضی کے مطابق ہونا چاہئے چنانچہ اس پالیسی کے مطابق ہم نے کشمیر کے الحاق کے بارے میں ایک دفعہ کا اضافہ کیا ہے۔“

بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ۲۱ نومبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاق علی خان کے نام اپنے خط میں لکھا۔

”کشمیر کو الحاق کا فیصلہ کسی بین الاقوامی ادارے مثلاً اقوام متحدہ کے زیر اہتمام استصواب رائے شماری کے ذریعے کرنا چاہئے۔“

سلامتی کونسل میں بھارتی مندوب مسٹر گوپال سوامی آئننگر نے ۱۵ جنوری ۱۹۴۸ء کو اعلان کیا کہ ہم صرف کشمیر میں امن کے خواہش مند ہیں اور چاہتے ہیں کہ کشمیری عوام کو امن اور نظم و ضبط کے ساتھ آزادانہ طور پر ریاست کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا موقع دیا جائے اس

کے سوا ہمارا کوئی مفلا نہیں ہے ہم اس بات سے اتفاق کر چکے ہیں کہ امن اور نظم و نسق کے قیام کے بعد کشمیر میں بین الاقوامی گمرانی کے تحت استصواب کرایا جائے اس کے بعد مسٹر آفنگر نے ۲۷ مئی ۱۹۴۸ء کو بھارت کی آئین ساز اسمبلی میں اعلان کیا کہ اگر کشمیر میں استصواب کا نتیجہ ریاست کے بھارت سے موجودہ الحاق کے خلاف نکلا تو ہم اس امر کے پابند ہیں کہ ہم ریاست کی بھارت سے علیحدگی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ڈالیں گے۔

ازاں بعد بھارتی لیڈر مسٹر کرشنا منین نے ۲ اگست ۱۹۵۱ء کو لندن میں بیان دیا کہ حکومت بھارت اپنے وعدوں سے پھرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ہم کشمیر میں استصواب کے وعدے پر اب بھی قائم ہیں۔ وہ وعدہ جو کشمیری عوام سے کیا گیا تھا کیوں کہ وہ جمہوری حکومت پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم کشمیریوں کو مل تجارت نہیں سمجھتے۔

۲۶ جون ۱۹۵۲ء کو پنڈت سرو نے بھارتی پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ

"اگر مناسب استصواب کے بعد کشمیری عوام نے کہا کہ وہ بھارت کو نہیں چاہتے تو ہم اسے ماننے کا وعدہ کر چکے ہیں خواہ اس سے ہمیں کتنی ہی تکلیف ہو۔ ہم ان کے خلاف کوئی فوج نہیں بھیجیں گے ہم اسے قبول کریں گے خواہ ہمیں کتنی ہی تکلیف ہو اور اگر ضروری ہو تو ہم آئین میں ترمیم کریں گے۔"

باب نمبر ۷

آپریشن جبرالٹر کی ضرورت

باب نمبر ۷

آپریشن جبرالٹر کی ضرورت

تھے۔ آپریشن جبرالٹر سے قبل ایک مختصر سے وقت میں بھلہ دین کو گوریلا تربیت دی گئی تھی۔ ذاتی ہتھیاروں کے علاوہ جبرالٹر فورس کے بھلہ دین کو ہلکی مشین گنوں اور مارٹروں سے مسلح کیا گیا تھا اور انہیں وائرلیس سیٹ بھی مہیا کئے گئے تھے۔ جبرالٹر فورس کی کارکردگی اگرچہ مایوس کن نہ تھی تاہم اس مشن میں انہیں جو ذمے داریاں سونپی گئی تھیں انہیں وہ پورا نہ کر سکے جو نئی جنگ بندی کا اعلان ہوا یہ حریت پسند فوراً آزاد کشمیر واپس آ گئے۔

باب نمبر ۸

مقبوضہ کشمیر میں انقلابیوں کا اعلان جنگ

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کا ظلم و ستم اس حد تک بڑھ گیا تھا کہ ۸ اگست ۱۹۶۵ء کو مقبوضہ کشمیر کے حریت پسند ایک انقلابی کونسل قائم کر کے بھارتی سامراج کے خلاف اعلان جنگ کرنے پر مجبور ہو گئے۔ انقلابی کونسل مقبوضہ کشمیر کے کسی مقام پر قائم کی گئی تھی۔ کونسل نے اعلان کیا کہ بھارت کے ساتھ ریاست کے تمام مصلحتوں کو منسوخ کر دیئے گئے ہیں اور عوام سے کہا گیا ہے کہ وہ بھارتی سامراج کے خلاف ایک بھرپور اور ہمہ گیر جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں کونسل کی سرگرمیوں کو نشر کرنے کے لئے صدائے کشمیر کے نام سے ایک خفیہ ریڈیو سٹیشن بھی قائم کیا گیا۔

صدائے کشمیر کے پہلے نشریے میں یہ کہا گیا تھا کہ ہم ان خدشوں کو جو کشمیر کی تاریخ کے اس نازک موقع پر مقصد آزادی سے خداری کریں گے سزا دیں گے۔

اس موقع پر پاکستان میں مقبوضہ کشمیر کے عوام نے انقلابی کونسل کو اپنی حمایت کا عمل یقین دلایا۔

ادھر آزاد کشمیر کے صدر جناب عبدالحمید خان نے سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں معصوم حریت پسندوں کے قتل عام کو روکائے اور شیخ عبداللہ اور ان سینکڑوں بے گناہوں کو رہا کیا جائے جو مقبوضہ کشمیر کی جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں لیکن جب بھارتی جنگی ٹانڈاؤں نے انتخابات کے اعلان جنگ کا کوئی اثر قبول نہ کیا تو انہوں نے ۹ اگست ۱۹۶۵ء کو مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی چوکیوں اور دھڑوں پر بڑے پیمانے پر حملے شروع کر دیے اور مختلف علاقوں میں محسنان کی جنگ کے نتیجے میں بھارتی فوج کا بہت زیادہ جانی و مالی نقصان ہوا۔ اس ضمن میں بھارت نے مزید فوج مقبوضہ کشمیر میں بھیجنا شروع کر دی۔ اسی روز صدائے کشمیر ریڈیو نے اپنے ایک نشریے میں مجاہدین آزادی کے لئے چار نکاتی پروگرام کا بھی اعلان کیا اعلان میں کہا گیا تھا کہ:-

۱۔ وادی کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت کو کوئی ٹیکس یا محصول نہ دیا جائے۔ انقلابی کونسل عسقریب ٹیکس محصولات اور مالگذاری جمع کرنے کے لئے ایک مشنری قائم کرے گی اور جو لوگ اس حکم کی خلاف ورزی کریں گے انہیں سخت سزا دی جائے گی۔

۲۔ کوئی کشمیری بھارتی حکام یا کٹھ پتلی حکومت سے کسی قسم کا تعلق نہ کرے اور جو لوگ

ایسا کریں گے انہیں گولی مار دی جائے گی اور غداروں سے نہ تو کوئی بھڑادی کی جائے گی اور نہ انہیں انقلابی کونسل کا کوئی حلقہ دکھایا جائے گا۔

۳۔ ۹ اگست ۱۹۵۳ء کے شہداء کی فرست مرتب کر لی گئی ہے اور انقلابی کونسل ان میں سے ایک ایک شہید کے خون ناحق کا بدلہ لے گی۔

۴۔ آزادی اور جمہوریت کے عالمی بی خوابوں کو کہا گیا ہے کہ وہ اس موقع پر کشمیری عوام کی ہر ممکن مدد کریں جو کشمیر میں جمہوری طرز زندگی کی مدافعت کر رہے ہیں۔

صدائے کشمیر ریڈیو نے بھارتی عوام سے یہ اپیل بھی کی کہ وہ کشمیریوں کی جنگ آزادی میں ان کی حمایت کریں۔ کیوں کہ کشمیریوں کی لڑائی بھارتی عوام سے نہیں بلکہ ایک ایسی حکومت سے ہے جس کی پالیسی اور روش قطعی ساراجی ہے۔

صدائے کشمیر ریڈیو نے خاص طور پر جنوبی بھارت کے عوام سکھوں اور راجپوتوں سے اپیل کی کہ وہ ان کی مدد کو پہنچیں کیوں کہ وہ سب کے سب اونچی ذات کے ہندوؤں کے جبر و تشدد کی چکی میں یکساں طور پر پھنس رہے ہیں۔

صدائے کشمیر ریڈیو کی شام کی نشریات کے آخری حصے میں پاکستانی عوام کی بھڑادی اور محبت کا شکریہ ادا کیا گیا اور کہا گیا کہ اس کے باوجود پاکستانیوں نے توقع کے مطابق پوری طرح مقبوضہ کشمیر کے عوام کا ساتھ نہیں دیا لہذا اب وقت آگیا ہے کہ پاکستان کے عوام کھل کر کشمیریوں کی جنگ آزادی میں ان کا ساتھ دیں۔

اسی روز مقبوضہ کشمیر میں یوم احتجاج اور یوم مطالبات منایا گیا اور شیخ عبداللہ اور مرزا افضل بیگ کی گرفتاری کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ وادی میں عام ہڑتال رہی، لوگوں نے اپنے گھروں اور مکانوں پر بڑی تعداد میں سیاہ جھنڈے لہرائے۔ مظاہرین کو متعدد مقامات پر منتشر کرنے کے لئے پولیس کو طاقت بھی استعمال کرنا پڑی۔ مظاہرین نے لعل بہلور شاستری اور صلوق حکومتوں کے خلاف نعرے لگائے اور شیخ عبداللہ، مرزا افضل بیگ کی رہائی کے علاوہ مقبوضہ کشمیر کے عوام کو حق خود ارادیت دلانے کا مطالبہ بھی کیا۔

صدر آزاد کشمیر کی مکمل حمایت کا اعلان

ادھر آزاد کشمیر کے صدر مسٹر عبدالحمید خاں نے اعلان کیا کہ ہم بھارتی سامراج کو کشمیر میں دفن کر دیں گے اور تاریخ نے ہمیں ہر نوجوان اور بوڑھے کشمیری کو اس کے جنازے میں کندھا دینے کا موقع دیا ہے۔ ہم بھارت کے آگے نہیں جھکیں گے اور جب تک ہمیں کامیابی حاصل نہیں ہو جاتی ہماری جدوجہد جاری رہے گی خواہ اس کے لئے ہمیں کتنی بھاری قیمت ہی کیوں نہ دینی پڑے۔

ہم مسئلہ کشمیر کے تمام پرامن ذرائع کا جائزہ لے چکے ہیں لیکن بھارت نے ہمارے لئے صرف ایک ہی راستہ کھلا چھوڑا ہے اور وہ یہ کہ ہم اپنے وطن کو آزاد کرانے کے لئے پرجوش تحریک دوبارہ شروع کریں۔ پچھلے سترہ برس کی تاریخ اس نتیجے کی نشاندہی کرتی ہے کہ سامراجی صرف طاقت ہی کی زبان سمجھتے ہیں اور چونکہ بھارت کی زبان سمجھتا ہے اس لئے ہم یہ طریقہ آزمانے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ صدر نے مقبوضہ کشمیر کے حریت پسندوں کی انقلابی کونسل کو ان کی جنگ آزادی میں ہر ممکن مدد کا یقین دلایا۔ حریت پسندوں کو جب کامیابی ہونے لگی تو ان کے حوصلے مزید بڑھ گئے اور ۱۰ اگست ۱۹۶۵ء کو حریت پسندوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں اور اس کے نتیجے میں حریت پسند سری نگر میں داخل ہو گئے اور شہر کے اطراف میں محاصرہ کی لڑائی ہوئی۔ ادھر مجاہدین کا جنوں سے فاصلہ چند میل رہ گیا۔

صدائے کشمیر ریڈیو کے مطابق مجاہدین نے سری نگر کے علاقے میں ۹ پلوں کو اڑا دیا اور سری نگر جنوں روڈ کو منقطع کر دیا۔ بھارتی فوج کے کئی اسلحہ کے ڈپو اور غلے کے گودام مجاہدین کے قبضے میں آ گئے 'بھارتی فوج کے ۴ ہزار پھیبوں کو بھی نذر آتش کیا گیا۔ ریڈیو نے اپنے نشریے میں بتایا کہ جنگ آزادی کے اعلان سے اب تک بھارتی سپاہیوں کی بڑی تعداد ہلاک اور زخمی ہو چکی ہے۔ سری نگر کے ہسپتال بھارتی فوجیوں سے اٹے پڑے ہیں۔ نیز مقبوضہ کشمیر کے سینکڑوں مسلمان انقلابی کونسل میں اپنا نام درج کرا چکے ہیں اور کئی مراکز پر بھارتی کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کی پے در پے کامیابیوں اور بھارتی فوج کی مسلسل پہپائی کی بناء پر مقبوضہ کشمیر کے پھو وزیر اعلیٰ غلام صلیح نے شاستری حکومت سے ہنگامی حالت نافذ کرنے کی درخواست کی۔

ادھر مجلس عمل نے اپنی تحریک سول نافرمانی کو اور شدید کر دیا یہ تحریک آٹھ ہفتے قبل حق خود ارادیت حاصل کرنے اور کشمیری رہنماؤں کی رہائی کے لئے چلائی گئی تھی۔ حکومت نے تحریک کے رہنماؤں سے کہا کہ اگر انہوں نے امن عامہ کو متاثر کرنے والی سرگرمیوں میں حصہ لیا تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ کشمیر میں امن و امان کی صورت حال بہت گڑبگڑی اس لئے اقوام متحدہ جیسے عالمی ادارے کو بھی تشویش ہوئی اور اس کے سیکرٹری جنرل بھی اس کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا اظہار تشویش

اسی بناء پر ۱۰ اگست کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اوتھان نے کشمیر کی صورتحال کو ٹھوسٹانک قرار دیا اور بھارت اور پاکستان کی حکومتوں سے کہا کہ وہ اس معاملے میں انتہائی احتیاط سے کام لیں۔ اس سے اگلے روز صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا کہ مجاہدین آزادی نے سری

مگر سے ۳۰ میل دور بارہ مولا کے قریب بھارتی فوج کی ایک پوری ٹالین کا مقبلا کر دیا اور اسی علاقے میں ایک بریگیڈ ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے ۴۰ بھارتی فوجیوں کو ہلاک اور ۳۰ کو زخمی کیا۔ جلدین نے نوشہرہ اور کارگل کے علاقوں میں تقریباً ایک درجن کے قریب ہل اڑا دیئے۔ جن کی جتنی ہے مختلف علاقوں کا مواصلاتی رابطہ منقطع ہو گیا وادی کے مختلف مقامات پر بھارتی فوج اور جلدین کے مابین لڑائی ہوئی جنوں کے علاوہ سری مگر، پونچھ، میندر، اکھنور اور راجوری میں بھی سخت مقابلہ ہوا۔

صدائے کشمیر ریڈیو نے مزید کہا کہ سری مگر ریڈیو نے انقلابی کونسل کے ممبروں کے ہم دریافت کئے ہیں۔ وقت آنے دو ہم تمہاری آنکھیں کھول دیں گے تم اپنے ظلم کا انجام خود دیکھ لو گے۔

چار روز کی لڑائی میں بھارت کے ایک سو سے زیادہ فوجی ہلاک ہوئے جن میں بارہ افسر بھی شامل تھے۔ اس کے مقابلہ میں جلدین کے ہلاک شدگان کی تعداد بت کم تھی۔

انقلابی کونسل کا اوتھن کو جواب

انقلابی کونسل نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے بیان پر کہا کہ نہ

۱- اقوام متحدہ نے کشمیر میں رائے شماری کے لئے کیا کیا ہے؟

۲- اقوام متحدہ نے کشمیر کو بھارت میں ضم کر لینے سے بھارتی حکومت کو باز رکھنے کے لئے کیا کیا ہے؟

۳- اقوام متحدہ نے ان ہزاروں بے گنہ کشمیریوں کو بچانے سے بھارت کو کہا، تک باز رکھا جنہوں نے اپنے حق خود ارادگی کا مطالبہ کیا ہے۔

اقوام متحدہ اپنی توثیق کے اعداد میں اب مگر مجھ کے آنسو کیوں بہا رہا ہے وہ وادی کشمیر کے عوام پر بیٹنے والے ظلم و ستم کے مسائل کے دور ان کیا کرتا رہا۔

انقلابی کونسل نے اعلان کیا کہ اقوام متحدہ کی اس بے عملی اور بے حس سے تنگ آکر اب ہم نے آزادی کی جنگ شروع کی ہے۔ ہم نے صحیح قدم اٹھایا ہے اور اب ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک خود کو بھارتی غلامی کی زنجیروں سے آزاد نہ کرا لیں۔ اگر اقوام متحدہ کو ہماری اتنی ہی فکر ہے تو اس نے اپنے فیصلوں کو کیوں نہ نافذ کیا ہمیں حق خود ارادگی دلانے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کیوں نہ کیا؟ اب ہم خاموش تماشائی بن کر نہیں رہ سکتے جب کہ ہمارے بچوں کو ہلاک کیا جا رہا ہے اور ہماری عورتوں کی بے عزتی کی جا رہی ہے۔ ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اور آخر کار ہم نے وہ قدم اٹھایا جو جلدین کے شلیان شان ہے۔ اب ہم اپنی مقدس سر زمین سے ایک ایک بھارتی سپاہی کو باہر نکالے بغیر چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

صدائے کشمیر ریڈیو نے پاکستان پر بھی نکتہ چینی کی اور کہا کہ ہمیں پاکستان کی وکالت کی ضرورت نہیں ہمیں ایسے خلی خلی وعدوں سے کوئی دلچسپی نہیں جن کا کوئی نتیجہ نہ ہو۔ ہم اب اپنے پیروں پر کھڑے ہو چکے ہیں 'اپنے حقوق کے لئے خود لڑیں گے۔ ہمیں پاکستان کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں' خدا ہماری مدد کے لئے کافی ہے۔

بھارتی کابینہ کا ہنگامی اجلاس

مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کی کامیابیوں کے بعد کشمیر کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے ۱۱ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارتی وزیراعظم لال بہلور شاستری نے ایک ہنگامی اجلاس بلا دیا۔ اجلاس میں مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کی سرگرمیوں پر قابو پانے کے لئے ہر پہلو پر غور کیا گیا۔ لیکن اس کے باوجود وہ کسی ایسے نتیجے پر نہ پہنچ سکے کہ جس سے فوری طور پر مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کی سرگرمیوں کو روک دیا جاتا اور امن و امان کی صورت حال کو بحال کیا جاتا۔

کشمیر کی صورتحال پر برطانوی اخبارات کے تبصرے

۱۱ اگست ۱۹۶۵ء کو برطانیہ کے قدامت پسند اخبار ڈیلی ٹیلی گراف نے لکھا کہ:-

”کشمیر کے لوگ چونکہ زیادہ تر مسلمان ہیں لہذا وہ بلاشبہ پاکستان سے اپنی وابستگی کو ترجیح دیں گے اور یہی وجہ ہے کہ بھارت نے انہیں اپنی مرضی کا اظہار کرنے کی اجازت نہیں دی لیکن کشمیری ہونے کی حیثیت سے مست سے لوگ دونوں ملکوں سے الگ اپنی خود مختارانہ حیثیت برقرار رکھنا پسند کریں گے اور یہی وجہ ہے کہ وطن پرست رہنما شیخ عبداللہ بھارتی نظر بندی کے دن کاٹ رہے ہیں۔“

اعتدال پسند اخبار گارجین نے لکھا:-

”کہ ایک فریق یہ کہتا ہے کہ کشمیری عوام نے بھارت کے حکمرانوں کے سائے میں قائم شدہ کٹھ پتلی حکومت کے خلاف عام قیادت سے اور دوسرا کہتا ہے کہ حملہ آور قلعی طور پر کشمیری عوام نہیں بلکہ جنگ بندی لائن کے اس پار سے غیر قانونی طور پر آنے والے باقاعدہ فوجی دہشت پھیلا رہے ہیں۔“

اٹھارہ سال گزر جانے کے باوجود بھی بھارتی اور پاکستانی اب تک اس بات پر متفق نہیں کہ ۱۹۴۷ء میں قبائلیوں نے جو حملہ کیا تھا اس میں پاکستان کی باقاعدہ فوج کی حیثیت کیا تھی۔ اس امر کی کئی شہادت موجود ہے کہ بہت سے کشمیری بھارت سے اپنے تعلق پر خوش نہیں۔ خود بھارت کے سرکاری ترجمان اعتراف کرتے ہیں کہ جنگ سری نگر کے قریب تک پہنچ چکی ہے۔

ڈیلی یارک شائر پوسٹ نے اپنے ادارے میں لکھا کہ:-

”کشمیر کے بارے میں بھارت کی مسلسل ہٹ دھرمی ناقابل فہم صورت اختیار کرتی جا رہی ہے اگرچہ یہ صحیح ہے کہ بھارت میں رائے عامہ کو ایک غالب عنصر کی حیثیت حاصل ہے لیکن پھر بھی یہ صورت حال قابو سے باہر ہوتی جا رہی ہے۔ کشمیری قوم پرستوں کی شکایات بجا ہیں اور تقسیم کے بعد بھارت نے وعدہ کیا تھا کہ کشمیر کو جس کی تین چوتھائی آبادی مسلمانوں کی ہے اپنی قسمت کا فیصلہ رائے شماری کے ذریعے کرنے کا موقعہ دے گا لیکن اسلحہ کے زور سے اس نے اسے بڑپ کر لیا۔ اقوام متحدہ نے اسے ناجائز قرار دیا لیکن بھارت پھر بھی کشمیر کو اپنا ایک صوبہ سمجھنے میں مصر رہا اور اس نے حق خود اختیاری کو مسترد کر دیا اگر واقعی کوئی مسئلہ اس وقت فوری طور پر توجہ طلب ہے تو وہ مسئلہ کشمیر ہے۔ اٹھارہ سال کے طویل عرصے میں دونوں طرف کے لوگ تصفیے کی کچھ نئی راہیں پا گئے ہوں گے لہذا انہیں چاہئے کہ باہم مل کر اس پر غور کریں اور قبل اس کے کہ لاوا پھوٹ پڑے وہ باہمی طور پر کچھ تصفیہ کر لیں۔

سری نگر ریڈیو اسٹیشن اور ہوائی اڈے پر حملہ

پانچ روز کی جنگ کے بعد حریت پسندوں کی سرگرمیوں کا دائرہ مزید وسیع ہو گیا اور انہوں نے ۱۳ اگست ۱۹۶۵ء کو سری نگر کے ہوائی اڈے اور ریڈیو اسٹیشن پر قبضہ کرنے کے لئے ایک اور بھرپور حملہ کیا جس میں چار بھارتی سپاہی شدید زخمی ہوئے۔ اس ضمن میں بھارتی فوج اور مجاہدین کے درمیان سخت مقابلہ ہوا جس کے بعد بھارتی فوجیں بڑی تعداد میں وہاں پہنچیں مجاہدین کی تعداد تقریباً پچاس تھی درختوں کی آڑ لے کر پتھو حکومت کے سیکرٹریٹ پر صرف آدھے فرائنگ کے فاصلے سے پولیس لائنز پر دور سے فائرنگ کی۔ بھارتی فوج نے بھی جوابی کارروائی کی لیکن ایک بھی مجاہد ان کا نشانہ نہ بن سکا۔ اسی روز بھارتی حکومت کے وزیر دفاع گلزاری لال نندا کو ہدایت کی گئی کہ وہ حریت پسندوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لئے سری نگر جائیں۔

بھارتی وزیر داخلہ کا دورہ سری نگر

پروگرام کے مطابق مقبوضہ کشمیر کی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے بھارت کے وزیر داخلہ ۱۳ اگست کو سری نگر کے دورے پر آئے اور واپسی پر انہوں نے وزیر اعظم بھارت مشر لال بہلور شاستری کو یہ رپورٹ دی کہ مقبوضہ کشمیر میں گھمسان کی جنگ جاری ہے اور حالات قابو سے باہر ہو چکے ہیں۔ مشر نندا نے مسز اندرا گاندھی وزیر اعلیٰ غلام صلوٰۃ اور اعلیٰ فوجی و پولیس افسروں سے بھی صلاح مشورہ کیا۔ بھارتی کابینہ کا اجلاس بھی ہوا جس میں کشمیر کی صورت حال کو سنگین قرار دیا گیا تھا۔

پاکستان کو وزیر اعظم بھارت اور لال بہلور شاستری کی دھمکی بھارت حریت پسندوں کی سرگرمیوں سے اس قدر بوکھلا گیا تھا کہ ۱۳ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارتی وزیر اعظم مسٹر شاستری نے آل انڈیا ریڈیو پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کو دھمکی دی کہ طاقت کا جواب طاقت سے دیا جائے گا اور ہمارے خلاف جارحیت کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔ اگر پاکستان ہمارے علاقے کے کسی حصے کو اپنی حدود میں شامل کرنے کا کوئی خیال رکھتا ہے تو اسے ایک بار پھر سوچ لینا چاہیے۔ پاکستان نے سلوہ لباس میں اپنے فوجیوں کو جنگ بندی لائن کے پار بھیجا ہے بلاشبہ یہ ہمارے ملک پر حملہ ہے جس کو پاکستان نے منظم کیا ہے اور ہمیں بھی اس کا اسی طرح مقابلہ کرنا ہے اس مرتبہ ایک نئی جنگی حکمت عملی اختیار کی گئی ہے جو غالباً ایک سازش ہے۔ حریت پسندوں نے بھارتی حکومت کی دھمکیوں کی پروا نہ کرتے ہوئے اپنی سرگرمیوں میں شدت پیدا کر دی۔

سری نگر کے قریب جہلمین کا حملہ

۱۳ اگست ۱۹۶۵ء کو سری نگر کے قریب جہلمین نے زبردست حملہ کیا اس حملے میں متعدد بھارتی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ پھر بھارتی مقبوضہ کشمیر میں صورتحال انتہائی خدوش ہو گئی۔

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کا قتل عام

۱۵ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارتی فوجوں نے اپنی پے در پے شکستوں کا بدلہ لینے کے لئے کشمیری مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا اس ضمن میں سری نگر کی ایک نواحی بستی میں بھارتی فوج نے گلزی کے تین سو مکانوں کو نذر آتش کر کے ۲۵۰ مسلمان خاندانوں کے بے گھر کر دیا اور ایک مسجد کو ڈانکائیٹ سے اڑا دیا ایک قرآن مجید کو پھاڑ ڈالا۔ بھارتی ریڈیو اور سرکاری ترجمان نے آگ لگانے کی ذمہ داری جہلمین پر ڈال دی۔ لیکن صدائے کشمیر ریڈیو نے اس کی پرزور تردید کی اور بتایا کہ یہ آگ انتہائی لوگوں کے خلاف عوام میں نفرت پیدا کرنے کے لئے نذر بھارتی فوج نے لگائی ہے۔ جہلمین نے سری نگر کے سرکاری دفاتر کو بھی نذر آتش کیا۔ دریں اثناء بھارتی پارلیمنٹ کے آزاد رکن مسٹر پرکاش ویر شاستری نے اعتراف کیا کہ مسلمان دیہاتی عوام جہلمین آزادی کو خدا بھم پتچار ہے ہیں اور انہیں ہلاک دے رہے ہیں۔

جہلمین اور بھارتی فوجوں میں زبردست جھڑپ

۱۵ اگست ۱۹۶۵ء کو جہلمین اور بھارتی فوجوں کے مابین سری نگر کے جنوب مشرق میں چار میل کی دوری پر خونریز معرکہ ہوا جس میں ۱۵۰ بھارتی فوجی ہلاک اور ۲۵ زخمی ہوئے۔ اس لڑائی میں بھارتی فوج نے توپوں اور مشین گنوں بھی استعمال کیں۔ ریڈیو صدائے کشمیر کے مطابق

مجلدین نے ایک بھارتی افسر اور تین فوجیوں کو بھی قیدی بنالیا۔ مجلہدین نے بڑھم، سری نگر روڈ کے دو اہم پل بھی اڑا دیئے اور اس کے مشرقی علاقے میں مجلہدین نے بھارتی فوج کے انجینئروں کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا بھارتی فوج کے ایک اینٹینٹ کرنل اور ایک کیپٹن کی لاش چھوڑ کر بھاگ گئی۔

مجلہدین نے گلمرک کے قریب بھارتی پولیس کے ایک دستے کو زخمی میں لے لیا۔ اس حملے میں ایک بھارتی سپاہی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ مینڈھر کے علاقے میں بھی ایک پولیس چوکی پر حملہ کیا گیا۔

بھارتی فوج کو جب مقبوضہ کشمیر میں زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا تو اس نے اپنی فوجوں کی توپوں کا منہ پاکستان کی طرف موڑ لیا اور آزاد کشمیر پر حملے کی تیاریاں کرنے لگا کیوں کہ اس کا خیال تھا کہ حریت پسند پاکستانی مداخلت کا رہیں اور وہی مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجوں سے برسر پیکار ہیں۔

کارگل میں آزاد کشمیر کی تین چوکیوں پر بھارتی فوج کا قبضہ

پروگرام کے مطابق ۱۶ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارتی فوجوں نے آزاد کشمیر میں داخل ہو کر کارگل کی تین چوکیوں پر زبردستی قبضہ کر لیا۔ قبل ازیں مئی ۱۹۶۵ء میں بھارت نے ان چوکیوں پر زبردستی قبضہ کر لیا تھا لیکن اقوام متحدہ کی بروقت مداخلت پر اس نے یہ چوکیں خالی کر دیں۔ بھارتی فوجوں نے اس علاقے سے جاتے وقت بارودی سرنگیں اور بم نہیں ہٹائے تاکہ آزاد کشمیر کی سول مسلح فورس ان چوکیوں پر دوبارہ قبضہ نہ کر سکیں۔ بھارت کی اس خلاف ورزی پر حکومت پاکستان نے اقوام متحدہ سے احتجاج کیا وزیر اعظم بھارت مسٹر لال بہلور شاستری نے بھارت کے یوم آزادی کے موقع پر ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کو طاقت استعمال کرنے کی دھمکی دی تھی اور اس دھمکی کے صرف تین گھنٹے بعد بھارت نے جارحانہ کارروائی کر کے آزاد کشمیر کی تین چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ اور اس طرح اس نے طاقت کے استعمال کی دھمکی کو پورا کر دیا۔ پاکستان کی شکایت پر اقوام متحدہ نے ان چوکیوں کو خالی کرنے کا حکم دیا۔

سری نگر کو بچانے کے لئے بھارتی طیاروں کا حملہ

۱۶ اگست ۱۹۶۵ء کو مقبوضہ کشمیر کے دارالحکومت پر مجلہدین آزادی کی فتح کے امکانات مزید روشن ہو گئے ان حالات میں بھارتی فوج نے سری نگر کو بچانے کے لئے طیاروں کا استعمال کیا کیوں کہ مجلہدین نے سری نگر کا محاصرہ کر لیا تھا۔

بھارتی وزیر جنگ مسٹر چلون نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ مقبوضہ کشمیر میں ۱۳۱ مجلہدین شہید

کے جاپٹے ہیں۔ اور ۸۳ کو گرفتار کیا گیا ہے۔ بھارتی فوج کے بھی ۶۰ جوان مارے گئے۔

مجلدین کی حمایت کا اعلان

۱۶ اگست کو حکومت چین نے مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کی کارروائیوں کو جائز قرار دیا اور انہیں اپنی حمایت کا یقین دلایا۔

حریت پسندوں کا سرینگر ائرپورٹ پر حملہ

۱۷ اگست ۱۹۶۵ء کو مجلدین آزادی نے سری نگر کے ہوائی اڈہ پر چاروں طرف سے حملہ کیا بھارتی فوج فینکوں اور توپوں سے ایس تھی لیکن مجلدین نے اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہوائی اڈہ پر قبضہ کرنے کے لئے زبردست گولہ باری کے باوجود پیش قدمی جاری رکھی انہوں نے دارالحکومت کے ارد گرد تمام اہم مقامات پر قبضہ کرنے کے بعد ہر طرف سے پورے شہر پر یلغار کر دی۔ بھارت کے فینک اور توپیں بھی مجلدین کی یلغار کو نہ روک سکیں۔ اور انہوں نے بھارت کی آٹھ چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ اور سینکڑوں فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ بہت سے اسلحہ پر بھی مجلدین نے قبضہ کر لیا ان جہزوں میں بھارت کا ایک بریگیڈز بھی ہلاک ہوا۔ دریں اثنا بھارتی فوج نے انتہائی کارروائی کے طور پر ۱۵ دسمبر کو آگ لگادی اور اس ہولناک واردات میں ڈیڑھ سو بے گنہ دہشتاں شہید ہو گئے اور بے شمار شدید بھروسے ہوئے۔ صدائے کشمیر ریڈیو نے عوام سے اپیل کی کہ وہ چوکس رہیں اور کسی بھارتی سپاہی کو اپنے گاؤں میں داخل نہ ہونے دیں۔

جنگ بندی کا معاہدہ منسوخ کرنے کا مطالبہ

۱۷ اگست ۱۹۶۵ء کو آزاد کشمیر کی اسٹیٹ کونسل نے بھارت کے نوآبادیاتی راج کا خاتمہ کرنے کی جدوجہد میں مقبوضہ کشمیر کے عوام کا پوری طرح ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ کونسل کا اعلان بھرپور زلزلہ دین نکل کی صدارت میں منعقد ہوا اور ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں حکومت پاکستان نے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ جنگ بندی لائن کے معاہدہ کے متعلق اپنے موقف کو تبدیل کرے اور کشمیری عوام کو اس نازک اور فیصلہ کن مرحلہ پر اپنا لائحہ عمل خود طے کرنے کی ہمت دے۔ قرارداد میں مزید کہا گیا تھا کہ بھارت کے لئے اب باعزت طریقہ یہی ہے کہ وہ مقبوضہ علاقے سے اپنی قابض فوجیں فوراً واپس بلا لے۔ کونسل نے مجلدین آزادی کو بھارتی حملہ آوروں کے خلاف اس کی شاندار فتوحات پر مبارکباد دی اور کشمیری عوام کی بہنوت کو ناقابل انشورول قرار دے دیا۔

بھارتی فوج کی بنالین کا صفایا

۱۸ اگست ۱۹۶۵ء کو جہلپن آزادی نے مقبوضہ کشمیر کے کئی علاقوں میں بھارتی فوج پر زبردست حملے کئے۔ ان حملوں میں دشمن کے سینکڑوں فوجی مارے گئے۔ جنوں کے قریب بھارتی فوج کی ایک بنالین کا صفایا کر دیا گیا۔ مختلف جہزوں میں بھارتی فوج ہتھیار چھوڑ کر بھاگ گئی۔ جہلپن نے بارہ مولا کے قریب بھارتی فوج کے ایک بریگیڈ ہیڈ کوارٹر پر بھی تباہ کن حملہ کیا۔ صدائے کشمیر ریڈیو کے مطابق جہزوں میں ۳۳ بھارتی مارے گئے۔ جن میں ایک کرنل 'ایک کیپٹن بھی شامل تھا۔ بھارتی فوج بہت سارا اسلحہ اور گولہ بارود چھوڑ کر بھاگ گئی بھارت کی فضائی فوج کے چھ طیاروں نے پونچھ کے علاقے پر پرواز کی اور جہلپن کے مورچوں کا پتہ چلانے کی کوشش کی۔

وزراء خارجہ کی خط و کتابت

۱۸ اگست ۱۹۶۵ء کو پاکستان میں بھارت کے ہائی کمشنر مسٹر کیل سنگھ نے بھارتی وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ کا ایک خط وزیر خارجہ پاکستان مسٹر بھٹو کو پہنچایا جس کا متن یہ تھا۔

ایکسی لینسی!

"پاکستان اور بھارت کے درمیان تیزی سے بگڑتے ہوئے تعلقات نے جو فضا پیدا کر دی ہے اس کے پیش نظر ہم سمجھتے ہیں کہ رن کچھ کے معاملہ ۳۰ جون ۱۹۶۵ء کی دفعہ ۱۳ الف کی رو سے دونوں ملکوں کے وزراء کی جو کانفرنس طے پائی تھی وہ اب ممکن نہیں ہمارے خیال میں اسے یوں سمجھنا چاہئے کہ وزراء کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں ہو گا اس لئے بہتر ہو گا کہ اگلا قدم اٹھایا جائے یعنی ٹریوئل قائم کرنے پر توجہ دی جائے جس کا ذکر معاملہ میں ہے ہماری تجویز ہے کہ یہی راستہ اختیار کیا جائے۔ انتہائی عزت و احترام کے ساتھ۔"

سورن سنگھ

وزیر خارجہ مسٹر بھٹو کا جواب

ایکسی لینسی!

"مورخہ ۱۸ اگست کا تحریر کردہ خط موصول ہوا جس میں رن کچھ کے معاملہ ۳۰ جون ۱۹۶۵ء کی رو سے پاک بھارت وزراء کی مجوزہ بات چیت کو یکطرفہ طور پر منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے پاکستان اور بھارت کی خرابی تعلقات کا جو ذکر خط میں کیا گیا ہے اس کے پیش نظر ہمارے خیال میں دونوں ملکوں کے وزراء کی کانفرنس اور بھی ضرور ہو گئی ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ نے اپنے خط میں یہ کہہ کر تنازعہ رن کچھ پر کسی سمجھوتے کا امکان ہی نہیں ہے اس کانفرنس سے نکلنے والے نتائج پر پہلے ہی پانی پھیر دیا جاتا ہے یہ نتائج مذاکرات کے اختتام پر معلوم ہو سکتے تھے دوسری بات یہ کہ ہمارا خیال تھا مجوزہ کانفرنس میں نہ صرف تنازعہ رن کچھ کے

ہمارے میں فیصلے پر پہنچنے کی کوشش کی جائے گی۔ بلکہ یہ خیال بھی تھا کہ اس کانفرنس میں دونوں ملکوں نے تعلقات بہتر بنانے کے طریقے بھی زیر غور آئیں گے۔ بہر حال ”پ“ نے جو نتیجہ نکالا ہے کہ اس کانفرنس کا کوئی مفید مقصد پورا نہیں ہو گا ہمارے سوا اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ ہم اس پلٹے کے ملبے کے اگلے مرحلہ میں بھی تریو عمل کی طرف قدم اٹھائیں۔“

آپ کا!

ذوالفقار علی بھٹو

جنگ بندی لائن کی سختی سے پابندی کرنے کا مشورہ

۱۸ اگست ۱۹۶۵ء کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اوتھان نے کشمیر کا بحران ختم کرنے کے لئے پھر پاکستان اور بھارت کے نمائندوں سے ملاقات کی۔ انہوں نے پاکستان کے مسٹر امجد علی اور بھارت کے مسٹر معرا سے کہا کہ دونوں ملکوں کو جنگ بندی لائن کا پورا احترام کرنا چاہئے۔

صدائے کشمیر ریڈیو کی برطانیہ سے فوجی امداد کی اپیل

۱۸ اگست ۱۹۶۵ء کو صدائے کشمیر ریڈیو نے اپنے نشریے میں انصاف اور انسانیت کے نام پر برطانیہ کے عوام سے اپیل کی کہ وہ بھارتی سامراجیت کے خلاف جدوجہد میں کشمیری عوام کی مدد کی۔ ریڈیو نے کہا کہ کشمیری عوام برطانیہ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیشہ اقوام متحدہ میں کشمیریوں کے حق خود ارادگی کی حمایت کی۔ ۱۹۴۷ء میں بھارتی فوج نے ڈھائی لاکھ کشمیریوں کو صرف اس جرم میں شہید کر دیا تھا کہ وہ آزادی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ صدائے کشمیر ریڈیو نے برطانوی حکومت اور عوام کو یاد دلایا کہ کشمیریوں نے دوسری جنگ عظیم میں برطانیہ کی مدد کی تھی اور اب برطانیہ کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ کشمیری عوام کو غلامی سے بچائے ہمیں نہ صرف اخلاقی مدد کی ضرورت ہے بلکہ فوجی امداد بھی درکار ہے۔

کشمیری حریت پسندوں کی حمایت کا سرکاری اعلان

۱۸ اگست ۱۹۶۵ء کو پاکستان کے وزیر امور خارجہ چودھری علی اکبر نے راولپنڈی میں اعلان کیا کہ کشمیری حریت پسند مجاہدین پر آڑے وقت میں پاکستان کو اپنے دوش بدوش پائیں گے۔ کشمیری مجاہدین موجودہ مازک ترین وقت میں ان تمام افراد اور اقوام کی ہمدردی اور تعاون نے حق ہیں جو عوام کے حق خود ارادگی پر یقین رکھتے ہیں۔ کشمیر کے تازہ حالات سے واضح ہے کہ ہمارے کشمیری عوام نے اپنے حق خود ارادگی کے حصول کے لئے اقوام متحدہ کی مدد مانگی ہو کر خود ہی ہتھیار اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے اور آج ان کشمیری عوام سے کھلم کھلا عدالت لڑی ہے جو سترہ سال سے بھارت کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اور اب جنہیں بھارت نامبار طور پر سرحد میں گھس آنے والے پاکستانی قرار دے رہا ہے ایسی صورت میں

آزاد کشمیر کے عوام کی مقبوضہ کشمیر میں اپنے بھائیوں سے ہمدردی بالکل قدرتی چیز ہے آزاد کشمیر کے عوام کو پورا حق ہے کہ وہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی جنگ بندی لائن عبور کرنے میں بھرپور مدد کریں۔

وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کا بھارت کا انتخاب

۱۹ اگست ۱۹۶۵ء کو پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے بھارتی حکمرانوں کو انتخاب کیا کہ وہ جنگ کی دھمکیاں دینا بند کر دیں۔ کشمیری مجاہدین کو پاکستانی کمانڈو جموں ہے۔ پاکستان اپنے بھائیوں کے خلاف جارحیت کا مرحلہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جموں و کشمیر پاکستانی علاقہ ہے بھارت گوا، حیدر آباد اور جو ناگڑھ کی طرح کشمیر پر فوجی طاقت سے قبضہ نہیں جاسکتا۔

بھارتی وزیر اعظم کی دھمکی

۱۹ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہلور شاستری نے پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان پر الزام لگایا کہ پاکستان نے کشمیر میں گوریلا جنگ شروع کر دی ہے لیکن اسے اپنی خطرناک کارروائیوں کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ پاکستان نے چھاپہ ماروں کے ذریعے مقبوضہ کشمیر میں بغاوت کرانے کی جو کوشش کی ہے اسے کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ مقبوضہ کشمیر میں داخل ہونے والے سب چھاپہ مار پاکستانی ہیں تاہم انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ پاکستان کو کیا بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔

قائد کشمیر چودھری غلام عباس کا پیغام

۱۹ اگست ۱۹۶۵ء کو کشمیر کے ممتاز رہنما چودھری غلام عباس نے اعلان کیا کہ کشمیری عوام مجاہدہ جنگ بندی میں فریق نہیں ہیں اور کوئی بین الاقوامی قانون، اصول یا ضابطہ انہیں جنگ بندی لائن پار کرنے اور سامراجی بھارت کی قابض فوجوں کے خلاف زندگی اور موت کی جنگ لڑنے والے بھائیوں کی امداد سے نہیں روک سکتا۔

آزاد کشمیر کے عوام مقبوضہ علاقے میں رہنے والے کشمیری بھائیوں کو بھارتی حملہ آوروں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑیں گے۔

آج پورے مقبوضہ کشمیر میں انقلاب آچکا ہے اور یہ ہماری ۳۵ سالہ جدوجہد آزادی کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس طویل مدت میں ہماری تحریک آزادی مختلف مراحل سے گزری اور اس نے مختلف رنگ اختیار کیا ہے۔

مجاہدین کی خونریز جنگ

۱۹ اگست ۱۹۶۵ء کو مجاہدین نے خونریز جنگ میں مختلف محاذوں پر بھارت کے ۹۴ فوجیوں کو

ہلاک اور سینکڑوں کو زخمی کیا۔ سکسوں کی ایک بٹالین کو مجاہدین پر حملہ کرنے کو کہا گیا لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ صدائے کشمیر ریڈیو کے مطابق مجاہدین نے بڑے حال کے عداقت میں بھارتی فوج کے ایک اسلحہ خانے پر قبضہ کر لیا اور کوئی نئی چوکیوں پر بسے گئے۔

مجاہدین کی روس اور امریکہ سے اپیل

۱۹ اگست ۱۹۶۵ء کو صدائے کشمیر ریڈیو نے روس اور امریکہ کے نام انتظامی کو نسل کے اولین نشر کیس جن میں دنیا کی ان دونوں بڑی طاقتوں سے کہا گیا تھا کہ وہ انسانیت اور انصاف کے نام پر کشمیری حسرت پسندوں کی مدد کریں تاکہ وہ بھارتی سامراج کی غلامی سے نجات حاصل کر سکیں۔ امریکہ کے نام اپیل میں کہا گیا تھا کہ وہ جمہوریت کے بلوجود غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے کشمیری عوام کی جینیں کیوں نہیں سستا اور سلامتی کو نسل کو اپنی قراردادوں پر عمل کرنے کے لئے کیوں مجبور نہیں کرتا ہم آپ سے انصاف، انسانیت اور امن کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ آپ آزادی کی شمع روشن کرنے میں ہماری مدد کریں اور ہمیں بھارت کی غلامی سے آزاد کرائیں۔

آزاد کشمیر پر فوج کشی کی دھمکی

مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیراعظم جی ایم صلوچ نے دھمکی دی کہ جلد ہی آزاد کشمیر پر فوج کشی کر دی جائے گی اور ضرورت پڑی تو جنگ بندی کا معاہدہ توڑ دیا جائے گا تاکہ پاکستانی جارحیت پسندوں کو سری عمر آنے سے روکا جاسکے۔

پاکستان پر ناجائز پرواز کرنا والے بھارتی طیاروں کو گرانے کا حکم

۲۰ اگست ۱۹۶۵ء کو ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا تھا کہ بھارت کی فضائی فوج کے جیٹ لڑاکا طیاروں اور بری فوج کے ہلکے طیاروں نے گزشتہ دس روز میں ایک درجن سے زیادہ مرتبہ ہاتھ کی بڑھتی ہوئی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی۔

جب ۱۰ اگست کو بھارتی طیارے نے کارگل کے علاقے پر ناجائز پرواز کی تو ۱۳ اگست ۱۹۶۵ء کو ۱۱ انجنوں والا ایک لڑاکا طیارہ جو کنبیرا بمبار تھا، قصور اور اس کے شمال علاقہ میں دیکھا گیا اسی روز بھارتی فوج کے سرحدی علاقہ پر ایک اور جیٹ لڑاکا طیارہ نے جاسوسی کے لئے پرواز کی۔ چار دن بعد ایک بھارتی طیارہ نے کیل کے علاقے پر پرواز کی اور پھر آزاد کشمیر میں ڈھکی کے علاقے پر ناجائز پرواز کی۔ اگست ہی میں بھارت کی بری فوج کا ایک ہلکا طیارہ جنگ بندی لائن پار کر کے مجبہ کے علاقے میں داخل ہوا اور اس نے آزاد کشمیر کی فوج کے مورچوں پر پرواز کی۔ ۱۱ روز بعد ایک اور بھارتی جیٹ طیارہ راولا کوٹ اور ترائی کھیل پر اور ایک کنبیرا بمبار طیارہ سیالکوٹ کے علاقے پر پرواز کرتا ہوا دیکھا گیا۔ بھارتی طیاروں نے سکرو، مظفر آباد،

چکوٹھی اور جھمب کے علاقوں پر بھی جاسوسی کے لئے ناجائز پروازیں کیں۔

جنگ بندی لائن پر گھمسان کی جنگ

بھارت کی فوجوں نے ۲۰ اگست ۱۹۶۵ء کو مجاہدین آزادی کو مقبوضہ کشمیر میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے جنگ بندی لائن پر سخت کارروائی شروع کی جس کے نتیجے میں گھمسان کی جنگ ہوئی اور بھارتی فوج نے حسرت پسندوں سے انتقام لینے کے لئے پانچ دیہات کو آگ لگا دی اور پندرہ خاندانوں کو آزاد کشمیر میں دھکیل دیا۔ مختلف محاذوں پر بھارت کے ۳۲ فوجی اور دو اعلیٰ افسر مارے گئے۔ بھارتی فوج کے ایک قافلے پر حملہ کر کے مجاہدین نے اسلحہ و گولہ بارود اپنے قبضے میں لے لیا۔ ہنزول کے ایک ذخیرے کے علاوہ تین پلوں کو بھی تباہ کر دیا گیا۔

ضلع بارہ مولا کی فتح

۲۱ اگست کو کشمیری مجاہدین نے ضلع بارہ مولا کے بیشتر علاقہ کو بھارتی فوج کے قبضے سے آزاد کرا لیا اور مقبوضہ علاقے میں مجاہدین اور فوج کے تصادم کے نتیجے میں ۱۱۳ بھارتی فوجی ہلاک ہوئے جنوں کے نزدیک بھر دوار میں مجاہدین نے زبردست حملہ کیا اور دشمن کی تمام چوکیں تباہ کر دیں۔

مجاہدین نے جنوں شہر سے چھ میل دور ایک فوجی قافلہ پر حملہ کر کے اسلحہ سے بھرے ہوئے ۸ ٹرکوں کو اڑا دیا۔ اور بھاری تعداد میں اسلحہ حاصل کیا۔ نیز سری نگر میں بھارتی فوج کی انجینئرنگ کور کے ایک بمالین ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے ۶۳ بھارتی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ مجاہدین کے ۱۳ ٹرک بھی تباہ ہوئے

مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے نانجیریا کی خدمات

۲۱ اگست ۱۹۶۵ء کو نانجیریا کے وزیر انصاف اور انارنی جنرل ڈاکٹر ٹی او الیاس نے مسئلہ کشمیر کے پرامن حل کے لئے اپنے ملک کی خدمات پیش کیں۔

بریگیڈ اور بمالین ہیڈ کوارٹر پر مجاہدین کے حملے

۲۲ اگست ۱۹۶۵ء کو مجاہدین آزادی نے مقبوضہ کشمیر میں پونچھ کے ہوائی اڈے پر بھارت کی فضائی فوج کے ایک طیارے کو تباہ کر دیا۔ یہ طیارہ مجاہدین کے مورچوں کی دیکھ بھال کے لئے پرواز کرنے کے بعد جیسے ہی ہوائی اڈے پر اترا، مجاہدین نے اسے تباہ کر دیا۔ جس سے بھارتی مورچے ہوائی اڈے سے کٹ گئے۔ مجاہدین نے پونچھ کے مشرق میں ایک بریگیڈ ہیڈ کوارٹر اور ایک بمالین ہیڈ کوارٹر پر بھی بیک وقت حملہ کیا۔ دشمن کو بھاری نقصان پہنچنے کے علاوہ ۲۵ فوجی اور ایک اعلیٰ افسر زخمی بھی ہوا۔ بہت سا جنگی سامان مجاہدین کے ہاتھ لگا۔ مجاہدین نے بھارت کو ایک ہل کی تعمیر سے بھی روک دیا۔

صافی نوسل کے جان کے مطابق اب تک بی لڑائی میں ۷۷ بھارتی فوجی مارے گئے ہیں میں ایک بریگیڈیئر اور کئی اعلیٰ افسر شامل تھے۔

مجلدین کی مدد کرنے والوں کو سخت سزا دینے کا اعلان

۲۲ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارتی قبوضہ کشمیر کے تھپکی وزیر اعلیٰ نظام صدق نے پھر غمیروں کو اصل دن کے آمرانوں نے کسی طرح بھی مجلدین کی مدد کی یا ان کے ساتھ بد راہی کا اظہار کیا تو اس میں سخت سزا دی جائے گی۔

شاستری کی پاکستان کو دھمکی

۲۳ اگست کو بھارتی وزیر اعظم مشراں بلدر شاستری نے نئی دہلی میں امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کو ایک انٹرویو دیا جس میں انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان نے باریت کو قائم رکھا تو بھارت اپنی کارروائیوں کو دفاعی اقدامات تک محدود نہیں رکھے گا بلکہ آگے بڑھ کر پاکستان پر حملہ کرے گا۔ ہم ہمہ ہمہ اپنے اصل رویے کو قائم نہیں رہتے کہ پاکستان کو اپنے علاقے سے پیچھے دھکیلتے رہیں۔ چھمب کے علاقے پر مجلدین کا قبضہ

۲۳ اگست ۱۹۶۵ء کو مجلدین نے مسلسل دو روزی خونریز جنگ کے بعد چھمب پر قبضہ کر لیا۔ ایک کرغل چارمجر اور ایک هزار بھارتی فوجی موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ بھارتی فوجیوں نے شکست کھانے کے بعد انتہائی کارروائی کے طور پر مزید چند دیہات کو آگ لگا دی۔ راندی اور بارہ موٹائی جھڑپوں میں ایک سو بیس بھارتی فوجی ہلاک ہوئے۔

بھارتی فوج کی اعوان شریف پر گولہ باری

۲۳ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارتی فوجوں نے کشمیر میں شکست کا دلہ لینے کے بعد پاکستان کے ایک سرحدی گاؤں اعوان شریف پر اچانک حملہ کر کے شدید جانی و مالی نقصان پہنچایا۔ فوج نے اس حملہ میں بھاری توپیں استعمال کیں۔ بہت سے گولے کانات پر گرے اور کئی کانات گر کر تلو ہو گئے۔ گولہ باری سے بیس افراد شہید اور پندرہ مجروح ہوئے ایک مسجد اور بہت سے مونیٹیوں کو بھی نقصان پہنچا۔

اعوان شریف گجرات شہر سے ۲۲ میل کے فاصلے پر آزاد کشمیر کے قصبہ جیمل کوٹ جانے والی شاہراہ پر واقع ہے۔ یہ پختہ سڑک کے ذریعے گجرات سے مربوط ہے۔ راستے میں دو بڑے برائی حالت کے پڑتے ہیں گاؤں کے سامنے چار خیال کا سلسلہ لائے کوہ مرتفع صاف نظر آتا ہے۔ زمانہ قدیم میں یہ گاؤں محمد پور اعوان کے نام سے موسوم تھا۔ لیکن کثرت استعمال سے محمد پور کا لفظ ”جروک“ ہو گیا اور ایک قریبی گاؤں آبی کی نسبت سے آبی اعوان کہلانے لگا یہی حضرت قاضی سلطان محمود، کامزار مرجع غلطی ہے ان کی نسبت سے اس گاؤں کا نام اعوان شریف پڑ گیا۔

عرصہ دراز سے یہی کھوکھر گوت کے راجپوتوں کا ایک خانہ ان بھی قیام پذیر ہے جس کے اکثر افراد عالم و حافظہ اور صلح بزرگ ہو گزرے ہیں۔ ان میں حضرت قاضی سلطان محمود کاہم قابل ذکر ہے۔ انہوں نے حضرت اخوند درویش کے دست مبارک پر بیت کی۔ گاؤں میں تعلیم اور صحت کی سہولتیں موجود ہیں۔

بھارتی توپخانے اور دو ہتالین کا صفایا

۲۴ اگست ۱۹۶۵ء کو صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا کہ انتہائی فوجوں نے گزشتہ ۲۴ گھنٹے کے دوران منڈی راجوڑی اور اوڑی سیکڑوں میں مختلف جگہوں میں بھارتی فوج کے مزید ۳۸ سو ماؤں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ۴۱ فوجی زخمی ہو گئے منڈی کے علاقے میں ہیں بھارتی فوجی مارے گئے۔

پاکستان اور بھارت کے مابین مصالحت کرانے کی روسی پیشکش

۲۴ اگست ۱۹۶۵ء کو روسی حکومت نے پاکستان اور بھارت کی حکومتوں سے کہا کہ وہ دونوں ملکوں کے مابین مصالحتی کردار ادا کرنے کو تیار ہے۔

جنگ بندی لائن کو توڑنے کا اعلان

۲۵ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارت کے وزیر جنگ سٹر چلون نے پارلیمنٹ کے ایم اے ان زیریں میں اعلان کیا کہ بھارتی فوجوں نے مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین آزادی کے داخلے کی روک تھام کے لئے جنگ بندی لائن توڑ دی ہے اور آزاد کشمیر میں داخل ہو کر دو مقامات پر قبضہ کر لیا انہوں نے بھارت کی کھلی ہوئی جارحیت کا اعتراف کرتے ہوئے مزید کہا کہ جن مقامات پر ہماری فوجوں نے قبضہ کیا ہے وہیں سے مورچے تعمیر کر لئے گئے ہیں۔ یہ کارروائی اس لئے کی گئی کہ مجاہدین آزادی کی واپسی کے راستوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کا قلم

بھارت کی ایک ممتاز رہنما س مردولا سارابائی نے یہ انکشاف کیا کہ مقبوضہ کشمیر میں مسلم آبادی کو نیست و نابود کیا جا رہا ہے اور بھارتی فوج ملاوچہ مسلمانوں کو قتل کر رہی ہے فوج کا طرز عمل اس قدر خالصانہ ہے جیسے وہ مجاہدین آزادی سے جنگ نہیں کر رہی ہے بلکہ کشمیری مسلمانوں سے جنگ لڑ رہی ہے۔

بھارتی فوج کی کارروائیوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بھارت لوگوں کو مرعوب کرنے کے لئے اپنی فوجی طاقت کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ بھارتی فوج بھی اتنی ہی ظالم ہے جتنی جن سنگھ۔ بھارت کی فوج نے مجاہدین کی آڑ میں مقبوضہ کشمیر کی بست سے مسلمان بستیوں کو بھی نذر آتش کر دیا ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کی تہہ کاریاں

۲۵ اگست ۱۹۶۵ء کو مجاہدین آزادی نے مقبوضہ کشمیر میں کئی مقامات پر بھارتی فوج کے ساتھ محاصرہ کے دوران بھارت کے دو سو فوجیوں کو ہلاک اور پچاس گاڑیوں کو تہہ کیا۔ اس سے ۱۰ اصلاحات کا نظام بھی درہم برہم ہو گیا۔ بھارتی فوج نے انتقامی کارروائی کے طور پر پونچھ اور سری نگر کے ۵ دیہات کو آگ لگا دی۔

فضائی حدود کی خلاف ورزیوں پر بھارت سے پاکستان کا احتجاج

۲۵ اگست ۱۹۶۵ء کو پاکستانی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرنے پر پاکستان نے بھارت سے احتجاج کیا اور کہا کہ بھارتی فضائیہ کے طیاروں نے ۱۳ اگست سے ۱۹ اگست تک کے عرصے میں ۹ مرتبہ پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی۔ تفصیلات کے مطابق ۱۲ اگست کو ایک بھارتی طیارہ کسیرا نے بمبئی پر پرواز کی اسی روز ایک اور کنیبرا نے سلیمان کی ہیڈ لائن پر پھیر لگائے۔ چار روز بعد ۱۶ اگست کو ایک کسیرا طیارہ اور بھارتی فضائیہ کے ۶ جیٹ طیاروں نے صبح ساڑھے نو بجے چھب کے علاقے پر پرواز کی اسی طرح دیگر طیاروں نے بھی پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی۔

مجاہدین اور بھارتی فوج کی جھڑپیں

۲۶ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارتی فوج اور مجاہدین نے درمیان محسن کی لڑائی ہوئی اور ۵ مقامات پر جنگ لڑی دوران بھارتی فوج نے پانچ سو سپاہی ہلاک کئے گئے۔ اس کے مقابلہ میں صرف سات مجاہدین شہید ہوئے۔

نیووال سیکڑ میں خوفناک جنگ

۲۶ اگست ۱۹۶۵ء کو نیووال سیکڑ پر قبضہ کرنے والی بھارتی فوج کی پیش قدمی روک دی گئی اور مجاہدین آزادی نے ان کا راستہ بالکل بند کر دیا۔

آزاد کشمیر کی فوجوں کا بھارتی فوج کے خلاف جوابی حملہ

۲۷ اگست کو آزاد کشمیر کی مسلح افواج نے نیووال سیکڑ میں بھارتی فوج پر جوابی حملہ کیا۔ بھارتی فوج نے آزاد کشمیر کی جن چوکیوں پر ۲۵ اگست کو قبضہ کیا تھا انہیں واپس لینے کے لئے آزاد کشمیر کی فوج نے سردھڑ کی بازی لگادی اور سینکڑوں بھارتی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جوابی حملہ میں بھارت کے چار سو فوجی ہلاک ہوئے۔

ادھر مجاہدین آزادی نے بھارتی فوج کے دو بمالین ہیڈ کوارٹرز تہہ کر دیئے۔ دشمن پر اچانک حملہ ہوا، بھارتی فوجی سپاہی ننگے پاؤں ہی بھاگ گئے۔ بہت سے اسلحہ اور گولہ بارود پر

مجلدین نے قبضہ کر لیا۔ تین مقامات پر مجلہدین نے نظام مواصلات کو معطل کر دیا۔ فوجی قاتلوں پر مجلہدین کے کامیاب حملوں کی وجہ سے بے شمار بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔

بھارتی فوج کے بمالین ہیڈ کوارٹرز پر مجلہدین کا حملہ

۲۸ اگست ۱۹۶۵ء کو صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا کہ مجلہدین نے اوڑی سکیز میں بھارتی فوج کے ایک بمالین ہیڈ کوارٹرز پر تباہ کن حملہ کیا۔ دشمن کی فوج اس حملے کی تاب نہ لا سکی اور بے شمار اسلحہ اور لاشیں چھوڑ کر افزائری کے عالم میں فرار ہو گئی۔ اس حملہ پر بھارتی فوج نے ہتھیار بھی ڈال دیئے۔

دریں اثنا بھارتی فوج نے نیوال سکیز میں آزاد کشمیر کی ایک اور چوکی پر شدید حملہ کیا اور منہ کی کھائی۔

انتخابی کونسل نے اعلان کیا کہ جب تک حریت پسند اپنے وطن کو آزاد نہیں کرا لیتے، اس وقت تک واپس نہیں جائیں گے۔

آزاد کشمیر کی جانب سے بھارت کو پاکستانی چوکیاں خالی کرنے کا مطالبہ

۲۹ اگست ۱۹۶۵ء کو صدر آزاد کشمیر مسٹر عبدالحمید خان نے بھارت کو متنبہ کیا کہ اس نے آزاد کشمیر کی جن چوکیوں پر قبضہ کیا وہ انہیں خالی کر دے۔ اگر حملہ آور بھارتی فوج نے جنگی کارروائیوں کو بند نہ کیا تو اسے تباہ کر دیا جائے گا۔

ادھر مجلہدین آزادی نے مقبوضہ کشمیر میں ۲۳ گھنٹوں میں مختلف جھڑپوں میں بھارتی فوجوں کا مقابلہ کر دیا۔ راجوڑی میں خونریز جنگ ہوئی، پونچھ کے قریب ایک بھارتی فوجی چوکی تباہ کر دی گئی، جھڑپوں میں نوے فوجی ہلاک ہوئے۔ بست سا اسلحہ اور گولہ بارود بھی مجلہدین کے ہاتھ لگا۔

آزاد کشمیر پر بھارتی فوج کے حملے

۳۰ اگست ۱۹۶۵ء کو بھارتی فوجوں نے نیوال سکیز میں ہیر صاحب چوکی پر قبضہ کرنے کی بار بار کوشش کی لیکن آزاد کشمیر افواج نے تمام بھارتی حملوں کو ہپا کر دیا۔ بھارتی فوجوں نے ہیر صاحب چوکی پر اپنے حملوں کے دوران بھاری اور ہلکی توپوں سے زبردست گولہ باری بھی کی جس پر بھارتی فوج کو بار بار شکست بھی اٹھانی پڑی۔ بھارتی فوجوں نے نیوال کے علاقے نویری پل پر بھی شدید گولہ باری کی۔

بھارت کی ایک اور بمالین فوج پر مجلہدین نے بیدوری کے شمالی علاقوں اور اوڑی کے جنوب میں درہ حاجی پیر پر بھی حملے کئے۔ ان حملوں کا مقصد یہ تھا کہ جنگ بندی لائن توڑ کر اوڑی اور پونچھ کو ایک دوسرے سے ملا دیا جائے۔ بھارتی فوج انتہائی جلدت میں سر پر پاؤں رکھ کر

بھاگ گئی۔

ادھر مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجوں نے انتہائی مایوسی کی حالت میں مظلوم مسلمانوں کے خلاف وحشیانہ انتقامی کارروائی کی۔

صدائے کشمیر ریڈیو نے انتظامیہ کو نسل کے ایک ترجمان کے حوالے سے بتایا کہ بھارتی آزادوں نے مقبوضہ کشمیر میں تمام محلوں پر بھارتی فوجوں کے قدم اکھاڑ دیئے ہیں۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں بھارتی فوج سے جو جہز ہیں ہوئیں۔ ان میں بھارتیوں نے زبردست نقصان نہیں کیا۔ ۳۱ اگست ۱۹۶۵ء کو صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا کہ انتظامیہ فوجوں نے پورے مقبوضہ کشمیر میں مختلف مقامات پر خونریز جہزوں کے دوران بھارتی قابض فوج کو زبردست نقصان پہنچایا۔ بھارتیوں نے راجپوتی بڑھال روڈ پر ایک بڑے فوجی قافلے کو تباہ کیا۔ دشمنوں کے درجنوں سپاہی بھاگتے ہوئے مارے گئے اور بھارتیوں نے بہت سی فوجی گاڑیوں کو جلا کر رکھ دیا۔ آزاد کشمیر کی فوج نے نیوٹن سیکڑ میں بھارتی فوج کی ایک بٹالین کا حملہ پسپا کر دیا اور احوال سو بھارتی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

بھارتی فضائیہ اور پاک فضائیہ کے مابین پسلا معرکہ

جھمب سیکڑ میں پاک فوج برابر اپنے قدم آگے بڑھا رہی تھی جب کہ بھارتی فوج پاکستانی محلوں کے ہاتھوں بری طرح مار کھانے کے بعد پسپا ہو رہی تھی۔ بھارت نے جب پاکستان کی جھمب سیکڑ میں فوجی برتری کو دیکھا تو اس نے اپنی افواج کو ذلت آمیز شکست سے بچانے کے لئے ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو فضائیہ کو بھی جنگ میں جھونک دیا۔ بھارتی ایئر فورس کے چار طیارے اس لی مدد کو پہنچ گئے۔ جو ابلی کارروائی کے طور پر پاکستان ایئر فورس کے ۱۰ وایف ۸۹ سیبر طیاروں (جو فضائی گشت پر تھے) کو حملہ آور دشمن کے طیاروں سے دو دو ہاتھ کرنے کا حکم دیا گیا۔ ان سیبر طیاروں کو سکوارڈن لیڈر سر فراز صدیقی اور فلائٹ لیفٹیننٹ امتیاز احمد بھٹی چلا رہے تھے انہوں نے حکم کی تعمیل کی اور چند منٹ میں اپنے سامنے آٹھ ہزار فٹ کی بلندی پر بھارتی ایئر فورس کے دو ویمپائر اور اپنے پیچھے دو کینبرا طیاروں کو علی الترتیب پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کرتے ہوئے دیکھا گیا۔

انہیں بھارتی کرگسوں کو دیکھ کر پاکستانی شہباز ان پر بری طرح جھپٹ پڑے۔ سکوارڈن لیڈر رفیقہ کا طیارہ آگے تھا اور عقب سے فلائٹ لیفٹیننٹ انہیں محفوظ رہے تھے۔ پہلے ہی وار میں رفیقہ نے اپنی بے خطا نشان بازی کی بدولت دونوں ویمپائر طیاروں کو مار گرایا اسی دوران انہوں نے دیکھا کہ دو اور طیارے فضا میں موجود ہیں چنانچہ لیفٹیننٹ امتیاز احمد بھٹی ان کی طرف لپکے اور اپنے لیڈر کو ان طیاروں کی موجودگی کا پتہ دیا۔

فلائٹ لیفٹیننٹ بھٹی نے اپنے لیڈر کو خطرے سے بھی آگاہ کیا لیکن رفیق نے قطعی پرواہ نہ کی اس نے بھٹی کے طیارے نے دشمن کے ایک ویمنجائز طیارے کو مار گرایا اس کے بعد انہوں نے دوسرے طیارے کی خبر لی۔

افواج پاکستان کا مقبوضہ کشمیر میں داخلہ

کشمیر میں جنگ بندی لائن پر اور پاکستان کے سرحدی علاقوں میں بھارت کی مسلسل جارحانہ سرگرمیوں سے مجبور ہو کر یکم ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک فوج کو جوابی کارروائی کرنا پڑی اور اس کی فوج مقبوضہ کشمیر میں داخل ہو گئی۔

آزاد کشمیر کی فوجوں نے پاکستانی فوج کی مدد سے بھمبر سیکڑ میں جنگ بندی لائن پار کر کے دو بھارتی چوکیوں چھمب اور دیوا پر قبضہ کر لیا۔ یہ چوکیں جنگ بندی لائن سے آٹھ میل دور تھیں۔

پاک فضائیہ کی ابتدائی حربی کارروائی کا تذکرہ کرتے ہوئے چھمب سیکڑ میں دیوا آپریشن کے کمانڈر میجر جنرل اختر حسین ملک نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ کس طرح پاک فوج کے دستوں کی کارروائی کے چند گھنٹوں کے اندر بھارتی فوج کے حوصلے جواب دے گئے اور کس طرح گھبراہٹ کے عالم میں بھارتی فوج کے کمانڈر نے اپنے ہیڈ کوارٹر سے وہاں کی بوقت طلب کی اس خفیہ پیغام کا منسوم سمجھتے ہوئے ہم نے سرگودھا سے رابطہ قائم کیا اچانک فضا میں ایک گرجدار آواز سنائی دی ہندوستانی طیارے شعلوں کی پیٹ میں تھے۔

چھمب کے دفاع کے لئے بھارت کا نمبر ۱۹۹ انفنٹری بریگیڈ 'دو توپ خانے اور مشین گن کی ایک کہنی موجود تھی۔ صبح کے دھندلکے میں پاکستانی فوج ٹینکوں کے ساتھ اس پر ٹوٹ پڑی۔ اس کے ایک طرف دھان کے کھیت تھے اور دوسری طرف پہاڑوں کے دامن تھے جن پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا تھا۔ بھارتی فوج چھ گھنٹے کی لڑائی کے بعد فرانس کے بنے ہوئے پندرہ ٹینک اور تیرہ توپیں چھوڑ کر بھاگ نکلی حالانکہ اس علاقے میں بھارت نے اپنے دفاع کے لئے کنکریٹ کے بڑے مضبوط مورچے بنائے رکھے تھے۔

مقبوضہ کشمیر کے ۶ علاقوں میں مجاہدین کی حکومت

یکم ستمبر ۱۹۶۵ء کو جنوں سرحد کی ایک سروے رپورٹ میں بتایا گیا کہ بھارتی فوج کا ایک پورا بریگیڈ مجاہدین کے حملہ کی تاب نہ لا کر بھاگ کھڑا ہوا اور چار انچ دھانہ کی توپیں بھی چھوڑ گیا۔ مجاہدین نے ان توپوں پر قبضہ کرنے کے بعد ۲۵ پونڈ کے گولوں سے دشمن پر گولہ باری کی۔ جس کے نتیجے میں وہ سیکڑ جنوں سرحد سے تیرہ میل دور چھمب کے علاقے پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مزید براں موٹا وال، خیر وال، دیوا، جوڑیاں، چھار پانی اور پالن وال کے

۱۶ مئی نے آٹھ گھنٹے کی فائرنگ کے بعد اپنی حکومت قائم کر لی۔ اس کے بعد وہ کامیابی کے ساتھ صوبوں اور اکنور کی طرف پیش قدمی کرنے لگے۔ اکنور کے قریب بھی پارٹی علاقے میں گھمسان کی جنگ ہوئی۔

ادھر صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا کہ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین آزادی نے بھارتی فوج کے اڈوں، مورچوں اور قلعوں پر شدید حملے کئے اور دشمن کو زبردست جانی و مالی نقصان پہنچایا۔ مجاہدین نے وادی کشمیر کے علاقہ سواتمگ میں بھارتی فوج کے ایک دستے پر حملہ کیا، جس کی فوج تھوڑی دیر تک مقابلہ کر سکی اور اس کے بعد بھاگ نکلی۔ بھارتی قابض فوجیں اپنے اہلکاروں کی لاشیں، اسلحہ، گولہ بارود، مشین گنیں اور شین گنیں بھی چھوڑ گئیں۔ مجاہدین نے ٹینک، ہلکے اور ایک پٹن کا بھی صفایا کر دیا۔

بھارتی وزیراعظم لال بہادر شاستری کی دھمکی

یلم کشمیر کو بھارتی وزیراعظم مسٹر ایل بہادر شاستری نے صدر ایوب کی ماہانہ نشری تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ یہ قطعی طور پر اس بات کا اعتراف ہے کہ پاکستانی ناجائز طور پر وادی میں داخل ہوئے ہیں۔ کشمیر میں جنگ جاری ہے، پاکستانی پوری طاقت سے آئے ہیں، یہ واقعہ حملہ ہے اور ہم یقیناً اس کا مقابلہ کریں گے۔ یہ وقت تیار اور چوکنا رہنے کا ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی اپیل

۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے پاکستان اور بھارت سے کشمیر میں فوجی جنگ بند کرنے کی اپیل کی اس ضمن میں انہوں نے پاکستان کے صدر فیض مارشل محمد ایوب خاں اور بھارت کے وزیراعظم ایل بہادر شاستری کو ایک ہی مضمون کے ذریعے جن میں لکھا تھا کہ دونوں ملکوں کی مسلح فوجوں کے درمیان تصادم کی وجہ سے عالمی امن کو سنگین خطرہ لاحق ہے انہوں نے اپنے تہذیبی دونوں ممالک کے سربراہوں سے وعدہ کیا کہ وہ کشمیر میں امن کی عمل کے لئے اس مسئلے کے تصفیے کے لئے ہر ممکن کوشش اور تعاون کریں گے۔ بھارتی جنرل نے امریکہ، روس، پاکستان اور بھارت کے نمائندوں سے بھی کشمیر کی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔

پونچھ میں بھارتی فوج کی ایک ہٹالین ہیڈ کوارٹر کا صفایا

صدائے کشمیر ریڈیو کے اعلان کے مطابق ۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو مجاہدین نے پونچھ کے شمال میں ایک بھارتی ہٹالین کا صفایا کر دیا۔ مجاہدین نے اتنی مستعدی سے حملہ کیا تھا کہ بھارتی فوج مقابلہ کے لئے نہ سنبھل سکی اور نہایت فراقتی کے عالم میں بھاگ کھڑی ہوئی۔ بھارتی فوجی اپنی دریاں ملک نہ چھوڑ سکے اور شب کو ان کے پاس میں مرگے۔ وہ اپنے جوتے پہننے سے

اور ذاتی استعمال کا دوسرا سامان بھی ساتھ نہ لے جاسکے۔

مجلدین نے اس ٹالین ہیڈ کو ارٹھرے اسلحہ اور گولہ بارود کا بڑا ذخیرہ اپنے قبضے میں لے کر بھارتی فوجی کیمپ کو آگ لگا دی۔ مجلدین کے حملے میں ۱۷ بھارتی فوجی ہلاک اور ۲۷ زخمی ہوئے۔ کیمپ سے ایک خط بھی ملا جس میں لکھا تھا

ہم پر رحم کیا جائے، ہم مجلدین آزادی سے لڑنا نہیں چاہتے اس لئے کہ وہ بھارتی ظلم اور بے انصافی کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں اس لئے کسی مزاحمت کے بغیر اس چوکی کو چھوڑ جا رہے ہیں۔ اس خط پر کسی کے دستخط نہیں تھے۔

جوڑیاں پر قبضہ اور اکھنور کی جانب پیش قدمی

آزاد کشمیر کی فوجیں پاکستانی فوج کی مدد سے جھمب سیکٹر میں برابر آگے بڑھ رہی تھیں اور اس کے مقابلے میں بھارتی افواج کے حوصلے پست ہو رہے تھے اور وہ ڈھیر سارا اسلحہ اور گولہ بارود چھوڑ کر جا رہے تھے اس کے نتیجے میں ان کی بوکھلاہٹ قدرتی امر تھا اس بناء پر پاک فوج نے ۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جوڑیاں کی چوکی پر قبضہ کر لیا۔ اب تک کی لڑائی میں سینکڑوں بھارتی فوجی ہلاک ہو چکے تھے اور بھارت کے ڈیڑھ سو فوجیوں کو قیدی بنایا جا چکا تھا علاوہ ازیں آزاد فوج نے دشمن کے پندرہ ٹینکوں پر جو کارآمد حالت میں تھے اپنے قبضے میں لے لئے۔

آزاد کشمیر اور پاکستانی فوج کی پیش قدمی کی خبر پھیلتے ہی مقبوضہ کشمیر میں بھگدڑ مچ گئی اور جموں اور دوسرے شہر خالی ہونے لگے۔ پاکستانی طیارے بھی اپنی مسلح افواج کی مدد کو آ پہنچے اور انہوں نے ایک بھی بھارتی طیارے کو اس علاقہ میں داخل نہیں ہونے دیا۔

جب پاک فوج نے مقبوضہ کشمیر میں پیش قدمی شروع کر دی تو بھارتی فوج کی مدد کے لئے بھارتی فضائیہ کے جیٹ طیاروں کے ایک سکواڈرن نے جھمب سیکٹر میں پھر حملہ کیا لیکن پاک فضائیہ کے لڑاکا طیاروں کے جوابی حملہ کی تاب نہ لا کر بھاگ گئے۔

جوڑیاں کا سقوط ایک ایسی کاری ضرب تھی جس نے بھارتی فوج اور بھارتی سیاست دانوں دونوں کو سکتے میں ڈال دیا۔ اس مقام سے پاکستانی بھارت کی پوری مواصلاتی لائن پر حلوٰی ہو گئے تھے گویا نینوال اور اوڑی سیکٹر پر بھارت کی جارحانہ چالوں کا موثر جواب دے دیا گیا۔

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے پہلے شہید

ميجر محمد سرور شہید ستارہ جرات و تمغہ خدمت ۱۹۶۵ء کی جنگ کے پہلے شہید تھے۔ انہوں نے کشمیر کے محلہ پر جھمب سے آگے بڑھتے ہوئے ۲ ستمبر کو جوڑیاں کا قلعہ فتح کیا اور اس پر پاکستان کا پرچم گاڑ دیا جس کی وجہ سے کشمیر کا علاقہ پاکستان کے قبضے میں آ گیا۔ صدر ایوب

اہل عملی طور پر مسترد کر دی۔ یہ بات انہوں نے قوم کے ہم اپنی نثری تقریر میں کی۔ انہوں نے کہا کہ جنگ بندی مسئلے کا کوئی حل نہیں ہے اور جنگ بند ہونے سے امن قائم نہیں ہو سکتا ہے اور ہم جنگ بند نہیں کر سکتے۔

کینیڈا کی جانب سے ہلاشی کی پیشکش

کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر جی۔س نے ۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ایک بیان میں کہا کہ انہوں نے کشمیر میں جنگ بندی کرانے کے سلسلے میں پاکستان اور بھارت کو ہلاشی کی پیشکش کی ہے۔

شاستری کی دھمکی

۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو وزیر اعظم بھارت مسٹر لعل بھلور شاستری نے عوام سے اہل کی کہ وہ انتہائی ناساعد حالات سے دوچار ہونے والے ہیں۔ وہ ابھی سے خود کو تیار رکھیں۔ انہوں نے قوم کو خبردار کیا کہ ہمیں فضائی حملوں سے مزید نقصان اٹھانا پڑے گا۔ قوم فضائی حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار بیٹھی ہے۔

فوجی کیمپ اور بھارتی چوکیوں پر پاکستان کے حملے

۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارتی آزادی نے مقبوضہ کشمیر میں کئی مقامات پر بھارتی فوجوں کو شدید ملی اور جانی نقصان پہنچایا انہوں نے مختلف سیکڑوں میں دشمن کی چوکیوں پر حملے کئے اور راجوڑی سیکڑ میں پڑوں کے ایک ذخیرے کو آگ لگا دی۔ نوشہرہ سیکڑ میں بھارتی فوج کے دس افراد ہلاک ہوئے۔ راجوڑی سیکڑ میں بھی آٹھ آدمی مارے گئے۔ نیووال سیکڑ میں بھارتی فوجیں پندرہ لاشیں چھوڑ کر بھاگ گئی اور سری نگر میں اٹھارہ فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

مصر کے صدر ناصر کی اہل

۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو مصر کے صدر ناصر نے پاکستان اور بھارت کی حکومتوں سے اہل کی کہ وہ کشمیر میں امن بحال کریں۔ یہ بات انہوں نے یوگوسلاویہ کے لیڈروں سے اپنی ملاقات کے دوران کہی۔

سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس

کشمیر میں بھارت کی پے در پے شکستوں اور حریت پسندوں کی جنگی کارروائیوں کے باعث اقوام متحدہ نے تشریف کا اہتمام کیا اور اس ضمن میں سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس ۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو طلب کیا۔

اجلاس سے قبل کونسل کے صدر نے ایک بیان میں بتایا کہ یہ اجلاس کونسل کے ارکان

کی متفقہ رائے سے طلب کیا گیا ہے۔ سیکرٹری جنرل اور ارکان کے باہمی گفتگو سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ کونسل کو جنگ بندی سے متعلق سیکرٹری جنرل اوتھل کی اپیل پر غور کرنا چاہئے۔ ارکان نے متفقہ طور پر کشمیر کی تازہ ترین صورتحال کو خطرناک قرار دیا۔ بھارت نے اس موقع پر یہ خیال ظاہر کیا کہ امریکی اعلان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سلامتی کونسل کا اجلاس نہیں ہلاتا تھا۔

آزاد پاک افواج کا دریائے توی کا پار کرنا

۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو آزاد افواجیں قبوضہ کشمیر کے چھب سٹیز میں دریائے توی عبور کر کے پانچ میل آگے بڑھ گئیں اور اکھنور کے آس پاس جنگ میں بھارتی افواج کو زبردست نقصان پہنچا۔ آج تک کی لڑائی میں پاکستانی افواج نے قبوضہ کشمیر میں پندرہ میل تک پیش قدمی کی اس علاقہ میں سب سے زافوتی اکھنور تھا اسے زبردست جنگی اہمیت حاصل ہے اسی علاقہ پر ۳۸-۱۹۳۷ء میں بھارتی فوج سے بڑا ہمسایہ کارن پڑا تھا اور پندرہ دن تک یہاں زبردست لڑائی ہوئی تھی۔

دریںثناء، علی میں وزارت دفاع نے اس بات کا اعتراف کیا کہ پاکستانی فوجوں کے ہراؤں سے کشمیر کے چھب سٹیز میں دریائے توی کو عبور کر لیا ہے۔

چین کی حمایت کا اعلان

۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو عوامی جمہوریہ چین کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مارشل چن ڈی اپنے سرکاری دورے پر اسلام آباد پہنچے تو انہوں نے اعلان کیا کہ چین جلد آزادی کی عملی حمایت کرتا ہے انہوں نے کشمیری عوام پر بھارتی فوج کے مظالم کی بھی مذمت کی۔

محلہ آزادی کشمیر کا قیام

اعلانہ کونسل نے ۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جنگ آزادی کو تیز کرنے کے لئے آزاد کشمیر لبریشن فرنٹ سے قیام کا اعلان کیا۔ اس محلہ میں مندرجہ ذیل رہنماؤں کو شامل کیا گیا۔

”چودھری غلام عباس“ میاں داغ محمد یوسف“ سردار عبدالقیوم خان“ سردار محمد ابراہیم“ خواجہ امام الدین“ انی“ مسٹر حیدر خان“ مسٹر عبدالعزیز“ پیر علی احمد“ سردار کرگل شیر احمد خان“۔

مسئلہ کشمیر پر اوتھل کی رپورٹ

۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھل نے مسئلہ کشمیر سے متعلق اپنی ایک رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ میں انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر امن کے لئے ایک بہت

بڑا خطرہ ہے نہ صرف پاکستان اور بھارت کے لئے بلکہ وسیع تر امن کے لئے بھی۔ سیاسی حقائق اور ان کے اطلاق سے واقفیت کے باوجود یہ قیاس نہیں کیا جاسکتا کہ میں سیاسی مصلحت کنندہ کی حیثیت سے کام کروں گا۔ صرف یہ کہنا کافی ہے کہ اگست ۱۹۴۸ء میں کونسل کی قرارداد کے مطابق جنگ بندی کا جو مجاہدہ ہوا تھا وہ ٹوٹ گیا ہے۔

مجلدین کی سرگرمیاں

۴ ستمبر کو مجلہ بین آزادی نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجوں پر حملے کے مختلف مقامات پر کم سے کم پچاس فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور لاقعد اسلحہ مجلہ بین کے ہاتھ آ گیا۔ سری نگر میں سونا مرگ کے مقام پر ایک جھڑپ میں دشمن کے گیارہ افراد ہلاک ہوئے اور ڈی سیکڑ میں بھارتی فوج کے ایک بمالین کے ساتھ اور ڈی سے چھ میل دور جھڑپ ہوئی جس میں بھارتی فوج کے پندرہ افراد مارے گئے۔ سینڈھر سیکڑ میں مجلہ بین نے ایک بھارتی چوکی پر حملہ کیا اور دشمن کے کئی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

پاک فوج کی اکنور کی جانب پیش قدمی

۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستانی فوجوں نے اکنور کی جانب اپنی پیش قدمی جاری رکھی اور وہ اکنور کے نواح میں پہنچ گئیں اس روز آل انڈیا ریڈیو نے اپنی نشریات میں اس بات کا اعتراف کیا کہ پاکستان اور آزاد کشمیر کی فوجیں جنگ بندی لائن سے بیس میل اندر تک پہنچ گئی ہیں۔ پاک فوج نے کثیر تعداد میں فوجی لاریاں اور ایک ہزار نو تینکر بھی تیار کر دیا۔ اسی روز حبلی گشت کے طور پر ایف ۱۰۳ اور ایف ۸۶ طیاروں کی علی الترتیب سور اور بیالیس پروازوں کا منصوبہ تیار کیا گیا تھا لیکن فضائی جھڑپ کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا صرف لاہور کے علاقے پر دشمن کے ایک لڑاکا طیارے کی اطلاع ملی۔ مزاحمتی کارروائی کے لئے جب ایک ایف ۱۰۳ طیارہ نیچی پرواز کرتا ہوا تیزی کے ساتھ فراتا ہوا امرتسر کے اوپر سے گزرا تو ہندوستانوں کو امرتسر کے علاقے میں ہوائی آتشبازی کا گمان ہونے لگا۔ چار ایف ۸۶ اور دو ایف ۱۰۳ طیاروں کو تین بار منصوبے پر عمل کی خاطر روانہ کیا گیا مگر دشمن ان کے مقتل آنے کی جرات نہ کر سکا۔

سلامتی کونسل کی قرارداد

اس دوران میں ۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سلامتی کونسل نے کشمیر میں جنگ بندی سے متعلق ایک قرارداد منظور کی۔ یہ قرارداد ملائیشیا کے نمائندے نے پیش کی اور اس کی تائید میں بولیویا، آسٹری کوست، اردن، ہالینڈ اور یوگوسلاویہ نے ووٹ دیئے۔ قرارداد میں کہا گیا تھا کہ کشمیر کی جھڑپ ہوئی صورت حال کے پیش نظر سلامتی کونسل بھارت اور پاکستان کے نمائندوں سے

مطلبہ کرتی ہے کہ جنگ بندی لائن کے دونوں طرف فوراً جنگ بند کر دیں۔ دونوں حکومتیں جنگ بندی لائن کا احترام کریں اور اپنی اپنی مسلح افواج کو جنگ بندی لائن سے اپنی اپنی جانب ہٹائیں جنگ بندی لائن کی نگرانی کے سلسلے میں اقوام متحدہ کے مقرر کردہ فوجی مبصروں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔

یہ اجلاس اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس قرارداد پر عمل درآمد کے متعلق تین دن کے اندر اندر کونسل کے سامنے رپورٹ پیش کریں۔

اقوام متحدہ میں مقیم پاکستانی نمائندے مسٹر احمد علی نے سلامتی کونسل کے ارکان سے اس بات پر سخت احتجاج کیا کہ قرارداد میں کہیں بھی کشمیر میں رائے شماری کا ذکر موجود نہیں ہے اسی بناء پر پاکستانی عوام نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ جنگ بندی کی اپیل مسترد کر دے۔

اقوام متحدہ کی ۶ ستمبر کی قرارداد

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو تنازعہ کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کا ایک بستہ مختصر اجلاس دبیزمین آر تھر گولڈ برگ (امریکی) کی صدارت میں منعقد ہوا۔ امریکی مندوب نے کہا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھل نے اجلاس سے قبل جو رپورٹ ممبروں کو دی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کشمیر میں صورت حال اس سے کہیں زیادہ سنگین ہے جو ۴ ستمبر کو تھی۔ مسٹر گولڈ برگ نے بغیر کسی مخالفت کے اجلاس ملتوی کر دیا۔ جب دوبارہ اجلاس شروع ہوا تو منہ و بین نے ایک قرارداد منظور کی۔

سلامتی کونسل میں کشمیر کے متعلق جو قرارداد منظور کی گئی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے :-
سلامتی کونسل نے کشمیر کی تازہ ترین صورت حال کے متعلق سیکرٹری جنرل کی رپورٹ سنی۔ یہ صورت حال ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو واضح کی گئی یہ بات تشویش ناک ہے کہ جنگ مزید پھیل گئی ہے اور حالات سنگین ہو گئے ہیں۔ سلامتی کونسل دونوں فریقوں سے درخواست کرتی ہے کہ

۱۔ تمام علاقے میں فوری طور پر جنگ بند کر دی جائے۔

۲۔ تمام مسلح دستے ۵ اگست ۱۹۶۵ء سے پہلے کے مورچوں پر پیچھے ہٹائے جائیں۔

۳۔ سیکرٹری جنرل سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس قرارداد پر تمام متاثرہ علاقے میں فوری طور پر عمل کرائیں اور ایسے اقدام کئے جائیں کہ اقوام متحدہ کی اس تحریک کو قوت پہنچے نیز سلامتی کونسل کو قرارداد کے غلط اور متاثرہ علاقے کی صورتحال سے باخبر کیا جائے۔

۴۔ اس معاملے کو ضروری تصور کیا جائے اور صورت حال پر نظر رکھی جائے تاکہ سلامتی کونسل یہ غور کرے کہ اس علاقے کی سلامتی و امن کے لئے آئندہ کیا اقدام کرنا ہے۔

سلامتی کونسل کی قرارداد ملائیشیا، بولیویا، آئوری کوست، اردن، فیدرلینڈ اور پورو گوئے نے مرتب کی تھی جس میں فوری طور پر جنگ بند کرنے کی اپیل کی گئی تھی اور سیکرٹری جنرل کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اس قرارداد پر پوری قوت کے ساتھ عمل کرائیں اور کونسل کو باخبر رکھیں۔ یہ قرارداد اتفاق رائے سے منظور کر لی گئی۔



مسلم افواج کے سپریم کمانڈر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان



کانڈر انچیف بری فوج جنرل محمد موسیٰ خان



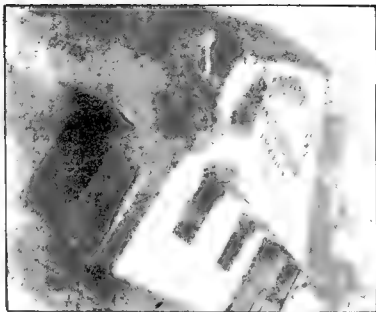
کانڈر انچیف فضائی فوج انژنیر شاہ نور خان



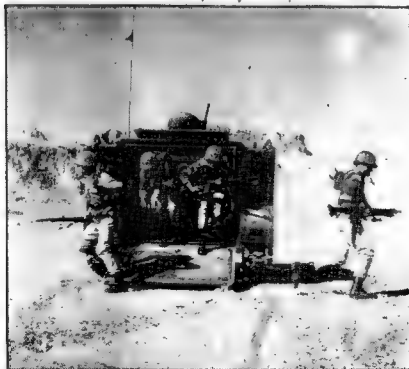
کانڈر انچیف بحری فوج وائس ایڈمرل - سر عثمان

پان بھارت جنگ کا ایک اور منظر





کھیم کرن چیک پوسٹ۔ پاکستانی قبضہ کے بعد



پاک بھارت جنگ کا ایک منظر

باب نمبر ۹

پاک بھارت جنگ

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جب بھارتی فوج نے اعلان جنگ کئے بغیر چوروں کی طرح تین اطراف سے لاہور پر حملہ کیا تو اس وقت وہیں مغربی پاکستان کی محنتی پولیس، سٹیج رنجرز اور ایک ۱۰۰ سالہ حفاظت پر مامور تھان تینوں دستوں کے سپاہیوں کے پاس برین گن سے کوئی بڑا اہتیار نہ تھا۔ اس کے بعد مسلح کسان تھے انہوں نے ۶۰ ہزار بھارتی حملہ آوروں کو پانچ گھنٹے تک روکے رکھا اور اس دوران میں پاک فوج کو محاذ پر پہنچنے کا موقع مل گیا۔ بھارتی فوج لاہور پر اصرار کرتا رہا جیسی تھی اس لئے اس نے پیش قدمی شروع کر دی اسے روکنے کے لئے پاک فوج نے ہل آئی۔ اس کے پل کو بم سے اڑا دیا۔ پھر پاک فضائیہ بھی بری فوج کی مدد کو پہنچ گئی۔ قبل ازیں بھارتی فوج داہنگہ پر رنجرز کی چوکی پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی لیکن پاک فضائیہ کے آنے سے دشمن کو لینے کے دینے پڑ گئے کیونکہ اس نے آٹن واحد میں بھارت کے لاہور کی جانب بڑھتے ہوئے ٹینکوں کو تھمس تھمس کر دیا تھا۔ ریڈیو پاکستان سے جب بھارت کے لاہور پر حملے کی خبر نشر ہوئی تو لوگ انھیں 'کلاڈیاں' 'برجیاں' 'کھواریں' اور دیگر اسلحہ کے ساتھ محاذ کی طرف دوڑتے ہوئے گئے لیکن پاک فوج کے محافظوں نے انہیں روک لیا اور واپس بھیج دیا۔ ازاں بعد لاہور کے جیلے عوام نے بھارتی حملے کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہ کی اور اپنے معمولات میں مصروف ہو گئے۔ اس محاذ پر میجر جنرل سرفراز خان تعینات تھے چنانچہ انہوں نے فوراً ہی بھارتی حملے کو روکنے اور بین الاقوامی سرحد کا دفاع کرنے کے لئے مزید اقدامات کئے۔

اس حملے میں بھارت کا پندرہ سو اہل ذویہ ٹینکوں کے دستے اور توپ خانہ شامل تھے۔ یہ واصل لاہور شہر کی جانب سیدھی پیش قدمی تھی کیونکہ داہنگہ سے آنے والی سڑک لاہور کے وسط میں پہنچتی ہے۔

یہ گویا لاہور کے قلب پر حملہ تھا اس کے ساتھ ساتھ دشمن نے اس محاذ کے دائیں بائیں شمال شرق میں بھیجی کی طرف اور جنوب میں برکی کی طرف یلغار شروع کر دی۔ یہ دونوں مقامات بیدیاں، راوی، بہانوالہ نسر کے کنارے پر واقع ہیں۔ برکی پر بھارت نے حملہ کرنے کے لئے اپنا پورا چوتھا پیادہ ڈویژن لگایا تھا جس کو ٹینکوں اور توپ خانے کی زبردست اعانت حاصل تھی۔

بھارتی ٹینک اور ان کے عقب میں بڑھنے والی پیادہ فوج ابھی نسر کے پل سے کلنی دور تھی کہ پانچویں فوج کے اگلے مورچوں نے اس کو اپنے آگے رکھ لیا۔ توپ خانے اور ٹینک حملہ توپوں نے ایسی بارشیں ماریں کہ دشمن کی صفوں میں افرا تفری مچ گئی۔

دشمن کا سب سے بڑا ہدف بیدیاں نسر کا پانچواں پل تھا اس نے اس پل پر صحیح سلامت قبضہ

کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کی تاکہ آگے پیش قدمی کے لئے راستہ ہموار ہو سکے چنانچہ پل کے چاروں طرف اس کی توپوں نے آتشیں گولوں کی بارش بر سادی۔ یہ پل بھی اتنا ٹھوس اور مضبوط تھا کہ اس پر سے بھاری سے بھاری گاڑیاں گزر سکتی تھیں چنانچہ اس پل کو اڑانا بھی کوئی آسان کام نہ تھا لیکن پاکستان آرمی کے انجینئروں نے دشمن کی سخت مزاحمت کے باوجود اور ٹینکوں اور توپوں کی شدید گولہ باری کی پرواہ کئے بغیر یہ کارنامہ انجام دیا۔ اس کے ساتھ ہی ہماری پیادہ فوج نے دشمن کے کشتوں کے پٹھے نگا دیئے۔

آخری جوان اور تھری گولی تک لڑو یہ پاک فوج کی اس مثالین کا نعرہ تھا جو اس محلو پر نعمینات تھی اور بھارتی فوج اپنی بھاری تعداد اور وافر ساز و سامان کے باوجود ان باوصلہ جوانوں کے قدم نہ ہلا سکی۔

اسی روز بھارتی ڈھنڈور چیوں کی طرف سے سرکاری طور پر لاہور کی ایک ڈیل ڈیکر بس کی تصویر جاری کی گئی جو بزدل بھارتی حملہ آور امر تر لے گئے تھے۔ بی بی سی نے بھی اپنے نشریے میں بغیر کسی تحقیق کے کہہ دیا کہ لاہور پر بھارتی افواج نے قبضہ کر لیا ہے بعد ازاں جب بی بی سی کے نامہ نگار کو اصل صورت حال کا پتہ چلا تو اس نے معافی مانگ لی۔

بھارتی منصوبے کی ناکامی

بھارت کا خیال تھا کہ وہ اچانک حملہ کر کے پاکستان کے دل لاہور پر قبضہ کر لے گا لیکن اس کا یہ خیال اس وقت غلط ثابت ہوا جب پاک فوج نے پاک فضائیہ کی مدد سے اس کے ہٹا پاک منصوبے کو خاک میں ملا دیا اور اسے چند گھنٹوں کی بھی مسلت نہ دی کہ وہ پاکستان پر از سر نو حملہ کر سکے حالانکہ اس کا خیال تھا کہ پاکستان کی افواج بھارت کے اس اچانک حملے کی تلب نہ لائیں گی اور بھارت ۷۲ گھنٹے کے اندر پورے مغربی پاکستان پر قبضہ کر لے گا جنرل چودھری (بھارتی کمانڈر انچیف) نے اپنے فوجیوں کو تو باقاعدہ جم خانہ کلب لاہور میں شراب پینے اور رقص و سرور کی محفل جلنے کی بھی نوید سنائی تھی لیکن پاک فوج کے جیالوں نے ان کے اس ہٹا پاک اور مکروہ منصوبے کو خاک میں ملا دیا اور پہلے ہی روز جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔

صدر پاکستان نے بھارتی حملہ کے چند گھنٹوں کے بعد ملک میں ہنگامی حالت کا اعلان کیا تمام سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں نے اپنی خدمات پیش کیں اور حکومت کو یقین دلایا کہ وہ اپنا بھرپور تعاون پیش کریں گے اور وقت آنے پر کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ عوام نے بھی اس موقع پر بڑے جوش و خروش اور جذبے کا مظاہرہ کیا جو دیکھنے سے متعلق تھا۔

بھارتی حملے کے پیش نظر سربراہ مملکت کو اپنی فوج کو حوصلہ دینا ہوتا ہے چنانچہ صدر ایوب نے بڑی مدلل اور پر جوش تقریر کی۔ تقریر کو سن کر مسلح افواج کے نوجوان دشمن پر

ہوتا پڑا۔ بھارتیوں نے مجبوتانہ طور پر اپنی فضائی فوج کو جنگی سرگرمیوں میں شریک کر کے بحران کو مزید سنگین بنا دیا۔ اس وقت تک ساری دنیا پر یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ کشمیر میں بھارتی جارحیت کا مقصد محض پاکستان پر حملے کی تیاریاں کرنا ہے۔ آج انہوں نے اس کا آخری ثبوت ہی فراہم نہیں کیا بلکہ اپنے ہٹاک ارادوں کو بھی ثابت کر دیا جو قیام پاکستان کے وقت سے ان کے دلوں میں ہیں۔ بھارتی حکمرانوں نے کبھی بھی ایک ایسے آزاد پاکستان کے قیام کو تسلیم نہیں کیا جس میں مسلمان اپنے لئے وطن کی تعمیر کا کام کر سکیں۔

گزشتہ اٹھارہ برس میں تمام جنگی تیاریاں ہمارے ہی خلاف کی جاتی رہی ہیں انہوں نے چین کا ہوا دکھا کر ہمارے چند مغربی دوستوں سے وسیع پیمانے پر جنگی امداد حاصل کی۔ ہمارے دوست بھارتی حکمرانوں کی جنگی ذہنیت کو نہیں سمجھ سکے اور بھارت کی ان چکنی چوڑی باتوں میں آگئے جن میں اس نے یہ ظاہر کیا کہ اگر وہ ایک مرتبہ پوری طرح اسلحہ سے لیس ہو گیا تو چینوں سے بھی لڑے گا۔ ہمیں ہمیشہ اس امر کا علم رہا ہے کہ یہ ہتھیار ہمارے خلاف استعمال کئے جائیں گے وقت نے یہ بات اسی طرح ثابت کر دی ہے اب جب کہ بھارتی حکمرانوں نے اپنی رواجی بزدلی اور منافقت کے ساتھ احسان جنگ کئے بغیر اپنی افواج کو پاکستان کی مقدس سرزمین میں گھسنے کا حکم دے دیا ہے۔ ہمارے لئے وقت آ گیا ہے کہ بھارتی سامراج کو ختم کرنے کے لئے منہ توڑ جواب دیں۔ لاہور کے بلور لوگوں کو دشمن کے پہلے مقابلے کے لئے چنا گیا ہے تاریخ میں ان کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ انہوں نے دشمن کی تباہی کے لئے اس کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکی ہے۔ پاکستان کے دس کروڑ عوام جن کے دل کلہ لارا۔ اللہ محمد الرسول اللہ کی آواز کے ساتھ دھڑک رہے ہیں وہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک بھارتی توپیں ہمیشہ کے لئے خاموش نہ کر دی جائیں۔ بھارتی حکمرانوں نے ابھی یہ محسوس نہیں کیا کہ ان کا واسطہ کس قوم سے پڑا ہے وہ اللہ کے نام پر فرد واحد کی طرح ایمان اور اپنے منصفانہ مقصد کے لئے لڑے گی۔ اللہ نے انسانوں سے وعدہ کیا کہ ہمیشہ سچ کو فتح نصیب ہوگی۔ ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ہم برسر جنگ ہیں ہمارے بلور فوجی دشمن کو بھگانے کے لئے آگے بڑھ چکے ہیں پاکستان کی مسلح افواج کو اپنے جوہر دکھانے کا موقع ملا ہے۔ وہ دشمن کو تباہ کن جواب دیں گے۔ حکومت پاکستان پوری طرح تیار ہے اور اس کے تمام وسائل صورت حال سے نبھنے کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔ حملہ آور کے خلاف جدوجہد میں بلاشبہ ہمیں ان تمام اقوام کی حمایت اور ہمدردی حاصل ہوگی جو امن اور آزادی پر یقین رکھتی ہیں۔

ہم اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق اپنے انفرادی اور اجتماعی دفاع کو استعمال کر رہے ہیں جس کو منشور کے ساتویں باب میں تسلیم کیا گیا ہے۔

میرے عزیز ہم وطنو! آزمائش کی گھڑی میں آپ کو بالکل پرسکون رہنا ہے آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آپ کو اپنا سب سے اہم اور بڑا فرض ادا کرنا ہے جس کا تقاضا ہے کہ اسے پوری یکسوئی اور مستہی سے ادا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو کامیابی عطا کرے گا کیونکہ اس نے ہمیشہ انہیں فتح عطا کی ہے جو حق و صداقت کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ حملہ کرنے کے لئے تیار رہیے اور اس فتنہ پر زبردست یلغار کیجئے جس نے آپ کی سرحدوں پر سر اٹھایا ہے اس فتنے کی تباہی مقدر ہو چکی ہے آگے بڑھیے اور دشمن کا مقابلہ کیجئے اللہ آپ کے ساتھ ہے۔

پاکستان پابندہ بلا

بری فوج کے کمانڈر انچیف کا پیغام

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جب بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو پاکستان کی بری فوج کے کمانڈر انچیف نے پیغام امروز دیتے ہوئے اپنے افسروں اور جوانوں سے کہا۔

یہ آزمائش اور عزیمت کا وقت ہے بھارتیوں نے دھوکا باز جارحین کی طرح آج صبح واہگہ جسڑ اور بیدیاں کے مقامات سے پاکستان پر حملہ کر دیا ہے اور انہوں نے یہ حرکت اپنے مخصوص بزدلانہ انداز میں اعلان جنگ کے بغیر کی ہے۔ ہماری مقدس سرزمین پر بھارت کے اس منافقانہ حملے نے ہماری فوجوں کو بھارت کے جنگ باز لیڈروں پر یہ ثابت کرنے کا موقع فراہم کر دیا ہے کہ پاکستان اپنا دفاع کرنے اور حملہ آور پر تباہ کن ضرب لگانے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔

ملک کے مستقبل اور آئندہ نسلوں کا انحصار آپ کے اقدام پر ہے آپ لوگ اور دیگر دو افواج کے لوگ ملک کے محاذوں کی حیثیت سے دشمن کے ٹپاک عزائم کے مقابلے میں عزم و یقین کا سرچشمہ ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ پاکستان کی مقدس سرزمین کے ایک ایک انچ کی حفاظت کے لئے اپنا سب کچھ دائر پر لگا دیں گے۔ بلور وطن کے دفاع کے لئے قوم کی نگاہیں آپ کی جانب لگی ہوئی ہیں انشاء اللہ آپ خود کو اس کا اہل ثبوت کریں گے۔

پاک وطن کی مقدس سرزمین پر قدم رکھنے والے دشمن کو تباہ کر دو آپ اس جرات اور عزم کے ساتھ پیش قدمی کریں جس کے لئے آپ دنیا میں مشہور ہیں۔ انشاء اللہ فتح آپ کے قدم چومے گی۔

پاک فضائیہ کے کمانڈر انچیف کا پیغام

بھارت نے اعلان جنگ کئے بغیر پاکستان کے خلاف جنگ شروع کر دی ہے بھارت کا یہ اقدام ہمارے لئے ایک زبردست چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ پاکستانی فضائیہ

کے ارکان اس کاؤٹ کا مقابلہ کریں گے۔ بھارت نے ہمیں جو چیلنج دیا ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے فضائی فوج تمام جہازوں، افسروں اور خاص طور پر ہوا بازوں پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں آپ کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں خدا آپ کو دشمن کو تباہ کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا دورہ برصغیر

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جب بھارت نے بغیر اعلان جنگ کئے پاکستان کی بین الاقوامی سرحد پر حملہ کر دیا تو پاکستان نے جوابی کارروائی کے طور پر جب اس کے عزائم کو مکالمہ بنا دیا تو اقوام متحدہ میں بھارتی لابی بولکھلا اٹھی اور اس نے جنگ بندی کے لئے کوششوں کو تیز کر دیا اس ضمن میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھل ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو راولپنڈی آئے اور انہوں نے صدر ایوب خان سے پاکستان اور بھارت کے مابین جنگ بندی کے سلسلے میں مذاکرات کئے صدر ایوب نے واضح اور غیر مبہم الفاظ میں سیکرٹری جنرل کو بتا دیا کہ کشمیریوں کی مسلح جدوجہد کو روک کر محض اسی طرح امن بحال کیا جاسکتا ہے کہ اقوام متحدہ بھارت اور پاکستان تینوں اپنا وعدہ جو کشمیری عوام کو ان کا حق خود ارادیت دلوانے کے لئے کیا گیا تھا رو بہ عمل میں لانے کے لئے فوری اقدامات کریں۔

صدر نے یہ بھی کہا کہ کشمیری عوام بھی اس امر کے مجاز ہیں کہ وہ سابق ریاست جموں و کشمیر کو بھارت سے ملحق کریں یا پاکستان سے۔ صدر نے اپنے مراسلے میں بھارت کو سابق ریاست کے متبوضہ علاقہ میں دہشت گردی، ظلم و ستم اور مسلسل جارحیت کا ننگا مجرم قرار دیا اور کہا کہ اس کی یہ سب حرکات دراصل خود پاکستان کے خلاف اس کی مجوزہ جارحیت کے عمل منصوبے کا دیباچہ تھیں لہذا بھارت ہی اس کا ذمہ دار ہے۔

انڈونیشیا کی جانب سے پاکستان کی حمایت کا اعلان

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوئیکارنو نے ایوان صدر بنگار تا میں اپنے بیان میں کہا کہ پاکستانی عوام اپنی خود مختاری اور آزادی کے تحفظ کے لئے ایک خوفناک جنگ لڑ رہے ہیں انڈونیشیا اس ضمن میں پاکستان اور کشمیری حسرت پسندوں کا حامی و طرف دار ہے۔ انڈونیشی طلباء نے بنگار تا میں بھارتی سفارت خانے کے سامنے احتجاجی مظاہرے کئے اس سے قبل صدر سوئیکارنو نے کشمیر کی صورت حال اور پاکستان و بھارت کی جنگ پر غور کرنے کے لئے ۲۳ گھنٹے کے اندر اپنے سینئر وزراء کے دو اجلاس بلائے۔ اجلاسوں میں صرف تینوں نائب وزراء اعظم شریک تھے۔

پاک بحریہ کے کمانڈر انچیف کا بحریہ کو چوکس رہنے کا حکم

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک بحریہ کے کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل اے آر خان نے ایک حکم میں کماکہ بھارت نے پاکستان پر حملہ کر دیا ہے اور پاکستان کے خلاف ہر طرح سے برسر پیکار ہے۔ پاکستان کی بری اور فضائی افواج میں ہمارے بھائیوں نے زبردست کاری ضربیں لگا کر بہت اچھا جواب دیا ہے پوری قوم پریم کمانڈر اور مسلح افواج کی پشت پر ہے۔ میں پاکستانی بحریہ کے افسروں اور جوانوں سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے مقدس فرض ایمان جرات اور مصمم ارادہ کے ساتھ انجہم دینے کے لئے اپنے آپ کو اس اٹھو کا اہل ثابت کریں جو ان پر ظاہر کیا گیا ہے انشاء اللہ فتح ہماری ہوگی۔ پاکستان پائندہ بلو!

بھارتی طیاروں کے نہنی آبلوی پر حملے

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت نے مشرقی پاکستان کے پانچ شہروں پر فضائی حملے کر کے پاکستان کے خلاف جنگ کا ایک اور محاذ کھولا۔ بھارتی لڑاکا طیاروں نے مغربی پاکستان میں کراچی، راولپنڈی اور سرگودھا پر بمباری کی۔ مشرقی پاکستان میں کنبیرو، جیٹ طیاروں نے چانیم، جیسور، کرمی ٹولا، لال منیر ہاٹ اور رنگپور کی شہری بستیوں پر بم برسائے اس کے جواب میں مشرقی پاکستان کی پاک فضائیہ نے بھی کارروائی کی اور ایک بھارتی ہوائی اڈے پر حملہ کر کے بھارتی فضائیہ کے گیارہ کنبیرو اور چار دوسرے طیارے تباہ کر دیئے۔ مشرقی پاکستان پر ایک اور فضائی جھڑپ میں بھارت کا ایک جیٹ لڑاکا طیارہ تباہ کر دیا گیا۔ اس جھڑپ میں پاکستان کی فضائیہ کا ایک مسیبو طیارہ تباہ کر دیا گیا۔ اس کا پائلٹ پاکستانی علاقہ میں صحیح و سلامت اترنے میں کامیاب ہو گیا۔ بھارتی جنگ بازوں نے یہ سمجھا تھا کہ وہ پاکستان کو غافل پا کر اپنے ہلپاک منصوبے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن پاکستانی فضائیہ نے جس چابکدستی اور پھرتی کے ساتھ دشمن حملہ آوروں کو جواب دیا اسے وہ ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ لڑائی میں ۲۳ بھارتی طیارے گرائے گئے۔ سہ پہر کو سات اور بھارتی طیاروں کو ٹھکڑے لگایا گیا اس طرح یکم ستمبر سے ۷ ستمبر تک بھارت کے ساتھ طیارے تباہ کئے گئے۔

۷ ستمبر ہی کو بھارتی کینبرا طیاروں نے مغربی پاکستان پر پرواز کی اور راولپنڈی میں انتہائی بلندی سے اندھا دھند بم گرائے۔ اس بمباری کا نشانہ شہری آبلوی کو بٹایا گیا۔ اس بزدلانہ حملے سے چھ افراد ہلاک اور تقریباً بیس زخمی ہوئے اور کسی فوجی ادارے کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ جوابی کارروائی کے طور پر پاک فضائیہ کے طیارے حرکت میں آ گئے اور انہوں نے کئی بھارتی طیاروں کو مار گرایا۔

دنیا بھر کے ملکوں عموماً اور افریقیائی ملکوں نے خصوصاً بھارت کی ان وحشیانہ اور بزدلانہ حرکات کی مذمت کی۔

دریں اثناء پاک فضائیہ کے طیاروں نے بھارتی فضائیہ کے ہوائی اڈوں پر زبردست حملے کئے اتنے بڑے پیمانہ پر جو ابی کارروائی پاکستان نے اب تک نہیں کی تھی۔ پاک فضائیہ کے طیاروں نے پٹمان کوٹ 'جلاندھر کے نزدیک 'آدم پور' لدھیانہ کے نزدیک ہواڑہ پر اور بمبئی کے نزدیک جام نگر پر حملہ کیا اور بھارتی فضائی فوجی اڈوں پر بست نیچے پرواز کر کے اور انہیں زبردست نقصان پہنچا کر صبح و سالم واپس آ گئے۔ اس ساری کارروائی میں پاک فضائیہ کا ایک بمبار طیارہ لاپتہ ہوا۔

لاہور کے محلہ پر بھارتی فوج تین طرف سے پھر آگے بڑھی لیکن اس کے حملے کو پاکستان کے جانباز فوجیوں نے پساکر دیا اور دشمن حملہ آوروں کو زبردست جانی نقصان پہنچایا۔ بھارتیوں نے پہلا حملہ واہگہ سے دس میل کی دوری پر شمال میں کیا لیکن پاکستان کی دفاعی فوج نے حملہ آوروں کو پاکستانی علاقے میں بڑھنے سے روک دیا۔ بھارت کا ایک اور حملہ قصور کے علاقہ میں کھیم کرن کے جنوب میں آٹھ میل کے فاصلے پر ہوا یہاں بھی بھارتی حملہ آور فوج کو زبردست جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ بست سے فوجی افسروں اور سپاہیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان میں ایک بمبر بھی شامل تھا۔ اس طرح بھارت کو آگے بڑھنے سے روک دیا گیا۔

سرگودھا پر حملہ

پاکستان کے ایک سرکاری ترجمان نے ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بتایا کہ سرپر کو بھارتی فضائیہ کے ہنر خیاروں نے سرگودھا میں پاک فضائیہ کے فوجی اڈے پر ناکام حملہ کیا۔ ان طیاروں میں ایک ہزار پونڈ وزنی گولے رکھے ہوئے تھے۔ جیسے ہی دشمن کے ہنر خیارے حملہ کرنے آئے، پاک فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے انہیں جالیا اور ایک بمبار کو مار گرایا۔ بقی طیارے بھاگ کھڑے ہوئے پاک فضائیہ کے اڈے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

نومر مشرقی پاکستان میں پاک فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے دوسری مرتبہ بھارتی فضائیہ کے اڈے پر زبردست حملہ کیا اور دشمن کے چار طیاروں کو شدید نقصان پہنچایا۔ ان میں دشمن کے دو کینبرا طیارے بھی شامل تھے۔ پاک فضائیہ کو اس حملہ میں اپنے صرف ایک طیارے سے محروم ہونا پڑا

ایم ایم عالم کا شاندار کارنامہ

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو شام چوبیس بج کر پانچ منٹ پر دشمن کے چار ایف چھ ہنر اور ایک ایف ۱۰۳

ہیارہ سرگودھا کے ہوائی اڈہ کو نشانہ بنانے کے لئے آئے۔ دشمن کے ہیارے چار چار کی ترتیب میں پرواز کر رہے تھے۔ جب کہ ایک بنز آزادانہ پرواز کر رہا تھا۔ پاکستان کے ایف ۸۶ طیاروں کی اگلی فارمیشن کے قائد سکوڈرن لیڈر ایم ایم عالم تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے ایک بنز کو مار گرانے کی کوشش کی لیکن میزائل نشانے پر نہ لگا دو سرائیزائل نشانے پر لگا اور ہیارہ پاش پاش ہو گیا پھر ایم ایم عالم نے چار بنز طیاروں کی طرف رخ کیا اور یکے بعد دیگرے دشمن کے چار بنز طیاروں کو مشین گن کے فائر سے بھسم کر دیا اور اس طرح نیاریکارڈ قائم کیا۔

سری نگر پاک فضائیہ کی زد میں

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے سری نگر میں بھارتی فضائیہ کے اڈے کو بھی نشانہ بنایا اس اڈے کو پاکستانی علاقوں پر حملہ کے لئے استعمال کیا جا رہا تھا۔ یہاں پاکستان کے طیاروں نے زبردست حملہ کر کے دشمن کے دو طیاروں کو تباہ کر دیا۔

ادھر بھارتی فضائیہ نے کراچی کے پرامن شہریوں پر ہوائی حملہ کر کے ۳۰ شہریوں کو زخمی کر دیا اور متعدد عمارات کو نقصان پہنچایا۔

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ریڈیو صدائے کشمیر نے انتہائی کونسل کے ایک ترجمان کے حوالے سے بتایا کہ انتہائی کونسل کی فوجوں نے بھارت کے خلاف اپنی سرگرمیوں کا دائرہ اور وسیع کر دیا ہے اور سری نگر کے شمال مغرب میں جہلمین آزادی نے ایک بھارتی فوجی دستہ کو تباہ کر دیا۔ اس حملہ میں ۳۸ بھارتی فوجی ہلاک اور ۱۵ زخمی ہوئے۔ جہلمین سے مہولی مقابلہ کرنے کے بعد بھارتی فوجی سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ بہت سے اسلحہ پر جہلمین نے قبضہ کر لیا۔ مقبوضہ کشمیر کے دوسرے علاقوں میں بھی بھارتی سولہاؤں سے جہلمین کی جھڑپیں ہوئیں۔

ادھر کھپلی وزیراعظم ملاق نے پہلی بار اپنے بیان میں یہ سچی بات کہ کشمیری عوام اپنے وطن کی آزادی کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار ہیں لیکن بھارت کے ہٹاک عزائم کی توسیع برداشت نہیں کر سکتے۔

پاکستان کی فوجی امداد بند کرنے کا اعلان

امریکہ نے ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان اور بھارت کے لئے فوجی امداد بند کر دینے کا اعلان کیا۔ اعلان میں یہ کہا گیا تھا کہ دونوں ملکوں کو فوجی امداد میں دیئے جانے والے جنگی سامان کی روانگی بھی بند کر دی گئی ہے۔

چین کی حمایت

عوامی جمہوریہ چین نے ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان پر بھارتی حکومت کے مسلح جارحانہ حملے کی کڑی مذمت کی اور اسے بین الاقوامی تعلقات کے تمام مسلمہ اصولوں کی خلاف ورزی قرار

دیتے ہوئے اشیاء کے امن کے لئے انتہائی خطرناک قرار دیا۔ عوامی جمہوریہ چین نے مغربی پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت کو خالص مجرمانہ قرار دیتے ہوئے پاکستان کے لئے اپنی مکمل حمایت کا اعلان کیا اور بھارت کو سخت دھمکی دی کہ اسے اپنے مجرمانہ جنگ جوئی کے جذبے کے تمام برے نتائج بھگتنے پڑیں گے۔ متعلقہ بیان میں کہا گیا تھا کہ بھارتی حکومت کشمیر کے مسئلہ میں ہمیشہ سے بے ایمانی اور دھاندلی پر مبنی رہی ہے اور باشندگان مقبوضہ کشمیر کو ہتھیار کے تلے بوتے پر دبانے کے لئے اس نے جان بوجھ کر ایک طے شدہ منصوبے کے تحت حد متارکہ جنگ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آزاد کشمیر اور خود پاکستان کے متعلقہ علاقے میں فوجی کارروائی کی اور ناجائز قبضہ کیا ہے چنانچہ پاکستان نے اپنے دفاع میں جوابی کارروائی کی اور اب بھارت نے خود پاک بھارت بین الاقوامی سرحد پار کر کے پاکستان کے خلاف بڑے پیمانے پر جو جارحیت کشمیر میں کی مبنی فوجی جارحیت سے بھی زیادہ شدید ہے۔

عوامی جمہوریہ چین نے بھارتی عسکروں کو آج کی دنیا کے سب سے بڑے دھاندلی باز قرار دیتے ہوئے کہا کہ بھارت جنگ کہیں بھی اس سے ممکن ہوتا ہے اپنے پڑوسیوں کی سرحدات پر دست درازی کرتا رہتا ہے۔ اقوام متحدہ پر کڑی تنقید کرتے ہوئے بیان میں کہا گیا تھا کہ اس عالمی ادارے نے ۱۸ سال ہوئے کشمیریوں کو حق خود ارادیت کے استعمال کی منہانت دی تھی لیکن آج بھی دھناتی کے ساتھ یہ ادارہ کشمیر میں بھارتی لاقانونیت کا تماشائی بنا ہوا ہے۔ تاہم جیسے ہی پاکستان اپنے دفاع میں کمر بستہ ہو گیا اس نام نلو عالمی ادارے کو عالمی کی سوچنے لگی۔

چین نے بھارت کو خبردار کیا کہ چین خاموش تماشائی نہیں رہے گا کسی بھی ہمسایہ پر بھارت کا حملہ تمام ہمسائیوں کو متاثر کرتا ہے چین نے کہا کہ سکم کی سرحد پر جارحانہ کارروائیاں ابھی تک بند نہیں ہوئیں۔

۲۳ گھنٹے میں بھارت کے ۳۱ طیاروں کی تباہی

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت نے راولپنڈی اور کراچی کے علاوہ مشرقی پاکستان کے کئی علاقوں پر دھنات اور بزدلانہ حملے کر کے جنگ کا دائرہ وسیع کر دیا۔ دشمن نے جتنی بار حملے کئے پاک فضائیہ کے طیاروں نے بری طرح پھپھایا۔

بھارت نے مشرقی پاکستان کے پانچ شہروں پر فضائی حملے کر کے پاکستان کے خلاف جنگ کا ایک اور حملہ کھولا۔ بھارتی لڑاکا طیاروں نے مغربی پاکستان میں کراچی، راولپنڈی اور سرگودھا پر بمباری کی۔

میجر جنرل اختر حسین ملک کیلئے ہلال جرات کا اعزاز

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بارہویں ڈویژن کے جنرل انیسر کنگڈمک میجر جنرل اختر حسین ملک کو

بھارتی جارحیت کے مقابلے میں بے مثل جرات اور شاندار خدمات پر تمغہ ہلال جرات عطا کیا گیا۔ جو پاکستان میں بھلوری کا دوسرا اعلیٰ ترین اعزاز ہے۔

پاکستان کی مسلح افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے میجر جنرل ملک کو اس اعزاز پر مبارک بلودی اور کما کث۔

”آپ کو یہ بتاتے ہوئے مجھے بے انتہا مسرت ہے کہ پاکستان کے دفاع اور آزاد کشمیر کی افواج کی حمایت میں حالیہ جنگی کارروائی کے دوران آپ کی شہانہ اور امتیازی خدمات کے اعتراف کے طور پر صدر مملکت فیروز مارشل محمد ایوب خان نے فوری طور پر آپ کو تمغہ ہلال جرات کا اعزاز عطا کرنے کی منظور دی۔ جناب والا! میری طرف سے دلی مبارک بلدی قبول فرمائیے۔“

روس کی اور ایک مصالحتی پیش کش

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو روس کے وزیر اعظم کو سیجن نے پاکستان اور بھارت پر زور دیا کہ وہ بغیر اعلان کی اس جنگ کو ختم کرنے کے لئے ممبر و تحمل سے کام لیں۔ مسٹر کو سیجن نے اس تنازعہ و تصفیہ کے لئے اگرچہ ٹائی کی کوئی پیشکش نہیں کی لیکن اپنی خواہش کا اظہار ضرور کیا کہ روس ان اقدامات میں اعانت کرنے کو تیار ہے جو اس تنازعہ کے لئے معلون ثابت ہوں۔

او قتل کی اپیل کا جواب

۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صدر ایوب نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او قتل کی اپیل کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ”پاکستان ہمیشہ اقوام متحدہ کے منشور پر عمل کرتا رہا ہے۔ تنازعات پر امن طور پر حل کرنے پر یقین رکھتا ہے اور اقوام متحدہ کی اہمیت و کارکردگی پر بھی اسے یقین ہے حالانکہ اسے سلامتی کونسل سے انصاف حاصل کرنے میں بار بار مایوسی ہوئی ہے۔ بھارت مسئلہ کشمیر کو ٹائی یا مصالحت کے ذریعے حل کرنے کے لئے تیار نہیں وہ اس مسئلے کو بین الاقوامی عدالتوں میں بھی پیش کرنے پر آمادہ نہیں اور براہ راست باہمی مذاکرات ہمیشہ ناکام رہے۔“

پاک بحریہ کا کارنامہ

تمام دنوں کی طرح چھ ستمبر کا دن طلوع ہوا۔ نوی کے افسر اور جوان ٹاشٹے میں معروف تھے کہ انہیں پاکستان پر بھارتی حملے کی اطلاع ملی۔ اس حملے کے پیش نظر پاک بحریہ کے جہازوں کو اپنے ٹھکانوں سے نکل کر کھلے سمندر میں آنے کا حکم دیا گیا۔

آٹھ بج کر ۲۵ منٹ پر بندرگاہ سے تمام جنگی جہاز نکل کر کھلے سمندر میں جا پکے تھے۔ فورس کمانڈر نے جہازوں کو مناسب جنگی ترتیب میں آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ بحری بیڑے کے

سامنے پہلا مقصد یہ تھا کہ پاکستان کے ساحلی اور خصوصاً کراچی کی بندرگاہ کو دشمن کے بحری حملے سے محفوظ رکھا جائے۔ آبدوز غازی کو بھی تیار رہنے کا حکم دیا گیا تھا۔

دوسرا مقصد یہ تھا کہ ملک کی درآمدی و برآمدی تجارت کا سلسلہ دشمن کی مداخلت سے متاثر ہوئے بغیر جاری رہے اور تیسرا مقصد یہ تھا کہ دشمن کی سمندری تجارت میں رکاوٹ ڈالی جائے۔

ادھر پاکستان ایئر فورس اور پاکستان آرمی پوری شدت کے ساتھ دشمن سے برسرِ پیکار تھیں۔ پاکستان نیوی کے افسروں اور جوانوں کے جوش و ولولہ میں بھی اضافہ ہو رہا تھا اور وہ دشمن پر ضرب لگانے کے لئے سخت بے تاب ہو رہے تھے۔

انہیں زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا کیوں کہ انہیں بھارتی بحریہ کے اڈے دوار کا کیپٹن کا حکم مل چکا تھا۔ دوار کا کاڈہ شہروں کی سلامتی کے لئے بہت بڑا خطرہ تھا خصوصاً وہ کراچی پر بمباری کرنے والے بھارتی طیاروں کی رہنمائی کرتا تھا۔ اس کو تباہ کرنا ضروری تھا۔

دوار کا پر حملے کا منصوبہ تمام جہازوں کو پہنچا دیا گیا چنانچہ جب انہوں نے مناسب جنگی ترتیب اختیار کر لی۔ تو انہیں جہازوں کے راڈار پر دوار کا کی بندرگاہ اور اس کے نواحی ساحلی علاقے صاف نظر آنے لگے۔ جلد ہی دوار کا نمایاں طور پر نظر آنے لگا وہاں بلیک آؤٹ تھا۔ اندھیرے کی وجہ سے چند چینیوں اور تنصیبات کے سیاہ بیولوں کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اتنے میں آدمی رات کا وقت ہو گیا اور ستمبر کی آٹھ تاریخ تھی گھڑیوں نے ساعت صفر کا وقت دیا تو دوار کا سے گولہ باری کا حکم جاری کر دیا گیا کلاں پھاڑ دینے والا دھماکہ ہوا یکے بعد دیگرے ہر توپ آگ اگنے لگی اور دوار کا اس طرح رزنے لگا جیسے سخت زلزلے کی لپیٹ میں آ گیا۔ ہر گولے ٹھیک نشانے پر لگ رہے تھے مختلف تنصیبات انشیشن اور دوسرے اہم علاقوں میں آگ لگی ہوئی تھی۔ دشمن کا ساحلی توپ خانہ حرکت میں آیا اور اس نے پاک بحریہ کے جہازوں پر گولہ باری شروع کر دی مگر جلد ہی خاموش کر دیا گیا۔

مجلدین کے ہاتھوں ۳۰۰ فوجیوں کی ہلاکت

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا کہ مقبوضہ کشمیر میں گزشتہ ۲۴ گھنٹوں کے دوران مہمان وطن نے بھارت کی غاصب فوجوں کے تقریباً تین سو سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ انتہائی کونسل کے ہیڈ کوارٹرز میں بتایا گیا کہ مقبوضہ کشمیر کے ایک مقام پر بھارتی فوجوں اور مجلہدین کے مابین سب سے بڑا تصادم ہوا۔ دو سو بھارتی ہلاک اور پچاس زخمی ہوئے۔ بھارتی فوجوں نے مجلہدین آزادی کے ایک کیمپ پر اچانک حملہ کر دیا تھا یہ حملہ مجلہدین آزادی کے ہاتھوں بھارت کی غاصب فوجوں کی مسلسل ٹاکمیوں کا نتیجہ تھا۔ رات بھر کی لڑائی کے بعد

بھارتیوں کو زبردست شکست اٹھانی پڑی۔

ادھر سری نگر سونا مرگ روڈ پر جہلمین نے بھارت کے ایک فوجی قافلہ پر حملہ کر کے پندرہ فوجی گاڑیاں تہہ کر دیں راجوڑی کے علاقے میں جہلمین نے ایک اور فوجی قافلہ پر حملہ کیا اور تیرہ بھارتی سپاہی ہلاک اور سات ٹرک تہہ ہو گئے۔ جہلمین نے سری نگر کارگل روڈ کا تھمن میل کا ایک حصہ بھی تہہ کر دیا اس طرح اس سیکڑ میں بھارتی فوج کی نقل و حمل میں دشواریاں پیدا ہو گئیں۔

بھارت کی چھاتہ بردار فوج کا اترنا

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بڑول بھارت نے کراچی کے علاوہ مغربی پاکستان کے گیارہ علاقوں میں چھاتہ بردار فوج اتار کر پاکستان کے باہر صلہ عوام اور دلیر فوج کو ایک اور چیلنج دیا۔ پاک فوج کے جوانوں کے علاوہ عوام نے بھی دشمن کو ایسا نہ توڑا اب دیا کہ وہ ہمیشہ پورے کھے گا کئی علاقوں میں ان چھاتہ بردار فوجیوں کو گرفتار بھی کر لیا گیا جن علاقوں میں چھاتہ فوج اتاری گئی ان میں چنیوٹ، رگو، حاک، سانگلہ، مل، چک، حصار، راولپنڈی، ابور، شہباز، وزیر آباد، حاک، حاک، حاک اور بدین شامل تھے۔

یہاں ہی ریڈ پاکستان سے بھارت کی چھاتہ بردار فوج سے اتارنے کا اعلان ہوا تو شہری باشندوں نے اپنے اسٹینس یافتہ ہتھیاروں، لاشیوں، برجھیوں اور گھوڑوں کے ساتھ جنگوں، جہازوں، گاڑیوں، گھوڑوں، گھوڑوں کے تھیلوں، دریائی گھٹانوں اور بندرگاہوں پر ان کی تلاش شروع کر دی اور بیشتر مقامات پر انیس پڑر فوج اور پولیس کے حوالے کیا گیا۔

اس سے قبل اس انڈیا ریڈ برابریہ پر اپنی تہہ کرتا چلا جا رہا تھا کہ پندرہ روز پہلے پاکستان نے پٹان کوٹ اور جہلم کے علاقے میں اپنی چھاتہ بردار فوج اتار دی تہہ گویا یہ پوہی تہہ دشمن نے اپنی اس قسم کی کارروائی کا جھوٹا جواز پیدا کرنے کے لئے کیا تھا اور اس کا مقصد یہ تھا کہ بھارتی سے بے گنہہ شہریوں کو گرفتار کیا جائے۔

چین کی بھارت کو دھمکی

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارتی حکومت کو چین کی وزارت خارجہ نے ایک مراسلہ بھیجا جس میں چینی علاقے میں بھارتی مورچوں کو توڑنے کا ذکر کیا گیا تھا نیز بھارت نے چین سکس سرحد پر جو فوج تعینات کی ہے اسے بھی واپس بلایا جائے۔ ورنہ سنگین نتائج کے لئے تیار ہو جائے۔

انڈونیشیا کی جانب سے امداد کا اعلان

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو انڈونیشیا کے صدر احمد سوئیکارنو کی زیر صدارت انڈونیشیا کی سپریم کونسل کا ایک ہنگامی اجلاس ہنگامہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں اس سوال پر غور کیا گیا کہ پاکستان کو

کس قسم کی امداد بھیجی جائے۔ اس سے قبل انڈونیشیا کے نائب وزیر اعظم ڈاکٹر شرول ساگر نے کابینہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں شرکت کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا کہ پاکستان نے سرکاری طور پر انڈونیشیا سے امداد کی اپیل کی ہے۔

ایران کی تشریش

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ریڈیو تہران سے حکومت ایران کا یہ اعلان نشر ہوا۔

”ایرانی عوام نے پاکستان پر حملہ اور خونریزی کی چونکا دینے والی خبریں سنائی رنج و الم کے ساتھ سنیں۔ ایرانی قوم کے پاکستانی بھائیوں سے بڑے گہرے روابط ہیں ثقافتی، مذہبی، حضراتیائی، تہذیبی اور قریبی تعلقات کے دیگر پہلوؤں کے علاوہ دونوں قومیں دوستی اور محبت کے ناقابل شکست رشتوں میں منسلک ہیں۔ اب جب کہ پاکستان اور بھارت میں جنگ شروع ہو چکی ہے ایرانی عوام کو اس اطلاع پر سخت تشویش ہے کہ بھارتی فوج نے ان کے پاکستانی بھائیوں کی مدد و وطن کے خلاف جارحیت کا ارہٹھ کیا ہے۔ ایرانی عوام اپنے پاکستانی بھائیوں سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور اس عزم کا اعلان کرتے ہیں کہ وہ اپنی ہمدردیاں محض باتوں تک محدود نہیں رکھیں گے۔ وہ اپنے پاکستانی بھائیوں کی کسی ممکن مدد سے دریغ نہیں کریں گے اور یہ وہ کم سے کم فریضہ ہے جس کا ادا کرنا۔ وہ دوستی اور اخوت کے مضبوط رشتوں کے سبب ضروری سمجھتے ہیں۔“

شلہ افغانستان اور وزیر اعظم افغانستان کے مابین مذاکرات

۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کلل میں وزیر اعظم افغانستان مسٹر محمد یوسف نے شلہ افغانستان محمد ظہر شلہ سے ملاقات کی جس میں بھارت اور پاکستان کے درمیان بگڑے ہوئے تعلقات اور اس علاقے کے حالات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ان دونوں رہنماؤں نے کہا کہ افغانستان جو پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے، وہ پاکستان اور بھارت کے تنازعات کو حل کرنے کے لئے فوجی کارروائی کو غلط سمجھتا ہے۔ ادھر افغان وزیر اطلاعات مسٹر محمد ہاشم میوند وال نے کابینہ کے اجلاس کے بعد پاک بھارت جنگ پر تشویش کا اظہار کیا۔

دشمن کی فضائی قوت کا خاتمہ

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک فضائیہ کے دلیر اور جانباز جوانوں نے تمام محاذوں پر دشمن کے ہتھکنڈے طیارے گرائے اور جہ کئے ان کے پیش نظر اس کی فضائی قوت کا پانچواں حصہ بالکل جہ ہو گیا۔ بھارتی فضائیہ کا بیڑا چار سو طیاروں پر مشتمل تھا جن میں سے ساڑھے تین سو طیارے جنگی کارروائیوں میں حصہ لینے کے قتل تھے۔ ان میں سے ساڑھے زائد جہ ہو چکے تھے۔

لاہور کا محاذ

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو لاہور کے محاذ پر پاک فضائیہ کے بمباروں نے بہت نیچی پرواز کر کے لدھیانہ کے قریب ہواڑا اور جودھپور کے بھارتی ہوائی اڈوں کو نشانہ بنایا اور دشمن کے کئی طیارے تباہ کر دیئے۔

ادھر لاہور کے محاذ پر پاکستان کی میدان فوجوں نے دشمن کی بڑھتی ہوئی فوجی قوت پر شدید دباؤ ڈالا۔ جس کے نتیجے میں نہ صرف اس کی پیش قدمی روک دی گئی بلکہ جنگی اہمیت کی کئی کاسیاہیں بھی حاصل کی گئیں۔

ادھر پاکستان کی بری فوج نے چوڑے سیالکوٹ کے علاقہ میں دشمن کے ۲۵ ٹینکوں کو تباہ کر دیا اور بہت سے بھارتی سپاہیوں کو گرفتار کر لیا۔ دشمن کی فوج پسپا ہوتے ہوئے بہت سارا اسلحہ چھوڑ گئی۔ اس جگہ سے پاکستان کے ہاتھ اس قدر اسلحہ آیا کہ ایک رجنٹ کے لئے کافی تھا۔ چوڑے سیالکوٹ سے پندرہ میل کی دوری پر واقع ہے۔ اسے ایک سڑک پرور اور ڈسکہ سے سیالکوٹ سے ملتی ہے۔ فوجی نقطہ نگاہ سے یہ بڑی اہمیت کا مقام ہے۔ یہاں چالیس میل لمبا اور بیس میل چوڑا ہموار میدان جو ٹینکوں کی نقل و حمل کے لئے بڑا ہی موزوں ہے۔

پاک فضائیہ کے طیاروں نے کئی مقامات پر بھارتی حملہ آور فوج کا مقابلہ کرنے والی میدان فوج کے جوانوں کو براہ راست اپنی پگھلی ہوئی گولیوں سے مارا۔ بڑوں دشمن کے طیاروں نے سیالکوٹ کے ایک ہسپتال اور دیوانی عدالت پر بھی بمباری کی اس کی اندھا دھند بمباری سے دیگر عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا۔ جب پاک فضائیہ نے جوابی کارروائی کی تو دشمن کے طیارے دم دبا کر بھاگ گئے۔

حیدر آباد پر حملہ

بھارت نے پہلے کھولے گئے محاذوں پر شکست کے بعد حیدر آباد میں ایک نیا محاذ کھولا اور ۸ ستمبر کو مدرو میں پاکستان کی سرحد کی خلاف ورزی کی اور سرحدی پولیس کی دو خلی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ اس مقام پر پاکستانی فوجوں نے آگے بڑھ کر دشمن کی پیش قدمی روک دی اور دشمن کو زبردست ملٹی و جلی نقصان پہنچایا۔

لاہور کی سرحد پر دشمن نے جنگ کے دو اور محاذ کھول دیئے۔ سیالکوٹ اور جموں کے درمیان بھارتی فوجوں نے تین مقامات پر سرحدی خلاف ورزی کی لیکن بھارتی حملوں کو پسپا کر دیا گیا۔

پاکستان اور بھارت سے جنگ بند کرنے کی اپیل

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو کیتھولک عیسائیوں کے مذہبی رہنما پوپ پال ششم نے پاکستان اور بھارت کی جنگ پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور اپیل کی کہ دونوں ملک فوراً جنگ بند کر دیں۔

پوپ پال نے کہا کہ اگرچہ ان کا اس معاملہ سے کوئی تعلق نہیں لیکن اس کے بلوجو وہ دو ایشیائی ممالک کے درمیان جنگ بند کرانے کے لئے حتی المقدور کوشش کریں گے۔ انہوں نے دونوں ملکوں سے کہا کہ وہ اپنا تنازعہ بات چیت کے ذریعے حل کریں۔

گھانا کے صدر کا پیغام

ادھر ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو گھانا کے صدر ڈاکٹر نکرومہ نے نگرہ میں ایک پیغام میں بھارت اور پاکستان کے لیڈروں سے اپیل کی کہ کشمیر میں جنگ بند کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ تنازعات کو خیر پھلی اور خلوص کے جذبے کے ساتھ بھی حل کیا جاسکتا ہے۔

امریکہ کی تشویش

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے کہا کہ کشمیر کے لئے پاکستان اور بھارت کی جنگ بند نہ ہوئی تو دونوں ملکوں کی معیشت تباہ ہو جائے گی۔ صورت حال بہت خطرناک ہے اس لئے دونوں طرف بھاری ہتھیاروں کی تقاضا ہو سکتا ہے۔ اگر دونوں ملک امن سے رہیں تو برصغیر دفاع اور تحفظ کے اعتبار سے ناقابل تسمیر بن جائے گا۔ پھر دونوں ممالک کے وسائل اور اعلیٰ صلاحیتوں کو عوام کی اقتصادی و سماجی بہبود کے لئے استعمال میں لایا جاسکے گا۔

جنگ بندی سے متعلق ایتھوپیا کی اپیل

۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ایتھوپیا کے صدر اس نیل سلای نے بھارتی وزیر اعظم اور پاکستان کے صدر محمد یحیٰی خان سے اپیل کی کہ وہ فوراً جنگ بند کر دیں اور اس کے بعد تنازعے کا پر امن حل تلاش کریں۔

جنگ بندی میں بھارتی سفارت خانہ کی تباہی

۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو انڈونیشیا کے ہزاروں مظاہرین نے پاکستان پر بھارتی حملے کے خلاف ہنگامہ میں بھارتی سفارت خانے کو تباہ کر دیا۔ انہوں نے بھارتی پرچم جلانے کے علاوہ تین کاروں کو بھی نذر آتش کیا۔ پولیس کی بروقت مداخلت سے سفارت خانے کے عملے کو بچالیا گیا۔ بھارتی حکومت نے اس ضمن میں انڈونیشیا کی حکومت سے احتجاج بھی کیا اس پر انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو نے کہا کہ انڈونیشیا تباہ شدہ بھارتی املاک کا مصلوبہ ادا کرے گا۔

لاہور کے محاذ پر پاکستانی فوج کی شاندار کامیابیاں

۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی جانباز فوج نے لاہور کے محاذ پر دشمن کی جنگی قوت کو بالکل مغلوب کر کے رکھ دیا پاک فوج نے واہگہ کی سرحد پر بھرپور حملہ کیا اور بھارت کے جنگی ٹانگوں کو باہر نکال دیا اور خود ان کے تعاقب میں آگے بڑھ گئیں اور جنگ کا دائرہ قصور کے

بھارتی علاقے میں پھیل گیا۔

پاکستان کے سرکاری ترجمان نے بتایا کہ لاہور کے محاذ پر دشمن کی بزدل فوج کے چھکے چھڑا دیئے گئے۔ سیالکوٹ کے علاقے میں بھارتی فوج کے مزید دس ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ اس طرح اسی محاذ پر دشمن کے ۳۵ ٹینک تباہ ہوئے۔

پاک فضائیہ نے پٹان کوٹ اور جوڈپور کے بھارتی فوجی اڈوں پر زبردست بمباری کی اور رن وے اور فوجی ٹھکانوں کو زبردست نقصان پہنچایا۔ واہگہ کے محاذ پر دشمن کی بھاگتی ہوئی فوج بست سا اسلحہ اور دیگر سامان جنگ چھوڑ گئی جو پاکستان کے ہاتھ آیا۔ اس محاذ پر بست سے بھارتی فوجیوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ سیالکوٹ کے علاقے میں بھی نہ صرف دشمن کی پیش قدمی روک دی گئی بلکہ اسے سرحد پار دھکیل دیا گیا۔

پاک فوج نے سندھ راجستان محاذ پر بھارتی حملوں کو موثر طور پر روک دیا اور اسے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا گیا۔ دشمن کی فوج نے جوڑیاں میں بھی آگے بڑھنے کی کوشش کی لیکن اسے ہر حملے میں شدید جانی نقصان اٹھانا پڑا۔

کراچی پر دشمن کے دو فضائی حملے

۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو دشمن کے طیاروں نے کراچی پر دو مرتبہ حملے کئے، دونوں مرتبہ طیارہ شکن توپوں اور پاک فضائیہ کے طیاروں نے انہیں بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

امریکہ کی شہ پر بھارت کا حملہ

۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چین کے وزیر اعظم چو این الئی نے پاکستان پر بھارتی حملے کی سخت مذمت کی اور بھارتی حکومت کو خبردار کیا کہ اس کی بڑھتی ہوئی جارحیت کے نکتہ کی پوری ذمہ داری بھارت پر ہوگی۔ بھارت کی جارحانہ کارروائیاں ایشیاء کے اس علاقہ میں امن کے لئے خطرہ ہیں اور چین بدلتی ہوئی صورت حال پر پوری نظر رکھے گا۔

ہم بھارتی جارحیت کے خلاف جدوجہد میں پوری طرح پاکستان کے ساتھ ہیں اور کشمیری عوام اپنی آزادی اور قومی حق خود ارادیت کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں اس کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔

پاکستان پر بھارت کا حملہ امریکہ کے اشارے پر کیا گیا ہے کیوں کہ امریکی سامراج پاکستان کی آزاد خارجہ پالیسی کو تبدیل کرانے میں ناکام ہو گیا تھا۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی پاکستان آمد اور حکام سے مذاکرات

برصغیر کی تشویشناک صورت حال کے پیش نظر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو راولپنڈی آئے اور انہوں نے صدر ایوب اور وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سے

علاقہ کی صورت محل پر جدول خیال کیا۔

تونس، الجزائر اور ترکی کی جانب سے پاکستان کی حمایت کا اعلان

چین اور انڈونیشیا کے علاوہ ترکی، ایران، الجزائر اور تونس نے بھی بھارت کے مقابلے میں ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا۔ ترکی کے دو سابق جرنیلوں نے مطالبہ کیا کہ اگر بھارت پاکستان پر حملہ بند نہ کرے تو ترک حکومت شاستری حکومت سے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر لے گی۔

الجزائر نے کھلم کھلا پاکستان کے اس مطالبہ کی حمایت کی کہ اہل کشمیر کو حق خود ارادیت ملنا چاہئے۔ حکومت الجزائر نے اس ضمن میں اعلان کیا کہ تازہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی جنوری ۱۹۴۹ء کی قرارداد کے مطابق اصول حق خود ارادیت کی روشنی میں طے کیا جائے۔ الجزائر نے پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ امر تشویش ناک ہے کہ دوسری ایشیائی کانفرنس کے انعقاد سے قبل یہ تصلوم رونما ہوا ہے۔ حالانکہ اس مجوزہ کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ مشترکہ دشمن سامراج کے خلاف متحدہ افریشیائی محاذ قائم کیا جائے۔ بین اس وقت جب کہ سامراج نے ویت نام کے لوگوں کے خلاف اپنی جارحانہ سرگرمیاں بڑھادیں۔ یہ تصلوم رونما ہوا لہذا تازہ کشمیر کا تعفیہ کرنے کے لئے دونوں ملکوں کے مابین بات چیت ہونی چاہئے۔ ادھر تونس اور سیلون (سری لنکا) نے یہ اعلان کیا کہ وہ تازہ کشمیر کا اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں تعفیہ چاہتے ہیں جن کی رو سے کشمیریوں کو حق خود ارادیت ملنا چاہئے۔

بھارت کے تین جہازوں کی ضبطگی

حکومت پاکستان نے ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت کے تین تجارتی جہاز ضبط کر لئے ان کے نام یہ تھے (۱) جل راجندا (۲) سرسوتی اور کراچی میں سیکیلا چالنا بند رکھ دیے۔

ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت کارروائی

حکومت پاکستان نے ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو دشمن کی اہلک (قبضہ اور رجسٹریشن) کا حکم جاری کیا جس کے تحت پاکستان میں دشمن کی اہلک سنبھالنے کے لئے ایک کنسوزین کی تعیناتی کا اعلان کیا گیا۔ حکومت نے بحری، فضائی یا خشکی کے راستے بھارت سے کسی بھی قسم کے سامان کی درآمد برآمد پر بھی فوری طور پر پابندی عائد کر دی۔ یہ کارروائی ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت ہنگامی حالت کے پیش نظر کی گئی تھی۔ حکومت پاکستان نے تمام ممالک کو جنگی اہمیت کے سامان کی برآمد پر بھی پابندی لگا دی۔

ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت (افغانستان کے سوا) ان اشیاء پر پابندی لگائی گئی (۱) اسلحہ، ہتھیار، آتش گیر مادہ (۲) تمام درآمد شدہ اشیاء بشمول خام مال (۳) فیرس اور ہین فیرس

دھاتیں اور ان کی مصنوعات (۳) سینٹ (۵) پٹرولیم اور اس کی مصنوعات (۶) ہر قسم کا سامان 'باستی چلول' نفتوں اور چارٹوں کے سوا حکومت کو یہ اختیار ہو گا کہ وہ جنگ کے لئے ضروری سامان کی تجارت ممنوع قرار دے دے اور صرف اپنے کام کے لئے استعمال کرے۔ اس صورت میں حکومت ان اشیاء پر بھی قبضہ کر سکے گی ان اشیاء میں اسلحہ، ہتھیار اور ایٹمی جنگ میں کام آنے والی کیمیائی اشیاء شامل تھیں۔

جنگی خطرے کے بیچے کا آرڈیننس

۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو حکومت پاکستان نے اعلان کیا کہ صدر نے جنگی خطرے کے بیچے کا جو آرڈیننس جاری کیا ہے اس کے تحت حکومت مختلف سامان، عمارتوں، جہازوں اور کارخانوں کے جنگی خطرے سے بیمہ کی تحریری طور پر ضمانت دے گی۔ اس سکیم کے تحت تمام کارخانوں، بحری یا فضائی راستہ سے پاکستان کے کسی حصہ میں بھیجے جانے والے سامان دو لاکھ روپے سے زیادہ مالیت کی عمارت، تین لاکھ روپے سے زیادہ مالیت کے جہاز اور تاجروں کے پاس ۳۵ ہزار روپے سے زیادہ مالیت کے سامان پر بیمہ لازمی قرار دیا گیا۔

اردن اور سعودی عرب کی حمایت کا اعلان

۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اردن اور سعودی عرب نے بھارت کے مقابلہ میں پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا اور کہا کہ کشمیریوں کو حق خود ارادی دیئے بغیر پاکستان اور بھارت کے درمیان تصلوم کو نہیں روکا جاسکتا۔ اردن کے وزیر خارجہ ڈاکٹر حازم فوالجیج نے کہا کہ پاک بھارتی تصلوم کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ کشمیریوں کو حق خود ارادی دیا جائے۔

مجر عزیز بھٹی شہید کا شاندار کارنامہ

جس روز بھارتی فوجوں نے پاکستان پر حملہ کیا۔ مجر عزیز بھٹی برکی سکیز میں پنجاب رجمنٹ کی ایک کمپنی کی کمان کر رہے تھے۔ جس کی دو پلٹنیں اگلے مورچوں سے صرف چھ سو گز کے فاصلے پر تھیں۔ انہوں نے خطرات کی پرواہ کئے بغیر اگلے مورچوں میں ڈنٹے رہنے کا عزم کیا۔ تاکہ ذاتی طور پر دیکھ بھال کر سکیں۔ بھارت نے پورے بریگیڈ کے ساتھ حملہ کیا تھا جس کے ساتھ توپ خانہ اور ٹینک بھی شامل تھے۔ دشمن نے چھ مرتبہ پوری شدت سے حملہ کیا مگر ہر مرتبہ منہ کی کھائی۔ اس لڑائی کا مقصد بی آر بی کے دفاع کو مضبوط بنانے کے لئے پہلے وقت لینا تھا چنانچہ مجر عزیز بھٹی نے سر کے اگلے کنارے پر متعین پلانٹوں کے ساتھ آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا ان حالات میں جب کہ دشمن تباہ توڑ حملے کر رہا تھا اور اسے توپ خانے اور ٹینکوں کی پوری پوری امداد حاصل تھی۔ مجر عزیز بھٹی اور ان کے جوانوں نے اپنی عزم کے

ساتھ لڑائی جاری رکھی اور اپنی پوزیشن پر ڈٹے رہے۔ ۹ اور ۱۰ ستمبر کی درمیانی رات کو دشمن نے اس سارے سیکڑ میں بھرپور حملے کے لئے ایک پوری بمالین جموں تک دی۔ مگر عزیز بھٹی کو اس صورت حال میں نسر کے اپنی طرف کے کنارے پر لوٹ آئے۔ حکم دیا گیا مگر جب وہ لڑ بڑ کر راستہ بناتے نسر کے کنارے پہنچے تو دشمن اس مقام پر قابض ہو گئے۔ انہوں نے انتہائی سنگین حملے کی قیادت کرتے ہوئے دشمن کو اس علاقے سے باہر نکال کیا اور پھر اس وقت تک وہ دشمن کی زد میں کھڑے رہے جب تک کہ ان کے تمام جوان اور گاڑیاں نسر سے پار نہ پہنچ گئیں۔

انہوں نے نسر کے اس کنارے پر کمپنی کو نئے سرے سے دفاع کے لئے منظم کیا۔ دشمن اپنے چھوٹے ہتھیاروں اور ٹینکوں اور توپوں سے بے پناہ آگ برسا رہا تھا مگر یہ نہ صرف اس کے شدید دباؤ کا سامنا کرتے رہے اس دوران میں دشمن کے ایک ٹینک کا گولہ ان پر آگیا جس سے وہ موقع پر ہی جلی جاتی ہو گئے۔ حکومت پاکستان نے ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں فوج کا سب سے بڑا اعزاز ”نشان حیدر“ دیا۔

مگر راجہ عزیز بھٹی شہید ضلع گجرات کے ایک گاؤں لادیاں سے تعلق رکھتے تھے لیکن ان کی پیدائش ۱۹۴۸ء میں ہانگ کانگ میں ہوئی جہاں آپ کے والد ملازمت کرتے تھے۔ پاکستانی فوج میں ۱۹۵۰ء میں کمیشن ملنے کے بعد انہوں نے پاکستان ملٹری اکیڈمی میں داخلہ لیا۔ جہاں انہوں نے نہایت محنت اور ذوق و شوق کا مظاہرہ کیا۔ تربیت ختم کرنے کے بعد نہ صرف اعزازی شمشیر ملی بلکہ نارمن میڈل کے مستحق بھی قرار پائے۔ بعد ازاں پنجاب رجمنٹ میں شامل ہو گئے۔ کچھ عرصہ تک کونہ کے انفنٹری سکول میں انسٹرکٹر کے فرائض انجام دیئے۔ کونہ ہی میں شاف کالج میں داخلے کے امتحان میں شریک ہوئے اور اول آئے جس پر انہیں کینیڈا بھیج دیا گیا جہاں سے انہوں نے شاف کالج کنگسٹن میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ بعد ازاں شاف کورس کے لئے جرمنی بھیجے گئے جہاں بھی انہوں نے پروفیشنل اور اکیڈمک مضامین میں نمایاں کامیابی حاصل کی وہ اردو کے علاوہ انگریزی، چینی، جاپانی اور جرمنی زبانوں پر عبور رکھتے تھے۔ وہ درمیانہ قد، مضبوط جسم، گورے رنگ اور نیلی آنکھوں کے حامل تھے مغربی موسیقی سے لگاؤ تھا۔

قائد اعظم کی برسی پر صدر کا قوم کے نام پیغام
۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صدر ایوب نے قائد اعظم محمد علی جناح کی برسی پر قوم کے نام اپنے پیغام میں کہا۔

پاکستانی عوام قائد اعظم کو اس سے بہتر خراج عقیدت پیش نہیں کر سکتے کہ دشمن کا سر

اور زیادہ سختی سے کچل دیا جائے۔

اس سال قائد اعظم کی برسی ایسے موقع پر آئی ہے کہ پاکستان کے دس کروڑ عوام ایسے دشمن سے خطرناک جنگ میں مصروف ہیں جن کی پاکستان کے لئے نفرت و حقارت کی مثال صرف اس کی دھوکہ بازی ہی سے مل سکتی ہے۔ بھارت قیام پاکستان کے وقت سے ہی اسے ختم کرنے کے لئے کوشش رہا۔ قائد اعظم نے ان ریشہ دوانیوں سے ساڑھوے بغیر کما تھاٹ

”پاکستان بقی رہنے کے لئے وجود میں آیا ہے اور انشاء اللہ یہ بقی رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی حکمران آج بھی اپنے منصوبوں میں اسی بری طرح ناکام ہوں گے جس طرح قائد اعظم کی قیادت میں چلنے والی تحریک پاکستان کو کچلنے میں ناکام ہوئے تھے۔“

بھارتی نگلی جارحیت نے ہمیں موقع فراہم کیا ہے کہ اپنے دوستوں کو پہچان سکیں۔ دنیا کی ان متعدد قوموں کی ہمیں حمایت و اعانت حاصل ہے جو انصاف و آزادی پر یقین رکھتی ہیں۔ ہماری فتح ایک منصفانہ مقصد کی فتح ہوگی اور ہم ترک و احتشام سے آگے بڑھتے رہیں گے۔ پاکستان پائندہ بلا!

قومی دفاعی فنڈ کا قیام

صدر ایوب نے اسلحہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو قومی دفاعی فنڈ کے قیام کا اعلان کیا اس ضمن میں انہوں نے کہا:۔
میرے عزیز ہم وطنو!

”اپنی تاریخ کے اس فیصلہ کن دور میں جب کہ ہم ایک ظالم دشمن کے حملہ کو پسپا کرنے میں مصروف ہیں۔ آپ میں سے ہر شخص کو ایک کردار ادا کرنا ہے۔ ایسے وقت میں جب کہ ہماری ہلور مسلح افواج میدان جنگ میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں۔ پوری قوم کو تمام ممکن الحصول ذرائع کو مجتمع کر کے ان کی مدد کرنا چاہئے۔

آپ اپنے آپ سے سوال کریں کہ میں قومی جنگی کوششوں میں کیا کردار ادا کر رہا ہوں؟
آپ اس سوال کا جواب مختلف طریقوں سے دے سکتے ہیں:-

۱۔ فضول خرچی کو ختم کر کے

۲۔ اخراجات میں کمی کر کے

۳۔ پیداوار میں اضافہ کر کے

آپ جس قدر اپنی ضروریات میں کمی کریں گے اسی قدر آپ کی ضروریات کم ہو جائیں گی۔ وطن کے دفاع میں کوئی قیمت ادائیگی نہیں، کوئی قربانی عظیم نہیں۔ مدد کی جو پیش کشیں موصول ہو رہی ہیں، انہیں ایک لڑی میں پروانے کے لئے میں نے قومی دفاعی فنڈ قائم

کر دیا ہے۔ تمام جنگوں اور ڈاک خانوں کو حوام سے نقد رقم، دفاعی سیونگ سرٹیفیکیٹ اور سیکورٹیز کی صورت میں عطیات وصول کرنے کی ہدایات دی جا چکی ہیں۔

عطیات اکاؤنٹنٹ جنرل ریونوز اور اکاؤنٹنٹ جنرل مشرقی و مغربی پاکستان کے ہم جمع کرائے جائیں۔ میں آپ سب سے اپیل کرتا ہوں کہ اس فنڈ میں فراخ دلی سے عطیات دیجئے۔ یہ ایک مکمل جنگ ہے جس کا کوئی ایک محاذ نہیں سب محاذ پر موجود ہیں۔ اپنا حصہ دلیری سے ادا کیجئے اور جنگ کی خدمت کا حق ادا کر دیجئے۔“

امرتسر اور فیروز پور پاکستانی فوج کی زد میں

۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی جانباز مسلح افواج نے دشمن کی فوج کو ہر محاذ پر عبرتناک شکست سے دوچار کر کے جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔ پاکستان کی شیردل افواج نے واہگہ اور قصور کے علاقے میں حملہ آور فوج کو پاکستانی سرحدوں سے بہت پیچھے وکیل دیا اور دور تک دشمن کے علاقے میں ٹھس مٹی۔ مشرقی پنجاب میں دشمن کی کئی اہم چوکیں پاکستان کے قبضے میں آ گئیں۔

واہگہ کی سرحد پر پاک فوج نے چھوٹے ہتھیاروں سے دشمن کے دو ہنتر جہاز مار گرائے۔ ایک نیٹ غیارہ لاہور سیکڑ میں گرایا گیا۔ سیالکوٹ کے محاذ پر بھی دشمن کو منہ کی کھانی پڑی اور اس کا ہر حملہ ناکام بنادیا گیا۔ دوسرے محاذوں پر بھی بھارتی فوج پسپا ہونے پر مجبور ہو گئی۔ سیالکوٹ کے محاذ پر دشمن کے سات ٹینک اور ۵ توپیں تباہ ہوئیں۔ سندھ راجستان محاذ پر دشمن نے آگے بڑھنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

ادھر جھمب جوڑیاں کے محاذ پر دشمن کو زبردست پسپائی کا منہ دیکھنا پڑا وہ بھاری جانی نقصان اٹھا کر میدان سے بھاگ کھڑا ہوا۔ اس علاقہ میں پاکستانی فوجیں دشمن کی قلعہ بندیوں کو توڑتی ہوئی آگے نکل گئیں۔ اور دیوا کے شمال میں نالے اور دریائے توی کے درمیان دو چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ اس سیکڑ میں بھی پاک فوج نے دشمن پر برابر دھواؤ ڈالے رکھا۔

پاک فضائیہ کے چودہ ہوابازوں کیلئے اعزازات

۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک فضائیہ کے گمانڈر ایچف ازمارشل نور خاں نے اعلان کیا کہ صدر احب خاں نے دشمن کے خلاف فضائی کارروائیوں کے دوران غیر معمولی کارکردگی، شہادت اور قیادت کا مظاہرہ کرنے پر پاک فضائیہ کے چودہ ہوابازوں کے لئے فوری طور پر اعزازات منظور کئے۔ گروپ کیپٹن محمد ظفر مسعود کے لئے ہلال جرات اور بقی تیرہ افسروں کے لئے ستارہ جرات منظور کیا گیا۔ گروپ کیپٹن محمد ظفر مسعود کو پاک فضائیہ کے ایک اہم اڈہ کی مکمل کرنے میں غیر معمولی قیادت پر ہلال جرات دیا گیا۔ انہوں نے دن رات دشمن کی زبردست

فضائی حملوں کے بلجود اپنے اسٹیشن کے وسائل سے پورا کام لیا اور اس اذہ سے جوابی حملہ کرنے اور دفاعی کارروائیوں میں غیر معمولی کامیابیاں حاصل کیں۔

پاک فضائیہ کے جن تیرہ افسروں کے لئے ستارہ جرات منظور کیا گیا۔ انہوں نے فضائی جنگ میں حملہ 'بمباری اور فضائی ٹرانسپورٹ کی کارروائیوں میں غیر معمولی شجاعت' ہوا بازی کی مہارت اور قیادت کا مظاہرہ کیا تھا۔ ان میں سے کئی ہوا بازوں نے فضائی لڑائیوں میں اپنی تعداد بہت کم ہونے کے بلجود دشمن کے طیاروں کو مار گرایا۔ اور دشمن کے زبردست فائرنگ اور مزاحمت کے بلجود اس کے فضائی اڈوں پر صحیح صحیح نشانے لگا کر بہت سے طیارے اور دوسری فوجی تنصیبات کو تباہ و برباد کر دیا۔ ان میں ایسے بہت سے ہوا باز بھی شامل ہیں جنہوں نے دشمن کے لئے بے شمار ٹینکوں، بہتر بند گاڑیوں، بمباری اور درمیانہ درجے کی توپوں اور فوجی گاڑیوں کو جن میں دشمن کی فوج بھری ہوئی تھی، تباہ کر دیا۔

ایوارڈ پانے والے ہوا بازوں میں ہمارے وہ دلیر ہوا باز بھی شامل تھے جنہوں نے دشمن کے علاقے میں بہت دور تک گھس کر اور انتہائی سازگار حالات اور دشمن کی سخت مزاحمت کے بلجود اپنے خاص مشن پورے کئے۔ ستارہ جرات پانے والے ایک ہوا باز و سکواڈرن لیڈر اور دو طیاروں کو نقصان پہنچایا تھا۔ انہیں ستارہ جرات کے ساتھ ایک نشان بھی دیا گیا۔ ستارہ جرات پانے والے دوسرے ہوا بازوں کے نام یہ تھے:-

وہنگ کمانڈر: صلاح الدین - زاہد بٹ اور نذیر لطیف

فلائٹ لیفٹیننٹ: سر فراز احمد صدیقی - محمد اقبال - سید سجاد حیدر - شبیر حسین سید

اور محمد محمود عالم - رضوان احمد اور سید خالد حسن واسطی -

فلائنگ آفسر: سعید الدین احسن -

پاکستان کی جری فتح افواج کو صدر سوویکار نو کا سلام

۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی جانباز مسلح افواج کو صدر انڈونیشیا مسٹر احمد سوویکار نو نے

زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ پاکستان کی جانباز مسلح افواج نے جس شجاعت، ہوشیاری اور مہارت سے کام لے کر بھارت کی جنگی برتری کو جاکے پورا کیا ہے اور جس دلیری اور سرفروشی کے جذبے کے ساتھ ان فوجوں کو شکستوں پر شکستیں دیتی ہوئی اور پیچھے دھکیلتی ہوئی آگے بڑھی ہیں۔ میں ان کو سلام کرتا ہوں۔

بھارتی فوج کا گھٹیا معیار

بی بی سی لندن کے خبروں کے مبصر چارلس ڈکس ہیوم نے ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اپنی رائے ظاہر کی کہ پاکستانی فوج کو تعداد میں کم ہونے کے بلجود بھارتی فوج پر فوقیت اور برتری حاصل ہے۔

فرد کے مقابلے میں فرد اور یونٹ کے مقابلے میں یونٹ کے لحاظ سے پاکستان کی مختصر فوج کا معیار تربیت بھارت کی بری فوج سے بہت اعلیٰ اور بلند ہے۔ بھارتی فوج میں فوجی اسلحہ کی امداد کے ذریعے توسیع کی گئی لیکن اس کی تربیت کا معیار گھٹیا رہا۔

تنازعہ کشمیر کے تصفیہ اور جنگ بندی کیلئے تین نکاتی پاکستانی تجویز
 ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو وزارت امور خارجہ پاکستان کے ایک ترجمان نے جنگ ختم کرنے اور برصغیر میں پائیدار امن کے لئے تین نکاتی تجویز کا اعلان کیا جس میں لکھا گیا تھا کہ:-

- ۱- پاکستان اور بھارت کی فوجیں جموں و کشمیر سے مکمل طور پر ہٹائی جائیں۔
- ۲- افریقی و ایشیائی ممالک کی فوجوں پر مشتمل اقوام متحدہ کی فوج کو ریاست میں تعینات کیا جائے۔
- ۳- جنگ بندی کے بعد تین مہینے کے اندر رائے شماری کرائی جائے ترجمان نے مزید کہا کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کا فوجی تصفیہ نہیں چاہتا اقوام متحدہ میں پاکستان کا طرز عمل ہمیشہ امن پسند رہا۔

اس نے اقوام متحدہ کے ذریعے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ۱۳ تجویزیں منظور کیں لیکن بھارت نے ان سب کو رد کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ بھارت کشمیر پر اپنا تسلط قائم رکھنا چاہتا ہے اور اس تسلط کو فوجی جارحیت کے ذریعہ مستحکم بنانے کی کوششیں کر رہا ہے۔ ہم امن چاہتے ہیں اور فوری طور پر جنگ بند کرنے کو تیار ہیں لیکن اس سلسلے میں ایک معاہدہ ہونا چاہئے جس میں جموں کشمیر کے عوام کے حق خود ارادگی کی ضمانت دی گئی ہو۔

سیالکوٹ کی شہری آپدہی پر بھارتی فضائیہ کا حملہ

۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو دشمن کی بزدل فوجوں نے ہر محاذ پر پاکستان کی جری افواج کے ہاتھوں پے در پے شکست کھانے کے بعد استثنائی مایوسی کے عالم میں شہری آپدہیوں پر پھر وحشیانہ حملے شروع کر دیئے۔ اس ضمن میں اس نے ان کی ابتداء سیالکوٹ سے کی۔ بھارتی فضائیہ کے ایک کینبرا طیارے نے سیالکوٹ شہر کے اندر ٹرنک بازار پر ایک پانچ سو پونڈ وزنی بم گرایا جس سے اس علاقہ کے دس افراد شہید اور ۲۸ زخم ہوئے اس بزدلانہ حملے کے نتیجے میں ڈیڑھ سو دکانیں اور عمارتیں مسمار ہو گئیں۔ سڑک کنوئیل 'میو نیل کمپنی کے دفاتر اور دوسری سرکاری عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا۔

انقرہ میں تین ہزار طلبہ کا مظاہرہ

۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو تقریباً تین ہزار ترک طلباء نے بھارت کے خلاف زبردست مظاہرے کئے اور اعلان کیا کہ ہم پاکستان کے شانہ بشانہ لڑنے کو تیار ہیں۔ ان کے پاس جو پوسٹر تھے ان میں لکھا تھا کہ قبرص کے تنازعہ پر صرف پاکستان نے ترکی کی حمایت کی تھی۔ سینٹ صوفیہ سکوائر پر تین منٹ کی

عاموشی کے بعد طلباء نے بازاروں میں جلوس نکلا اور پاکستان زندہ باد، بھارت پر لعنت اور دشمنان اسلام پر لعنت کے نعرے لگائے انہوں نے اپنی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کیا کہ انہیں جنگ لڑنے کے لئے کشمیر بھیجا جائے۔

کھیم کرن پر پاکستان کا قبضہ

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جب بھارتی فوجوں نے حملہ کیا تو وہ کھیم کرن سے پاکستان میں ڈھائی میل اندر تک گھس آئی تھیں اور اس سیکڑ میں بھارتی فوجوں کی تعداد پاکستانی فوج کے مقابلہ میں چھ گنا زیادہ تھی۔ لیکن پاکستانیوں نے صرف چار دن کے اندر نہ صرف بھارتیوں کو ان کے علاقے کے اندر دھکیل دیا بلکہ انہیں سخت جانی و مالی نقصان بھی پہنچایا۔ اور کھیم کرن پر ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو قبضہ کر لیا۔ اس روز پاکستانی بکتر بند یونٹ بھارت کی ایک پوری بکتر بند رجمنٹ میں گھس گیا۔ برصغیر پر برطانوی راج کے وقت یہ یونٹ اور بھارتی رجمنٹ دونوں رائل دکن ہارس بریگیڈ میں شامل تھے۔

کھیم کرن سیکڑ میں پاکستان نے دو بھارتی شرمین ٹینکوں کو صرف ایک ایک گولے سے تباہ کیا اور ان ٹینکوں کا حملہ اپنے ٹینکوں ہی میں موت کے گھاٹ اتر گیا تھا۔

پندرہ ہزار کی تعداد کی یہ شہر و اس کے دو سو سوڑھے سکھوں سے خلی ہو گیا جنہیں قبی ہسپتال میں بھیج دیا گیا۔

۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو لاہور میں پہلی مرتبہ ٹیلی ویژن پر کھیم کرن شہر دکھایا گیا۔ ٹیلی ویژن کے اس پروگرام میں سب سے زیادہ دلچسپ چیز امریکی اسلحہ اور گولہ بارود کا ذخیرہ تھا جو بھارتی فوج میں بھاگتے ہوئے چھوڑ گئی تھیں۔

کھیم کرن کا بانی سردار پر تپ سنگھ کھیم کرن تھا۔ شہنشاہ جاتگیر کے زمانے میں یہاں پٹنہ جھوڑیاں تھیں۔ ان کے برابر اس شہر کی بنیاد رکھی گئی۔ بانی شہر کے والد رائے بید چند شہنشاہ اکبر کے درباری تھے۔ شہر کے بانی رائے صاحب کھیم کرن ایک دن اس خطے سے گزرے تو یہاں کے سرسبز اور شلاب کھیتوں کو دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اور انہوں نے پٹنہ شہر کی بنیاد ڈالی۔ جب وہ اس علاقے میں آئے تو انہیں پیاس لگی چنانچہ جھوڑیوں میں گئے اور گاؤں والوں سے پانی مانگا۔ مگر پانی مانگنے کا انداز تحکمانہ تھا گاؤں والوں کو یہ سب برا لگا انہوں نے کہا کہ اگر تم اپنے آپ کو حاکم سمجھتے ہو تو اپنے لئے خود کنواں کھود لو۔ رائے صاحب کو سخت صدمہ ہوا چنانچہ انہوں نے اپنے مصاحبوں سے کہا کہ وہ اسی وقت وہ کنواں کھودیں چنانچہ یہ کنواں آج بھی شہر کے وسط میں ہے اور اس کا پانی بھی میٹھا ہے۔

کھیم کرن کی ایک اور تاریخی حیثیت ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد بھی اسی شہر میں پیدا ہوئے۔ یہ شہر بھارتی سرحد کے اندر چھ میل کی دوری پر واقع ہے۔

” ستمبر کو پاک فوج نے ٹٹلی بنگل میں بلغ ڈوگر کے مقام پر بھارت کے ایک فضائی اڈے پر زبردست حملہ کیا اور یہاں اس کے دو لڑاکا طیارے ایک ویمپائر اور ایک ہنٹر گرانے کے علاوہ فوجی ٹھکانے بھی تباہ کر دیئے۔

تمام محاذوں پر پاک فضائیہ کے طیاروں نے بری فوج کی مدد جاری رکھی اور بھارت کی بکتر بند فوج پر زبردست حملے کئے۔ سیالکوٹ سیکڑ میں جب پاک فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے بمباری کا سلسلہ شروع کیا تو میلوں دور سے آگ کے شعلے اور دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیا۔ لاہور سیکڑ میں پاک فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے دشمن کے چار ٹینک اور کئی فوجی گاڑیوں کو تباہ کیا۔ دہلی کے حلقہ میں پاکستانی سر زمین کو دشمن کی فوج سے پاک کر دیا گیا اور صرف جسز کے محاذ پر دشمن کو بری طرح ہپا کر دینے کے بعد صورت حال میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی البتہ بیدیاں میں دشمن چند سو گز پاکستانی علاقے کے اندر تھا۔ سیالکوٹ سیکڑ میں دشمن کی آگے بڑھنے کی کوششوں کو ناکام بنا دیا گیا۔

۳۵۰ بھارتی فوجیوں کا ہتھیار ڈالنا

۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو قصور کیمپ میں بھارت کی چوتھی سکھ رجمنٹ کے ایک لیفٹیننٹ کرنل ’ سات دوسرے افسروں اور ۳۵۰ سپاہیوں نے پاکستانی افواج کے سامنے بغیر کسی مقابلے کے ہتھیار ڈال دیئے۔ ان سکھ فوجیوں نے کہا کہ وہ پاکستان کے ساتھ جنگ کرنا نہیں چاہتے اور انہیں بھارت کے جنگی ناخداؤں نے اپنے سیاسی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے جنگ میں جموٹک دیا ہے۔ یہ سکھ قیدی اس بات پر خوش نظر آ رہے تھے کہ وہ پاکستان کی فوج کے قیدی بن گئے تھے اور اس طرح ان کی جانیں بچ گئیں۔

کیمپ میں پاک فوج کی پیش قدمی اور ۳۵۰ جنگی قیدیوں کی گرفتاری صدر ایوب کی حکومت کے لئے نقطہ عروج تھی۔ اس اقدام سے انہوں نے بڑی امیدیں وابستہ کر لیں لیکن بروقت حملے کی وجہ سے اس علاقے میں مزید پیش قدمی نہ ہو سکی۔

ترکی کا اسلحہ دینے کا اعلان

ترکی کے وزیر اعظم مسٹر صوات احیاری ارغیلو نے ۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پچاس لاکھ ڈالر کی مالیت کے ہتھیار ’ اسلحہ اور دیگر سامان جنگ دینے کا اعلان کیا۔ پاکستان کو بھیجے جانے والے اسلحہ میں چھوٹی توپیں ’ ہلکی بندوقیں ’ بڑوتے اور توپوں کے گولے وغیرہ شامل تھے۔ یہ سامان جنگ نی میں تیار کیا گیا تھا۔ یہ سامان پاکستان کو ایک تجارتی معاہدے کے تحت دیا گیا تھا۔

انڈونیشیا کی حمایت کا اعلان

۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو انڈونیشیا کے اول نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ ڈاکٹر سو پاندرو نے پھر

اس بات کا اعلاہ کیا کہ بھارت اور پاکستان کی جنگ میں انڈونیشیا مثبت طور پر پاکستان کے ساتھ ہے۔ انڈونیشی حکومت کی تمام بھر دیاں پاکستانیوں کے ساتھ ہیں جو بھارتی جارحیت کے خلاف حق و انصاف کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

ادھر بنگالہ میں انڈونیشی فوجیوں نے بھارتی سفیر مسٹر رستم کی قیام گاہ کی دیواروں پر جگہ جگہ بھارتی واپس جاؤ کے نعروں کو لکھ دیئے۔

مجلدین کا درہ مکھ پر قبضہ

مجلدین آزادی نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجوں کو زبردست جانی اور مالی نقصان پہنچایا۔ صدرائے کشمیر ریڈیو نے ۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اعلان کیا کہ مجلدین نے کارگل روڈ پر بھارتی فوجوں کو رسد پہنچانے والے ایک دست پر حملہ کر کے ۴ ٹرک تلو کر دیئے اس دست میں کل پندرہ ٹرک شامل تھے۔ جنوں کے جنوب مغربی علاقہ میں بھارتی فوج کے ایک اور دست پر مجلدین نے حملہ کر کے اس کا صفایا کر دیا۔ اس جنگ میں متعدد جنگی اہمیت کی دستلویزات اور جنگ کے نقشہ جات بھی مجلدین کے ہاتھ لگے جو انتہائی کونسل کے صدر دفتر میں بھیج دیئے گئے۔

علاوہ ازیں درہ مکھ کی پوری آبادی نے بھارتی سامراج کے خلاف بغاوت کا اعلان کر دیا اور مجلدین کے ساتھ جنگ میں شامل ہو گئی۔ اس علاقہ کے پانچ سو فوجیوں نے اپنے علاقے کے قتلے پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا اور پاکستان کا پرچم لہرایا۔ اس کارروائی میں مجلدین نے بھارتی فوج کے لیفٹیننٹ کرنل 'صوبیدار اور تین بھارتی سپاہیوں کو بھی ہلاک کیا۔ پونچھ کے علاقے میں ایک ہزار افراد نے جملہ کشمیر میں شرکت کا اعلان کیا۔

عراق کی طرف سے پاکستان کی حمایت کا اعلان

۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو عراق کے صدر عبدالسلام عارف نے بھارتی جارحیت کے خلاف پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا اور کہا کہ وہ پاکستان کو ہر ممکن مدد دینے کو تیار ہیں۔

پاک فوج کا جیسلمیر میں داخلہ

۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی شیر دل بری فوج نے پاکستانی فضا کی مدد سے سیالکوٹ اور اہور کے علاقوں پر دشمن کی کثیر التعداد فوج کے زبردست حملے کو نہ صرف پسپا کر دیا بلکہ اسے ست پیچھے دھکیل دیا۔ سیالکوٹ سیکڑ میں بھی اس نے منہ کی کھائی۔ پاکستان کی مسلح افواج نے رام گڑھ اور جیسلمیر تک آگے بڑھ کر ایک اہم مورچے پر بھی قبضہ کر لیا جس چوکی پر قبضہ کیا گیا وہ رام گڑھ جیسلمیر کے درمیان بھارتی علاقہ میں تھی۔ اس علاقے میں بھارتی سرحدی پولیس نے پاک فوج کے ڈر کے مارے بہت سی چوکیں از خود خالی کر دی تھیں۔

پاکستان کی مسلح افواج نے سندھ و راجستان سیکڑ میں بھارتی فوج کے جوابی حملے کو بھی

پہنچا۔ پاک فوج نے اس دہری کے ساتھ اچانک حملہ کیا کہ دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ بھاری جانی و مالی نقصان اٹھا کر اپنے علاقے کی طرف واپس بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔

کھیم کرن سیکڑ میں پاک فوج نے بھارتی فوجوں کو دباؤ میں رکھا اور آگے بڑھ کر کئی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ سلیمانگی کے علاقے میں پاک فوج نے کئی بھارتی چوکیوں کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ پاک فضائیہ کے طیاروں نے بھارتی فوج پر حملہ کر کے اس کے ۲۸ ٹینک اور ۱۳۳ بھاری فوجی گاڑیاں تباہ کر دیں اب تک کی لڑائی میں دشمن کے ۱۸۷ ٹینک تباہ کئے جا چکے تھے۔

دشمن کے بمبار طیاروں نے ملتان اور نواب شاہ کے ہوائی اڈوں پر حملہ کیا مگر اس بڑے لانے حملے سے پاکستان کے کسی فوجی اڈے کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔

جھمب سیکڑ میں دشمن کے کئی حملوں کو بری طرح ناکام بنا دیا گیا۔ یوں پاکستان نے اپنی چوکیوں کو بہت مضبوط بنا رکھا تھا جب پاکستان کا جوابی حملہ ہوا تو اس وقت ایک بھارتی بریگیڈ وہاں کی بول طلب کر رہا تھا اس خفیہ اصطلاح کا مطلب یہ تھا کہ اسے فوری طور پر فضائی فوجی امداد بھجھ پھرائی جائے۔ یہ خفیہ پیغام پاکستانیوں نے سن لیا۔ انہیں پتہ چل گیا کہ دشمن کے قدم اکھڑ چکے ہیں اس پیغام کے ملنے ہی پاک فوج چند منٹ کے اندر جھمب اور دیو کو اپنے قبضے میں لے چکی تھی۔

سیالکوٹ کے محاذ پر ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ

۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ کے محاذ پر برصغیر پاک و ہند کی تلخ کی سب سے بڑی جنگ لڑی گئی۔ بھارت نے پچاس ہزار پیدل فوج اور بکتر بند ڈویژن اور چھ سو ٹینکوں کی مدد سے خوفناک ترین حملہ کیا جسے پاک فوج نے محسوس کی جنگ کے بعد اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید سے اتنی ہی شدت سے کھل دیا۔ بھارت نے کشمیر کی جانب پاکستان کی نہ رکنے والی پیش قدمی روکنے کے لئے اس محاذ پر اپنی پوری فوجی قوت سے بھرپور حملے شروع کر دیئے۔ اس ضمن میں بھارت ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی ایک چٹان لے کر آیا تھا۔ جسے پاکستان کے ناقابل تفسیر اور شیردل جوانوں نے اپنے بمبار ٹینک شکن دستوں اور بکتر بند گاڑیوں کی مدد سے پاش پاش کر کے رکھ دیا۔ پاکستان کے ٹینک شکن دستے دشمن کی صفوں کو چیرتے ہوئے ٹینکوں کے پیچھے پہنچ گئے اور وہاں سے ٹینکوں پر قیامت برپا کر دی۔

بی بی سی نے اپنے ایک نشریے میں بتایا کہ سیالکوٹ کی جنگ دوسری جنگ عظیم کے بعد دنیا میں کبھی لڑی جانے والی سب سے بڑی جنگ تھی معلوم ہوتا ہے کہ دشمن ہتھیار ڈالنے سے پہلے اپنی پوری طاقت آزمایا جاتا ہے چنانچہ ایسی ہی ایک اور جنگ میں اس کی شکست اس کے تابوت میں آخری کیل ہو گئی۔ محاذ کا یہ معرکہ چھتیس گھنٹے جاری رہا۔ پاک فضائیہ نے دشمن

لی صفوں پر زبردست حملے کر کے ایک بار پھر اہم کردار ادا کیا۔

سلامتی کونسل میں بھارت کی جنگ بندی کی دہائی

پاکستان کی مسلح افواج تعداد میں کم ہونے کے باوجود ہر محاذ پر بڑی دلیری سے لڑ رہی تھیں اور اس کے نتیجے میں اس نے بھارت سے کلنی تعداد میں گولہ بارود اور اسلحہ چھین لیا تھا علاوہ ازیں پاک فوج نے بھارت کے بست سے علاقے کو بھی اپنے قبضے میں لے لیا۔

اسی اثناء میں پاک فضائیہ اور پاک بحریہ نے ریسی سرنگل دی تھی اور بھارت کے ہوائی بیڑے کا ایک چوتھائی حصہ تباہ کر دیا تھا۔ ان حالات میں بھارت چاہتا تھا کہ جنگ فوری طور پر بند ہو جائے اور اس نے اپنے منہد سے چھانگہ کو اقوام متحدہ میں بھیجا اور اس نے ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سلامتی کونسل میں یہ بیان کیا کہ ہم کسی شرط سے بغیر جنگ بند کرنے کو تیار ہیں۔ اس یان کے بعد عالمی دباؤ پاکستان پر بڑھتا چلا گیا کہ حملہ آور تو جنگ بند کرنے کی درخواست کر رہا ہے لہذا پاکستان کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ بھی جنگ بند کر دے۔ پاکستان کے پاس اتنی فوج نہیں تھی کہ وہ بھارت کے اندر بست دور تک چلی جاتی۔ جنگ بندی پر غور ہوتا رہا فوجی حکام نے تین دن کی مسلت مانگی لیکن دباؤ اس قدر شدت اختیار کر گیا تھا کہ پاکستان کو جنگ بند کرنا پڑی۔

جنگارت میں ایئر انڈیا کے دفتر کی تہلی

۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو انڈونیشیا کے فوجیوں نے جنگارت میں بھارتی طیارہ ران کپنی ایئر انڈیا کے دفتر پر حملہ کر کے اس کے تمام فرنیچر اور کاغذات کو نذر آتش کر دیا۔ انہوں نے یہ کارروائی پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت پر احتجاج کے طور پر کی۔

دوسری اثناء انڈونیشیا کے وزیر تعلقات عامہ ڈاکٹر ارسلان عبدالغنی نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ استصواب رائے عامہ کے ذریعے حل ہونا چاہئے کیونکہ کشمیر کی ۷۵ فیصد اکثریت پاکستان کی حامی ہے جب کہ ایک بست معمولی سی عسکران اقلیت بھی بھارت سے گٹھ جوڑ کئے ہوئے ہے۔

مجلدین آزادی کاٹن پر حملہ

۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو مجلہدین آزادی نے سری نگر سے پندرہ میل دور ٹنچ میں بھارت کے ایک فوجی اڈے کو بالکل تباہ کر دیا۔ صدائے کشمیر ریڈیو کے اعلان کے مطابق جس وقت مجلہدین نے اس اڈے پر حملہ کیا، بھارتی فوجی اس قدر حواس باختہ ہو گئے تھے کہ انہوں نے ایک دوسرے پر گولیاں چلائی شروع کر دیں۔ ان کا یہ عمل پوری رات جاری رہا صبح مجلہدین نے دیکھا کہ پھر سے اڈے پر لاشوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے جو بھارتی بلی نیچے انہیں مجلہدین نے ٹھکانے لگا دیا۔ اس کے بعد مجلہدین بھارتیوں کا فوجی ساز و سامان اور خوراک کا ذخیرہ لے کر روپوش ہو گئے۔

مجلدین نے سری نگر سے صرف پانچ میل دور ایک فوجی کھانے کو بھی تہہ کیا۔ دریں اثناء سری نگر سے ۲۲ میل دور ہندی پور کے علاقہ میں بھارتی فوج اور افغانیوں کے مابین بھی جھڑپیں ہوئیں۔ ان جھڑپوں میں بھارت کے دو درجن فوجی ہلاک ہو گئے۔

رام گڑھ، جیسلمیر سیکڑ اور کھیم کرن سیکڑ کی صورت حال

پاک فوج نے ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو رام گڑھ اور کھیم کرن سیکڑ میں کئی بھارتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔

ادھر پاک فضائیہ کے طیاروں نے پاک فوج کی مدد کرتے ہوئے ہر محاذ پر دشمن کے حملوں کو ناکام بنانے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ پاکستان کی عیارہ شکن توپوں نے دشمن کے دو اور طیارے مار گرائے۔

مونا باؤ ریلوے سٹیشن پر پاک فوج کا قبضہ

مونا باؤ ریلوے سٹیشن بھارتی سرحد کا آخری ریلوے سٹیشن ہے۔ یہ راجھستان سیکڑ میں واقع ہے۔ میجر جنرل ممتاز علی راجا اس محاذ کے کمانڈر تھے۔ یہاں پاک فوج کی صرف دو بمالین تعینات تھیں۔ ان میں سے ایک (۱۸ بجلب) کی کمان میجر جنرل ممتاز علی راجا کر رہے تھے۔ اس علاقے میں بھارت کی ۳ کمپنیاں تھیں ایک مرہٹہ رجمنٹ، ایک پراٹھری فورس اور ایک بی ایس ایف اور ایک ڈیزرٹ۔ اچانک پاک فوج کو وائز لیس پر ایک پیغام ملا چنانچہ پاک فوج نے توپ خانے سے بمباری شروع کر دی جس سے بھارتی فوج بوکھلا اٹھی۔ اسی اثناء میں پاک فوج کو بھارتی فوج کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ اپنے اعلیٰ افسروں کو پیغام بھجوا رہے ہیں کہ پاکستان نے ہم پر شدید دباؤ ڈال رکھا ہے اور ہمارا محاذ مشکل میں ہے۔ ۱۳ ستمبر کو میجر جنرل ممتاز علی راجا کو حکم ملا کہ وہ مونا باؤ پر حملہ کر دیں چنانچہ آٹھ میل کا پیدل سفر طے کرنے کے بعد پاک فوج دشمن کے سامنے آگئی، دشمن پاک فوج کو دیکھتے ہی بھاگ نکلا اور اس طرح کسی فائر کے بغیر مونا باؤ پاکستان کی فوج کے قبضے میں آگیا۔

دشمن کئی تعداد میں اسلحہ اور گولہ بارود کے علاوہ ریلوے پر اپنی بھی چھوڑ گیا۔

راجوڑی پر مجلہدین کا قبضہ

۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو مقبوضہ کشمیر کے علاقے راجوڑی پر افغانیوں کو نسل کاہن پرچم لہرا دیا گیا اور بھارتی فوج کی زبردست کوششوں کے باوجود پورے علاقے پر مجلہدین نے اپنا کنٹرول قائم کر لیا۔

ریڈیو صدائے کشمیر نے مجلہدین کی سرگرمیوں کے بارے میں اطلاع دیتے ہوئے اپنے نشریے میں کہا کہ اب راجوڑی کے علاقے سے بھارتی دور غلامی کی بچی کچی یادگاریں ختم کی جا رہی ہیں۔

مجاہدین نے پونچھ میں بھارتی فوج کے ایک کیمپ پر حملہ کر کے بے شمار فوجیوں کو ہلاک کر دیا اور بہت سے اسلحہ اور نقدائی سامان پر قبضہ کر لیا۔ اسی دوران وادی کشمیر میں ایک اور بھارتی فوجی قافلہ پر مجاہدین نے چھاپہ مارا اور ایک درجن بھارتیوں کو ہلاک اور ۶ فوجی گاڑیوں کو تباہ کر دیا۔

لاہور کے محاذ پر بھارت کا ناکام حملہ

۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی شیر دل افواج اور پاک فضائیہ کے جاناہزوں نے رات گئے تک دشمن کے مزید بارہ لڑاکا بمبار طیاروں کو ٹھکانے لگایا۔ ان میں کینبرا ایٹ اور ڈاکو ٹاٹیارے شامل تھے۔ پاک فضائیہ نے یہ طیارے سری سرگودھا اور مشرقی پاکستان کے گرد بھارت کے فضائی ٹھکانوں پر بمباری کر کے تباہ کئے۔

پاکستانی طیاروں نے ان میں بات اور شیخ پر بھارتی طیاروں کی بمباری کا انتقام لینے کے لئے اگر تلہ اور مبارک پور سے بھارتی فوجی ٹھکانوں پر زبردست حملے کئے اور بمباری کر کے دشمن کے تین طیاروں کو ٹھکانے لگایا۔

پاک فوج نے سندھ راجستان محاذ پر بھارتی علاقے کے اندر گھس کر ایک اور چوکی پر قبضہ کر لیا۔

ادھر لاہور کے محاذ پر دشمن نے مقبول پور کے مقام پر تین بار بم پور حملہ کیا مگر پاکستان کی جاناہز بری فوجوں نے پاکستانی فضائیہ کے مقابلوں کی مدد سے تینوں بار حملے کو پسپا کر دیا۔ دشمن کو اس علاقے میں سینکڑوں لاشیں اور اپنے زخمی سپاہیوں کو چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ انکھور کے محاذ پر پاک فوج نے اپنی پوزیشن کو مستحکم بنایا۔

پاک فضائیہ کے طیاروں نے آدم پور اور بٹوارہ کے فضائی ٹھکانوں پر بھی زبردست حملے کیے۔ ان انڈیا ریڈیو نے ان دونوں ہوائی اڈوں کی تباہی کا اعتراف کر لیا۔

بھارتی طیاروں کی پشاور اور کوہٹ پر بمباری

بڑے دشمن نے پاک فوج اور فضائیہ کی جنگی سرگرمیوں سے مرعوب ہو کر شرعی پہلوؤں کو نقصان پہنچانے کے لئے ایک نیا محاذ کھولا۔ انڈین ایئر فورس کے طیاروں نے پشاور اور کوہٹ پر بم برسائے۔ جس سے ساتھ سے زیادہ بے گناہ شہری شہید ہوئے، دوسبھوں کو بھی نقصان پہنچا۔

پشاور میں پاک پٹی ایلیوٹی کے ایک ایگزیکٹو انجینئر شفیق اللہ جن کی عمر ۳۳ برس تھی، بھارتی فضائیہ کے بڑا انہ جسے سے نہ صرف خود شہید ہوئے بلکہ ان کی بیوی، چار بچے، دو بھائی اور بھائی بھی شہید ہو گئے۔

ایک ہزار سال تک جنگ لڑنے کا عہد

پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی رہائش گاہ پر اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اگر بھارت نے ہمارا تین لاکھ تین سو سو منصوبہ منظور نہ کیا تو جنگ بند نہیں ہوگی۔ ہمارے تین لاکھ تین سو سو منصوبے پر مذاکرات کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم ایک چھوٹی سی قوم سے تصنع رکھتے ہیں لیکن اگر ضرورت پڑی تو ہم کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے ایک ہزار سال تک جنگ جاری رکھیں گے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ نہ۔

۱۔ پاکستان اور بھارت کشمیر سے اپنی فوجیں حملہ طور پر ہٹالیں اور اقوام متحدہ کی افریشیائی فوج کشمیر میں بھیجی جائے۔

۲۔ تین لاکھ کے اندر رائے شماری کرائی جائے اور وہاں کے باشندوں سے دریافت کیا جائے کہ وہ بھارت کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں یا پاکستان کے ساتھ؟

حکومت شام کا اظہار تشویش

۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو شام کی حکومت نے پاکستان اور بھارت میں جنگ پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تنازعہ کشمیر کے حل کے لئے بین الاقوامی سرحدوں کی خلاف ورزی اور معصوم شہری آبادی پر بمباری ضروری نہیں۔

جہاں تک تنازعہ کشمیر کا تعلق ہے، حکومت شام کشمیریوں کے اس مقدس حق پر یقین رکھتی ہے کہ انہیں اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا موقع دیا جائے اور بین الاقوامی سرحدوں پر امن قائم ہونے کے بعد تنازعہ کشمیر کا حل اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق تلاش کیا جائے۔

کشمیر میں رائے شماری کے بارے میں امریکی حکومت کا موقف

۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو امریکہ کے وزیر خارجہ ڈین رسک نے کہا کہ امریکہ اب بھی اپنے اس موقف پر قائم ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تنازعہ کشمیر کے منصفانہ حل کے لئے رائے شماری کرائی جائے۔

چین کو پاکستان اور بھارت کے جھڑپے سے علیحدہ رہنا چاہئے اور یہ تنازعہ سلامتی کو نسل ہی کو طے کرنا چاہئے۔

بھارت سے جنگ کرنے کیلئے ایرانیوں کی خدمت

۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پورے ایران میں یوم بھر دی پاکستان منایا گیا اور پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت کی شدید مذمت کی گئی اس ضمن میں ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا تھا کہ نہ۔

ایسے موقع پر جب کہ ہمارے ہمسایہ اور دوست ملک پاکستان میں ہمارے بھائی اور بہنیں جنگ کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ ایرانی عوام ان سے اپنی دلی کابوردی کا اظہار کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ پاکستانوں کو اپنی خود مختاری اور مقدس نصب العین کے تحفظ کی مدد جلد میں ایرانوں کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ حکومت ایران کا یہ اعلان تہران سے ایرانی وزیر اعظم امیر عباس ہویدا اور ترک وزیر خارجہ حسن عشق کی بھارتی جارحیت کے بارے میں صدر ایوب سے بات چیت کے لئے پاکستان روانگی کے موقع پر جاری کیا گیا۔

افغان میں مزید کما گیا کہ ایرانی قوم، حاکمے گی کہ ہمارے پاکستانی بھائیوں اور بہنوں کو جو اپنی آزادی کی خاطر اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں جنگ سے نجات مل جائے۔

دریں اثناء تہران کی سڑکوں اور چوراہوں پر جگہ جگہ پاکستان کے پرچم لہرائے گئے اور ایرانی شہریوں نے بڑی مقدار میں ان پاکستانی پرچموں پر پھول نچھلور کئے اور اس طرح بھارت کے جارحانہ حملے کی جرات مندانہ مقابلہ پر پاکستان کی مسلح افواج اور قوم کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

ایرانی وزیر اعظم عباس ہویدا اور ترکی کے وزیر خارجہ کی پاکستان آمد

۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو دوست ملک ایران اور ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عباس ہویدا اور مسٹر حسن عشق برصغیر کی محدود صورت حال اور پاکستان پر بھارتی حملہ اور اس کے خلاف پاکستان کو اقدامات پر تہلولہ خیال کرنے کے لئے راولپنڈی آئے اور انہوں نے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور صدر پاکستان فیڈ مارشل محمد ایوب خاں سے ملاقات کی اور ان دونوں رہنماؤں نے صدر کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

ادھر ترک وزیر اعظم مسٹر ارغیلو نے بھارتی وزیر اعظم لال بہلور شاستری سے مطالبہ کیا کہ بھارت جنگ بند کر کے پاکستان طاقت سے اپنی فوجیں واپس بلائے۔

صدر سوینکارنو کا موقف

۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر احمد سوینکارنو نے اپنی پارٹی کی ۵۳ ویں سالگرہ کے موقع پر کہا کہ اسام نے ہمیشہ حق و انصاف کی حمایت کی ہے اور ظلم و بربریت کی مخالفت کی، انہوں نے ملاییشیا پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ یہ ملک پاکستان اور بھارت کی جنگ میں غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہے کیوں کہ وہ پاکستان اور بھارت دونوں کو اپنا دوست قرار دیتا ہے۔ کوئی بھی ملک جو ایک طرف خود کو مسلمان کہے اور دوسری طرف بھارت کی حمایت کرے وہ دراصل منافق ہے۔

آخر دم تک جنگ لڑنے کا عزم

۱۳ ستمبر کو پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے راولپنڈی میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا اس میں سو سے زیادہ ملکی اور غیر ملکی نمائندے موجود تھے۔ اس میں صدر ایوب نے بھارتی حملے کا پس منظر تفصیل سے بتایا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی بقاء کے لئے جنگ لڑ رہے ہیں۔ بھارت نے سیالکوٹ اور لاہور پر قبضہ جانے کی نیت سے ان شہروں پر حملہ کیا اس کا مقصد یہ بھی تھا کہ وہ ہم سے فوجی طاقت کے مل پر اپنی بات منوانے کے لئے مگر حملہ آور فوجوں کو پیچھے دھکیلا جا چکا ہے۔

بھارت نے مکمل منصوبہ بندی کے بعد پاکستان پر حملہ کیا ہے پاکستان کے قیام کے بعد ہی سے اس کے جارحانہ عزائم آشکارا ہونے لگے تھے لیکن رن کچھ کے سمجھوتے کے بعد بھارت کے تنازعہ علاقے میں اپنی فوجیں بٹانے سے انکار پر یہ واضح ہو گیا تھا کہ بھارت پاکستان پر حملہ کرنے والا ہے۔ جنگ بھارت نے مسئلہ کی ہے پاکستان کی پیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ وہ بھارت کے ساتھ امن سے رہے گزشتہ ۱۷ برسوں سے ہم نے بھارتی لیڈروں کو جس میں آنجنابی نورو بھی شامل تھے اور موجودہ وزیر اعظم لال بہلور شاستری بھی یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ کوئی اور طریقہ ڈھونڈ لیا جائے جس کے ذریعے دونوں ممالک امن کے ساتھ اچھے ہمسایوں کی طرح رہ سکیں عزت اور شرافت کی زندگی بسر کر سکیں۔

میں یہ خواہش لے کر ایک دفعہ دہلی بھی گیا لیکن میری اپیلوں سے کسی کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی اور نہ ہی انہوں نے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق مسئلہ کشمیر کے تصفیے کا کوئی آبرو مندانہ حل نکالا۔

موجودہ جنگ سے کیا حاصل ہو گا مجھے اس کا اندازہ نہیں لیکن بھارتی لیڈروں کو اچھی طرح یہ سمجھ لینا چاہئے کہ پاکستان چھوٹا ملک ہے وہ بھارت جیسا کردار ادا نہیں کر سکتا اور جب تک بھارت کو پاکستان کی مدد حاصل نہ ہو وہ بھی زیادہ عرصہ تک اپنا کوئی کردار ادا نہیں کر سکتا۔

صدر نے جنگ کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

بھارت نے اکھنور کے علاقے میں اپنی فوجیں جمع کرنا شروع کر دی تھیں جو پاکستانی سلامتی کے لئے خطرہ بن سکتی ہیں۔ اس جارحانہ کارروائی کو روکنے کے لئے پاکستان کو چھب کے علاقے میں جنگ بندی لائن عبور کرنی پڑی لیکن اس سے قبل ہی اس مقام پر جمع ہونے والی بھارتی فوجیں پاکستان کے دیہات پر گولے برسائیں تھیں۔ یہ دیہات جنوں و کشمیر کے تنازعہ علاقے میں واقع نہیں تھے۔

پاکستان پر حملہ کرنے کے بعد بھارت نے جنگ کا دائرہ وسیع کر دیا مگر لاہور اور سیالکوٹ کے علاقہ میں بھارت کے حملے روک دیئے گئے اور اس کی فوجوں کو پیچھے دھکیل دیا گیا۔ بھارت کے جارحانہ عزائم اس وقت بے نقاب ہو گئے تھے جب اس نے پاکستان کی یہ پیش کش مسترد کر دی تھی کہ بین الاقوامی سرحدوں سے فوجیں ہٹانے کے معاملہ پر دونوں ملکوں کے افسروں سے بات چیت ہونی چاہئے۔ لیکن بھارت رن کچھ اور دوسرے ایسے علاقوں میں اپنی فوجیں تعینات کرنا چاہتا تھا جن سے وہ پاکستان کے علاقے پر حملہ کر کے قبضہ بنا سکے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا اعتراف ٹاکا

۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھن نے نئی دہلی سے نیویارک روانہ کی وقت اعلان کیا کہ میں پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کو جنگ بندی پر آمادہ کرنے کی پہلی کوشش میں ناکام ہو گیا ہوں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے اب کہ دونوں ملکوں میں جنگ بند کرانے کی کوششیں ترک کر دی جائیں گے۔ گزشتہ دنوں میں دونوں ممالک کے رہنماؤں نے میرے ساتھ بڑی صاف گوئی کے ساتھ مذاکرات کئے ہیں۔ ان کی روشنی میں اسی افسوسناک مسئلے کے پرامن تصفیے اور جنگ بندی کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھوں گا مجھے اس سلسلے میں دونوں حکومتوں سے تعاون کی توقع ہے۔

بھارتی کمانڈر کی ڈائری اور جیپ کی برآمدگی

۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پندرہویں بھارتی انٹرنی ڈویژن کے جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل زرنجن پرشلہ اپنی جنگی ڈائری منو لکھے۔ یہ ڈائری پیش قدمی کرنے والی پاکستانی فوج سے ہاتھ لگی۔ یہ ڈائری ایک بتلی خیمہ سے ملی جس کو بڑی جھلت سے دشمن نے غلط کیا تھا علاوہ ازیں ایک جیپ بھی ملی۔

اس ڈائری میں انکشاف لیا گیا تھا کہ لاہور پر میرے منصوبہ دو ماہ پہلے بنایا گیا تھا اور میجر جنرل زرنجن پرشلہ کے بیان کے مطابق وہ اس منصوبے سے متفق نہیں تھے۔ انہوں نے اپنی ڈائری میں یہ انکشاف کیا کہ یہ منصوبہ شروع سے تخریب تک غلط ہے اور میں نے یہ نتیجہ اس وجہ سے ۱۹۶۱ء کہ فوجی کارروائیوں کے لئے واضح اور غیر مبہم اقدامات نہیں ہیں۔ انہوں نے بھارتی عسکرانوں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا کہ وہ مجوزہ فوجی کارروائیوں کے بارے میں پر امید تھے اور انہوں نے نہ تو حقائق کو پیش نظر رکھا تھا نہ ہی صورت حال کے تمام پہلوؤں پر غور کیا تھا۔ بہت سے فوجی افسران کسی نہ کسی فوجی اسسٹنٹ کے ذریعہ ذاتی فائدہ اور ترقی حاصل کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ ایک بھی مسئلہ ایسا نہیں جس پر پوری توجہ سے غور کیا جاتا ہو ان کے گھنیا طرز عمل کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ دشمن کو ہمیشہ کمزور سمجھتے ہیں اور خود کو

زیادہ طاقت ور خیال کرتے ہیں۔

بھارت کا جنگی جنون

۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت کے وزیر اعظم لال بہلر شاستری نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھل کی دہلی سے روانگی کے چند گھنٹے بعد آل انڈیا ریڈیو سے یہ اعلان کیا کہ جنگ ختم نہیں ہوئی اور جنگ بندی کی جو کوشش ہوئی تھی وہ ناکام ہو چکی ہے۔ اس کے ساتھ ہی بھارتی وزیر خارجہ سردار سون سنگھ نے کہا کہ بھارت نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے سامنے ٹھوس تجویز رکھی تھی لیکن پاکستان نے جنگ بندی کے لئے جو تین شرطیں لگائی ہیں ان کی وجہ سے ہماری تجویز بے نتیجہ رہی۔

پاکستان کی تینوں تجویز کے بارے میں میرا جواب صرف یہ ہے کہ ریاست جموں و کشمیر میں دخل اندازی سے باز رہو۔ نیز ریاست جموں و کشمیر بھارت کا داخلی معاملہ ہے اور پاکستان پیشگی شرائط پیش کر رہا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ کشمیر پر پاکستان کے بے بنیاد دعوے تسلیم کر لئے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ عارضی امن قائم کرنے میں اوتھل کو کامیابی نہیں ہوئی۔

سلاز میں انڈونیشی نو جوانوں کا بھارتی قونصل خانے پر قبضہ

۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بارہ ہزار انڈونیشی نو جوانوں نے شمالی سلاز کے شہر میدان میں بھارتی قونصل خانے اور مرکز اطلاعات پر قبضہ کر لیا۔ یہ کارروائی انڈونیشی نو جوانوں نے کشمیر اور پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت کی مذمت اور کشمیری و پاکستانی عوام کی حمایت کی خاطر کی۔ مظاہرین نے بھارتی پرچم کو اتار کر اس کی جگہ انڈونیشی پرچم لہرا دیا اور بھارتی قونصل سے مل کر اسے ایک یادداشت پیش کی جس میں کشمیر اور پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت کی شدید مذمت کی گئی تھی اور مطالبہ کیا گیا تھا کہ بھارت اپنی جارحیت فوراً بند کر دے لیکن بھارتی قونصل مسٹر پی آر نمبیسانی نے وفد سے کہا کہ کشمیر بھارت کا جزو لاینفک ہے۔ مظاہرین نے بھارتی مرکز اطلاعات کی تمام کتابوں پر بھی قبضہ کر لیا اور انہیں ٹرک میں لاد کر لے گئے۔

ادھر مغربی جلا میں بھارتی شہریوں اور ان کی الماک کو مغربی جلا کی انتظامیہ کی تحویل میں دے دیا گیا۔

تمام محاذوں پر بھارت کی پسپائی

۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت کو تمام محاذوں پر شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ پاک فضائیہ کے جہازوں نے دشمن پر یلغار جاری رکھی اور ہر محاذ پر دشمن کی پیش قدمی روک دی اور انہیں اپنی سرحدوں سے پیچھے دھکیل دیا۔ کئی محاذوں پر پاکستانی جہازوں نے اپنی پوزیشن کو مستحکم کیا۔

فضائی جنگ میں دشمن کے مزید چار جیٹ طیارے تباہ ہوئے۔ ۲۲ مزید ٹینک ۵ بھاری توپیں اور ۵۱ دوسری فوجی گاڑیوں کے علاوہ دیگر ساز و سامان کو بھی زبردست نقصان پہنچایا گیا۔ پاک فضائیہ کے طیاروں نے سری نگر، جوڈھپور، 'بلوڑہ'، 'آدم پور' اور پٹھان کوٹ کے ہوائی اڈوں پر بھی بمباری کی اور دشمن کی املاک اور ہوائی تنصیبات اور جنگی طیاروں کو جلنے ہوئے دیکھا۔ اب تک کی دس روزہ جنگ میں پاکستان کے ضائع ہونے والے بمبار طیاروں کی تعداد دو ہو گئی۔ چھ لڑاکا طیارے اس کے علاوہ تھے۔

تھیم کرن قصور سیکڑ میں پاک فوج نے دشمن کی فوج پر مسلسل دباؤ جاری رکھا اور اس حملہ پر پاک فوج نے بھارتی فوج کو زبردست نقصان پہنچایا اور دشمن کے تین طیاروں کو مار گرایا۔ لاہور اور سیالکوٹ سیکڑ میں دشمن کے حملوں کو پسپا کر دیا گیا اور دشمن کی فوج کو پیچھے دھکیل دیا گیا۔ تھیم کرن سیکڑ میں بھارت کی ایک اور چوکی پر قبضہ کر لیا گیا۔

پشاور اور سرگودھا کی شہری آبادی پر بمباری

دشمن نے ہر حملہ پر اپنی پہلانی اور پاکستان کی بلوڑ افواج کے ہاتھوں پہ در پہ شکست سے جھنجھلا کر ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی شہری آبادیوں پر بڑا اونٹن سے بھاری رکھے۔ دشمن کے بمبار طیاروں نے پشاور اور سرگودھا کی شہری آبادی کو نشانہ بنایا۔ سرگودھا میں ۱۲ افراد شہید اور ست سے دوسرے زخمی ہو گئے۔ ان میں ۵ عورتیں اور دو بچے شامل تھے۔ پشاور کے قریب بھی سات افراد شہید ہو گئے اور ست سے زخمی ہوئے۔ گاؤں کی ایک مسجد بھی شہید ہو گئی۔

ادھر پاک فضائیہ کے سبیسون جیٹ طیاروں نے دوپہر کو ساڑھے بارہ بجے امرتسر اور جالندھر نے مائین بیاس کے پل پر پرواز کے دوران دشمن کے دو ہنٹر طیارے تباہ کر دیئے۔ سیالکوٹ سیکڑ میں بھارتی فوج نے دو سمتوں سے بھرپور حملہ کیا اس حملہ میں بکتر بند اور پیدل فوج نے حصہ لیا۔ جیسے ہی دشمن کی فوج کو آگے بڑھنا دیکھا گیا۔ پاک فضائیہ اور توپ خانہ حرکت میں آ گئے اور دشمن کے حملہ کرنے سے پہلے ہی اس پر کاری ضرب لگا کر اسے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ دشمن کو زبردست جانی و مالی نقصان ہوا۔

تھیم کرن سیکڑ میں قدرے سکون رہا۔ واہگہ انٹاری سیکڑ میں بھی دشمن نے کوئی خاص کارروائی نہ کی۔ البتہ سیالکوٹ جوں سیکڑ میں دشمن کی پیش قدمی کو روک دیا گیا۔

گڈرو سیکڑ میں دشمن کے ۱۱ ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ پاک فضائیہ نے حصار ضلع میں سرنا کے علاقے میں دشمن کے ایک ہوائی اڈے پر حملہ کیا اور اس کے فوجی ٹھکانوں کو

زبردست نقصان پہنچایا۔

افغانستان کا اظہار تشویش

افغان حکومت نے پہلی بار برصغیر میں پاک بھارت جنگ پر تشویش کا اظہار کیا۔ اس ضمن میں کابینہ کا ایک اجلاس ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو منعقد ہوا جس کی صدارت وزیر اعظم نے کی۔ اجلاس کے اختتام پر ایک اعلان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا تھا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان فوجی کارروائی سے جو سنگین صورت حال پیدا ہوئی ہے اس پر افغانستان کی حکومت اور عوام کو سخت پریشانی اور تشویش لاحق ہے اور مسائل کے تصفیہ کے لئے فوجی کارروائی کے طریقہ کو انتہائی غلط اور اس علاقہ کے امن کے لئے خطرناک سمجھتے ہیں۔

بارہ عرب سربراہوں کی طرف سے پاکستان کی حمایت کا اعلان

۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو عرب ممالک کے سربراہوں نے کاسا بلانکا میں کشمیری عوام کے حق خود اختیاری کی حمایت کا اعلان کیا۔ اور پاکستان اور بھارت سے اپیل کی کہ وہ فوراً جنگ بند کر دیں اور مسئلہ کشمیر کا فیصلہ استصواب رائے عامہ اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق طے کریں۔ اس طرح ان عرب سربراہوں نے پاکستان کے موقف کی مکمل حمایت کا اعلان کیا اور کہا کہ بھارت کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ ریاست جموں و کشمیر اس کا حصہ ہے۔

سیالکوٹ جموں سیکٹر میں محسنان کارن

۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیالکوٹ جموں سیکٹر میں پھر محسنان کارن ہوا۔ بھارت کی بزدل فوج نے آگے بڑھ کر بھرپور حملہ کیا مگر پاکستان کی بری فوج کے مجاہدوں نے اسے بری طرح ناکام بنادیا۔ اس حملہ پر پاک فضائیہ کی مدد سے دشمن کے مزید ۵۵ فینٹ بمب تھیں اور فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں۔ اس طرح اب تک کی لڑائی میں دشمن کے تباہ ہونے والے ٹینکوں کی تعداد ۴۴۲ ہو گئی۔ ۷۰ اینٹک پاک فوج کے ہاتھ گئے جو صحیح حالت میں تھے۔

۱۸۔ پاک فضائیہ کے عقابوں نے ہواڑہ اور آدم پور کے بھارتی ہوائی اڈوں پر زبردست بمباری کی اور دشمن کے کئی فوجی ٹھکانوں کو تباہ کر دیا۔

پاکستان اور بھارت کو اقتصادی اور فوجی ناکہ بندی کی دھمکی

۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھن نے سلامتی کونسل سے کہا کہ وہ پاکستان اور بھارت کو جنگ بند کرنے کا حکم دے اور اقوام متحدہ کے زیر اہتمام کسی دوست ملک میں پاکستان اور بھارت کے سربراہوں کی کانفرنس منعقد ہونی چاہئے جس میں تنازعات کے پرامن تصفیہ کی کوشش کی جائے اس ضمن میں انہوں نے چند سفارشات بھی پیش کیں۔ جو یہ ہیں:-

۱۔ پاکستان اور بھارت کو جنگ بند کرنے کا حکم دیا جائے۔

۲۔ دونوں ملکوں کے سربراہوں کا ایک اجلاس دوست ملک میں منعقد کیا جائے اور اگر سروری ہو تو اس مقصد کے لئے سلامتی کونسل کی ایک کمیٹی بھی قائم کی جائے۔

۳۔ اس امر کا جائزہ لیا جائے کہ سلامتی کونسل کس طرح جنگ بندی پر عمل کرا سکتی ہے اور ۶ ستمبر کی قرارداد کے مطابق دونوں ملکوں کی فوجوں کو سابقہ مورچوں پر لانے کی کس طرح نگرانی کی جاسکتی ہے۔

اتحاد نے یہ بھی کہا کہ سلامتی کونسل کو چاہئے کہ وہ دونوں ملکوں پر اچھی طرح واضح کرے کہ اگر انہوں نے جنگ بندی سے متعلق کونسل کا حکم نہیں مانا تو اقوام متحدہ کے منشور کے باب ۷ لی دفعہ ۳۹ کے تحت ان کے خلاف بین الاقوامی پیمانے پر اقتصادی اور فوجی کارروائیوں کی باتیں انہوں نے اپنے امن مشن کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور بھارت غلوں کے ساتھ جنگ بند کرنے کو تیار ہیں چنانچہ میں فوری طور پر جنگ بندی کے لئے تجاویز پیش کر رہا ہوں۔

۱۔ پاکستان اور بھارت کی فوجوں کو ان کے مورچوں پر واپس آ جانا چاہئے جنہیں وہ ۵ اگست ۱۹۶۵ء سے قبل تھیں۔

۲۔ صدر ایوب اور وزیر اعظم شاستری کی ملاقات جلد سے جلد کرائی جائے۔

جنگ کی صورت حال کے بارے میں اتحاد کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے:-

پاکستان اور بھارت کے درمیان جہاز کن جنگ ہو رہی ہے دونوں فریقوں نے نئی مقامات پر جنگ بندی اٹھانے کی خلاف ورزی کی ہے اور جنگ بھارت اور مغربی پاکستان کی سرحد تک پہنچ چکی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں بہت سے لوگ تباہ طور پر داخل ہو گئے ہیں اور شمال مغربی سرحد کے قریب بھی جنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔ دونوں ملکوں میں فرقہ وارانہ فسادات کا بھی خطرہ ہے بھارتی فوجوں نے کارگل، نیڈوال اور اوڑی پونچھ میں جنگ بندی اٹھانے کی خلاف ورزی کی ہے۔ جنوب میں بھارتی فوجیں جنوں کی سرحد پار کر کے سیالکوٹ میں داخل ہو گئیں اور امرتسر اور فیروز پور سے بھارتی فوجوں نے لاہور کی طرف پیش قدمی کی پاکستانی فوجوں نے جنگ بندی اٹھانے پر کر کے انہوں کی طرف بڑھنا شروع کر دیا ہے۔

انہوں نے اپنی رپورٹ میں جنگ کے کئی ایک واقعات بھی پیش کئے۔

جنگ سے متعلق اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی رپورٹ

۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اتحاد نے پاکستان اور بھارت کا تین روزہ

دورہ کر کے سلامتی کو نسل میں جو رپورٹ پیش کی اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

کہ میں نے وزیراعظم شاستری اور صدر ایوب خان کے درمیان ملاقات کی تجویز پیش کی تھی۔ صدر ایوب نے اس کا یہ جواب دیا تھا کہ جنگ بندی اسی وقت ممکن ہو سکتی ہے جب اس کے بعد فوراً ایسے اقدامات کئے جائیں جن سے تنازعہ کا دیرپا اور باعزت فیصلہ ہو سکے تاکہ ایسے ہلکے واقعات پھر پیش نہ آئیں۔ جن کا اس وقت برصغیر کو خطرہ لاحق ہے اس فیصلہ کے لئے ایک موثر مشنیز اور ایک طریق کار ضروری ہے تاکہ تنازعہ کا آخری فیصلہ ہو سکے۔

دونوں لیڈروں نے اپنے جواب میں پہلے جنگ بند کرنے کی صاف صاف خواہش ظاہر کی مگر دونوں نے اپنی اپنی شرائط بھی مانگ کر دیں جس کے نتیجہ میں دوسری طرف یہ ہوا کہ جنگ بندی کی تجویز کو قبول کرنے میں بھی مشکلات حائل ہو گئیں۔

فوجی ہیڈ کوارٹر پر مجاہدین آزادی کا حملہ

۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سری نگر کی حدود میں لیٹیا ہیڈ کوارٹر پر مجاہدین آزادی نے بھرپور حملہ کیا۔ یہ حملہ اتنا زبردست تھا کہ اس سے ہیڈ کوارٹر میں بھگدڑ مچ گئی اور لیٹیا کے علاقہ نے خوف زدہ ہو کر ایک دوسرے پر گولیاں چلائیں شروع کر دیں۔ یہ قاتلنگ رات گئے تک جاری رہی۔ دریں اثناء سری نگر سے تقریباً ۳۰ میل دور کارگل روڈ پر بھارت کے ایک فوجی قافلے پر مجاہدین نے زبردست حملہ کیا یہ قافلہ ٹک لے کر جا رہا تھا۔ قافلہ کے بیشتر سپاہی ہلاک ہو گئے۔ ۵ گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔

پونچھ کے علاقے میں بھی مجاہدین نے ۵ بھارتی سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

پاکستان اور بھارت اقوام متحدہ میں

۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت کے وزیر تعلیم منتر چھاگند نے سلامتی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے سلامتی کونسل کو یہ طے کرنا چاہئے کہ حملہ آور کون ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ سلامتی کونسل پاکستان کو حملہ آور قرار دے اور بھارت کے خلاف اس جارحیت کی مذمت کرے۔ پاکستان اور چین کی ملی جھگڑا ہے اس کا ثبوت چین کا وہ مراسلہ ہے جس میں اس نے ہم سے سکم کی سرحد پر فوجی ٹھکانے ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ چین نے بھارت پر حملہ کرنے کی دھمکی دی ہے۔ ہماری حکومت برداشت نہیں کر سکی کہ کوئی غیر ملک کشمیر میں اپنی فوج بھیجے کیونکہ کشمیر بھارت کا حصہ ہے انہوں نے دریافت کیا کہ امریکہ نیکساں اور الاسکا میں رائے شماری قبول کر لے گا۔ انہوں نے صدر ایوب کے رویے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے رویے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں چین کے اس الٹی میٹم کا

پہلے سے علم تھا وہ بھارت کو دو محلوں پر لڑنا چاہتے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ چین ہماری پینہ میں چھرا گھونپ دے۔

ادھر سلامتی کونسل میں پاکستان کے نمائندے مسٹر ایس ایم ظفر نے زور دے کر یہ بات کہی کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان مستقل جنگ بندی کے لئے مسئلہ کشمیر کا سیاسی تعصیب بڑا ضروری ہے اور جنگ بندی کا جو منصوبہ بنایا جائے اس میں مسئلہ کشمیر کے حل کی گنجائش ہونی چاہئے۔ پاکستان کشمیر کے جھگڑے کو بین الاقوامی جنگ میں تبدیل کرنے کا خواہش نہیں ہے اس کا مطالبہ تو صرف یہ ہے کہ سلامتی کونسل نے ۷۷ سال پہلے کشمیر میں رائے شماری کے متعلق جو قرارداد منظور کی تھی اس پر عمل کرایا جائے۔

پاکستان اب کشمیریوں کی آزادی اور ان کے حق خود ارادگی کے لئے محض وعدوں پر بحکمہ کرنے کی بجائے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔ مسئلہ کشمیر اور کشمیر میں رائے شماری کرانے کا حائدہ اتنا پرانا ہے کہ مغربی ممالک سے پاکستان کا اتحاد بھی اتنا قدیمی نہیں 'روس اور چین کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کے لئے ہم نے حال ہی میں جو کوششیں کی ہیں' مسئلہ کشمیر کا وجود ان کوششوں سے پہلے ہی عمل میں آگیا تھا اور طے شدہ فیصلہ کے مطابق تنازعہ کشمیر طے کر لیا گیا تو چین یا کسی دوسری غیر ملکی طاقت کا کوئی مقصد پورا نہیں ہو گا۔

پاکستان بھارت کی طرح دوسروں سے طاقتوں پر مبنی نہیں رکھتا اور نہ ہی اس پر کسی کا دباؤ یا اثر ہے ہم نہیں چاہتے کہ تنازعہ کشمیر بڑی طاقتوں میں تصادم کا باعث بنے۔

مسٹر ایس ایم ظفر نے کہا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی دھمکی 'تیز تو بیزمان لی مینی تو جنگ کبھی ختم نہیں ہو گی۔'

چین کا بھارت کو الٹی میٹم

چین پاکستان کا بہترین دوست ہے اس نے ہمیشہ کشمیر کے مسئلے میں پاکستان کے موقف کی حمایت کی اور ہر سطح پر اس کا شانہ بشانہ ساتھ دیا۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں جب جنگ طول پکڑ گئی تو چین نے ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت کو زبردست دھمکی دی جو ایک احتجاجی مراسلے کی شکل میں تھی اس کا متن یہ ہے:-

بھارتی حکومت برابر چین اور بھارت کی سرحد پر نیز چین سکم سرحد پر اپنی فوجی مداخلت کو چھپانے اور ان کی تردید کرنے کی سابقہ روش پر قائم ہے۔ بھارت چین سرحد پر چین نے خود ۱۹۶۲ء میں جنگ بندی کی اور اپنی فوجوں کو ہٹا لیا۔ حالانکہ بھارتی فوجوں کی طرف سے یہ اشتعال انگیزی برابر جاری ہے۔ بھارت نے ہوائی یا بری طریقے سے اب تک تین سو مرتبہ چین کے

علاقے میں مداخلت کی ہے۔ چینی حکومت برابر بھارت سے احتجاج کرتی رہی ہے اور اسے تنبیہ کی گئی ہے اس کے ساتھ چین نے بعض دوست ممالک کو بھی ان کی اطلاع دی ہے۔ حقیقت اپنی جگہ ہے اور بھارت ان کو محض ہلنے سازی سے ختم نہیں کر سکتا۔ بھارت اس اثناء میں سکم چین سرحد پر جارحانہ اقدامات کے لئے غیر قانونی فوجی تعمیرات کرتا رہا۔ اب بھارتی حکومت بڑی چالاکی سے یہ کہتی ہے کہ اس معاملے کو ایک آزاد اور غیر جانبدار مبصر کے جائزوں کے بعد حل کیا جاسکتا ہے۔ بھارت نے بڑی بے شرمی سے کہہ دیا ہے کہ نہ۔

۱۔ بھارتی فوج نے کبھی سکم چین سرحد عبور نہیں کی ہے اور نہ بھارت نے اس پر کوئی فوجی تعمیرات کی ہیں۔ بھارت کا دعویٰ بالکل جھوٹ ہے۔

۲۔ یہ بات بھی واضح ہو کہ بھارت نے اپنے ہر مراحل میں ہٹ دھرمی کے ساتھ سکیمیا ٹنگ اور جیت کے بعض حصوں پر اپنا دعویٰ جتایا ہے۔ اس کے ساتھ چین بھارت سرحد کے مغربی سیز پر بھی اس نے دعویٰ کیا اور یہ کہا کہ چین نے اس پر غیر قانونی قبضہ کر رکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ علاقے کبھی بھارت کے نہ تھے اور نہ ہیں بھارت نے جب سرحدی نقوش میں گزروں کی تب بھی اس نے ان علاقوں کو اپنا نہ دکھایا تھا اس کے برعکس میکومہن لائن پر چینی علاقے کے ۹ ہزار مربع کلومیٹر پر بھارت نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اور اسے چین برابر اپنا علاقہ کہتا رہا ہے۔

۳۔ بھارت نے امریکی سامراج اور ان کے حواریوں کی مدد سے بیٹھ نفرت انگیز قوم پرستی اور پڑوسیوں کے خلاف جارحیت کی پالیسی پر عمل لیا ہے۔ بھارت کی منطق یہ رہی ہے کہ وہ تمام علاقے جو اس نے زبردستی چھینے ہیں اس کے ہیں اور وہ علاقے بھی جو وہ لینا چاہتا ہے اس کے ہیں۔ اس پالیسی کا نتیجہ ہے کہ بھارت نے نہ۔

۱۔ ۱۹۶۲ء میں چین پر حملہ لیا تھا اور اسی منطق کے تحت اس نے آج پاکستان پر حملہ کیا ہے۔

۲۔ چینی حکومت برابر یہ کہتی رہی ہے کہ مسئلہ کشمیر کو کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی بنیاد پر حل کیا جائے جیسا کہ پاکستان اور بھارت عہد کر چکے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ حق اور باطل میں تمیز نہ کی جائے اور کشمیری عوام کے امن کی پامالی کو تسلیم کر لیا جائے نہ یہ کہ پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت کو جائز سمجھ لیا جائے۔

یہ ماضی کی طرح اب بھی چین کی پالیسی کا جزو ہے کہ وہ کشمیر میں مطالبہ استعصوب رائے کی حمایت کرے۔ بھارت نے بجائے کشمیری عوام کا مطالبہ ماننے کے کھل کر پاکستان پر حملہ کر دیا۔ چینی حکومت کو اس امر پر سخت تشویش ہے کیونکہ دنیا میں عقل و انصاف کا وجود برقرار رہنا

چاہئے۔ ہم اس وقت تک برابر پاکستان کی حمایت کرتے رہیں گے جب تک بھارت کی فوجی خلاف ورزی جاری ہے خواہ بھارت کو امریکہ اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے کچھ سی مدد کیوں نہ ملے۔

بھارت عرصہ سے سکم کی سرحد پر اشتعال انگیزی کر رہا ہے اور اسے اس سرحد پر چینی سرحدوں کا ذرا سا بھی احترام نہیں ہے اب بھارت نے بوسہ اور اشتعال انگیزی کے لئے چین کے علاقے میں مداخلت شروع کر دی ہے۔ بھارت نے سرحد پر ۵۶ فوجی کیمپ قائم کئے۔ بار بار چینی احتجاج کے باوجود بھارت نے اپنے کان بند کر لئے ہیں۔ اور وہ سرحدوں کی خلاف ورزی پر قائم ہے۔ اب اس نے چین کے علاقے میں دور تک مداخلت کی ہے اس نے سرحدی باشندوں پر حملے کئے ہیں اور ان کو لوٹا ہے۔ چینی حکومت مطالبہ کرتی ہے کہ وہ چین سکم سرحد پر تمام فوجی کیمپوں کو تین دن کے اندر اندر ختم کر دے اور فوراً چین بھارت 'چین سکم سرحدوں کی خلاف ورزی ختم کر دے۔

انبالہ کے ہوائی اڈے پر پاک فضائیہ کا حملہ

پاک فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے ۱۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت کے علاقوں میں بمباری کر حملہ کیا اور انبالہ چھاؤنی پر بمباری کر کے دشمن کے فوجی ٹھکانوں کو زبردست نقصان پہنچایا۔ انبالہ کے ہوائی اڈے پر کھڑے چار کینبرا طیارے پاک فضائیہ نے تباہ کر دیئے اور پاکستان کے تمام ہوا باز صحیح و سلامت واپس اپنے اڈوں پر آ گئے۔

میدان جنگ میں پاکستان کی شیراز فوجوں نے ہر سیز میں دشمن پر زبردست دباؤ برقرار رکھا اور اسے شدید جانی و مالی نقصان پہنچایا۔ سیالکوٹ جہوں سیکڑ میں پاکستان کی فوج دشمن پر برابر دباؤ ڈالتی رہی اور اسے سخت نقصان پہنچایا۔ اسی سیز میں بھارتی فوج کا ایک افسر بھی گرفتار ہوا۔

جب کہ واہگہ انٹری سیکڑ میں دشمن نے تین محدود حملے کئے لیکن پاک فوج کے توپ خانے اور ٹینک حملوں نے دشمن کو پسپائی پر مجبور کر دیا۔ پاک فضائیہ کے طیاروں نے بھارتی فضائیہ کے دو نیٹ طیارے بھی تباہ کئے۔ آج تک کی لڑائی میں دشمن کے ۱۰۶ طیاروں کو پاک فضائیہ نے تباہ کیا تھا۔

جنرل زرنجن پر شلو کی جیپ کا جلوس

۱۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارتی فوج کی ۲۵ ویں پیڈل ڈویژن کے میجر جنرل زرنجن پر شلو کی فوجی جیپ کو لاہور کے کلی کوچوں میں گھمایا گیا۔ ایس پی ۲۰۰-۲۵ نمبر پلیٹ کی دو ستاروں والی جیپ جب لاہور کی مال روڈ 'انارکلی اور دیگر بڑی بڑی سڑکوں سے گزری تو جان بچا کر بھاگنے والی

بھارتی سوراہی جیپ کو دیکھنے کے لئے سارا لاہور اٹھ آیا اور کافی دیر تک سڑکوں کا ٹریک رکا رہا۔
مجمع نے بھارتی بزدلوں 'شرم کرو' 'شرم کرو' کے پر جوش نعروں سے لگائے اور پھر پاک فوج زندہ ہلاک
فضائیہ زندہ ہلاک کے نعروں سے سارا شرم گونجنے لگا۔

صدر ایوب کی پریس کانفرنس

۱۸ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صدر ایوب نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس کانفرنس میں ملکی
صحافیوں کے علاوہ غیر ملکی صحافی بھی شامل تھے۔ ازمارشل ریٹائرڈ اصغر خاں اپنی کتب دی فرسٹ
راؤنڈ میں لکھتے ہیں یہ پریس کانفرنس نہایت ناقص ثابت ہوا ان کے (صدر ایوب) انداز اظہار
میں تذبذب نمایاں تھا اور سننے والوں نے جن میں بہت سے غیر ملکی صحافی شامل تھے اس سے یہ
اثر لیا کہ ایوب خاں کا عزم کمزور پڑ رہا ہے۔ ازمارشل ریٹائرڈ اصغر خاں کی بات کسی حد تک اس
لئے بھی درست تھی کہ پاکستان کے پاس لڑائی کے لئے ہتھیار اور گولہ بارود ختم ہو رہا تھا۔

چونڈہ (سیالکوٹ) کے محلوں پر گھمسان کی جنگ

۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی جانباز فوجوں نے سیالکوٹ سیکٹر میں دشمن پر کاری ضرب لگا کر
اس کا ایک اور بڑا احمد ہسپا کر دیا اور بہت سے بھارتی فوجیوں کو موت کی خیمہ سلا دیا۔ اس سیکٹر
میں دشمن کو عبرتناک سزا دی گئی اور بہت سے فوجیوں کو قیدی بنا لیا گیا۔
دوبہگہ اناری سیکٹر میں دشمن نے ہر طرف سے بڑھنے کی کوشش کی مگر دونوں مقامات پر
اس کی پیش قدمی روک دی گئی دشمن بھاری نقصان اٹھا کر ہٹا ہوا۔

سندھ راجستان کے علاقے میں پاک فوج نے دشمن کی ایک چوکی کو تباہ کر دیا اور
زبردست مقابلہ میں تقریباً ڈیڑھ سو بھارتی سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ علاقے میں
دشمن کے مزید ۴۱ فیک تباہ ہوئے۔

تھیم کرن سیکٹر میں نہایت خاموشی رہی تاہم دشمن نے محدود حملہ کرنے کی کوشش کی
لیکن اسے بری طرح ہسپا کر دیا گیا۔

سرگودھا پر دشمن کا پھر بزدلانہ حملہ

دشمن کے طیاروں نے ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پھر سرگودھا کے فوجی ٹھکانوں پر حملہ کرنے کی
کوشش کی مگر پاکستان کے کسی فوجی ادارے کو نقصان نہیں پہنچا لیکن اس پاس کی آبادی پر
دشمن کے طیاروں نے جو بم گرائے اس سے ایک شہری شہید ہو گیا۔

روسی وزیر اعظم کی مصالحتی خدمات

روس کے وزیر اعظم الیکسی کوسیگن نے ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کے صدر ایوب
اور بھارت کے وزیر اعظم لال بہلر شاستری کو علیحدہ علیحدہ خطوط لکھے جن میں انہوں نے اس

خواہش کا اظہار کیا کہ یہ دونوں لیڈر اپنے اختلافات ختم کرنے کے لئے تاشقند میں ملاقات کریں اور اگر یہ دونوں لیڈر چاہیں تو وہ (روسی وزیر اعظم) بھی اس موقع پر موجود رہنے کو تیار ہیں۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان نے روس کی پیش کش کو قبول کر لیا۔

لاہور میں فضائی جنگ

۲۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کی سہ پہر کو لاہور کی فضا میں پاک فضائیہ کے طیاروں اور بھارتی فضائیہ کے حملہ آور لڑاکا طیاروں کے درمیان خاصی زوردار لڑائی ہوئی جس میں شیریں ہوا بازوں نے دشمن کے دو ہنر طیارے مار گرائے۔ یہ لڑائی بڑی دلچسپ اور حیرت انگیز تھی۔ لاہور کے زندہ دل شہریوں نے یہ لڑائی ٹیلی ویژن پر دیکھی اور انہوں نے دشمن کے ایک ہنر طیارہ کو اپنی آنکھوں سے تپتے ہوئے دیکھا۔ دوسرا طیارہ بھارتی علاقے میں جا کر گر گیا۔ پاک فضائیہ کے ایک طیارے کو نقصان پہنچا مگر اس کا ہوا باز صحیح و سالم ہوائی اڈے پر اتر گیا۔ قریب کھیتوں میں جو لوگ کام کر رہے تھے انہوں نے بھارتی طیارے کو جلتے ہوئے دیکھا۔

جنگ کے دیگر محاذوں کی کیفیت

۲۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جنگ کے تمام محاذوں پر پاکستان کی افواج نے دشمن پر دباؤ برقرار رکھا۔ ادھر صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا کہ ۲۳ گھنٹے میں مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین آزادی نے دو جہزپوں کے دوران ۷۳ بھارتیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ مجاہدین نے بیاس کے علاقے میں بھارتی ریزرو پولیس کی ایک چوکی پر بھی حملہ کیا جس کے نتیجے میں ۳۳ پولیس مین اور پانچ فوجی انجینئر ہلاک ہو گئے۔

سلامتی کونسل کی قرارداد کا مکمل متن

۲۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سلامتی کونسل میں پاکستان اور بھارت کے مابین جنگ بندی کی جو قرارداد منظور ہوئی اس کا متن یہ ہے:-

"سلامتی کونسل نے سیکرٹری جنرل کی اس رپورٹ پر غور کیا ہے جو انہوں نے بھارت اور پاکستان کی حکومتوں کے ساتھ گفت و شنید کے بعد پیش کی ہے کونسل سیکرٹری جنرل کی ان کوششوں کا اعتراف کرتی ہے جو انہوں نے کونسل کی ۴ ستمبر اور ۶ ستمبر کی قراردادوں کے مقصد کو پورا کرنے کے سلسلے میں کی ہیں۔ کونسل نے بھارت اور پاکستان کے نمائندوں کے نظریات بھی سن لئے ہیں اور فریقین کے ان اختلافات سے آگاہ بھی ہو چکی ہے جو انہوں نے سیکرٹری جنرل کی رپورٹ میں جنگ بندی کی تجویز کے متعلق ظاہر کئے ہیں اور خاص طور پر کونسل نے بڑی تشویش سے یہ بھی محسوس کر لیا ہے کہ اب تک فریقین نے جنگ بند نہیں کی اور اسے اس امر کا یقین ہو چکا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے مابین کشمیر کے قبضہ اور اس سے

متعلق دیگر مسائل پر باہمی اختلافات دور کر کے تمام جھگڑوں کا پرامن حل تلاش کرنے سے پہلے جنگ بندی ازہم ضروری ہے لہذا سلامتی کونسل مطالبہ کرتی ہے کہ :-

۱۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو گرین وچ کے اوقات کے مطابق ٹھیک سات بج کر پانچ منٹ (پاکستانی وقت کے مطابق ۱۲ بجے) پر جنگ بند کر دی جائے اور دونوں حکومتیں اپنی اپنی افواج کو جنگ بند کر دینے کا حکم دے دیں اور اس کے بعد تمام فوجیں ان مورچوں پر واپس چلی جائیں جہاں وہ ۵ اگست ۱۹۶۵ء کے دن تھیں۔

۲۔ سلامتی کونسل سیکرٹری جنرل سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ایسی ہر ضروری امداد مہیا کریں جس سے جنگ بندی اور فوجوں کو پیچھے ہٹانے کے کام کی پوری پوری نگرانی ہو سکے۔

۳۔ سلامتی کونسل تمام ملکوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ہر ایسے اقدام سے احتراز کریں کہ جس سے خفاہ میں صورت حال بگڑنے کا اندیشہ ہو۔ کونسل مزید فیصلہ کرتی ہے کہ جو بھی سلامتی کونسل کی ۶ ستمبر وائی قرار، کے اس حصے پر عمل درآمد ہو جائے گا وہ جنگ بندی کی کارروائی سے متعلق ہے کونسل اس مسئلہ پر غور کرے گی کہ بھارت اور پاکستان کے ان سیاسی مسائل کے حل میں کیا مدد دے سکتی ہے۔ جو پاکستان اور بھارت کی موجودہ جنگ کی اصل بنا کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دریں اثناء سلامتی کونسل بھارت اور پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ایسے تمام ممکنہ اہم طریقے جو اقوام متحدہ کے منشور کی دفعہ ۳۳ میں درج ہیں اختیار کریں اور سیکرٹری جنرل سے مزید درخواست کرتی ہے کہ اس قرارداد پر عمل درآمد کرانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں تاکہ موجودہ صورت حال کا پرامن حل تلاش کیا جاسکے نیز سلامتی کونسل کے سامنے اپنی کارگزاری کے نتائج بھی پیش کریں۔

جنگ بندی کی قرارداد سے متعلق سلامتی کونسل کے کسی رکن نے کوئی اعتراض یا مخالفت نہیں کی۔ گیارہ ارکان میں سے دس نے اس کے حق میں ووٹ دیئے اردن نے اپنا ووٹ استعمال نہیں کیا۔

جنگ بندی کی جو قرارداد منظور کی گئی اس پر سلامتی کونسل کے گیارہ ارکان نے نجی طور پر پودہ تھنے تک صلاح مشورے کئے اور پھر رات ایک بجے کونسل کا اجلاس شروع ہو گیا۔ نیدرلینڈ کے نمائندہ مسٹر ڈی یوس نے قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ تمام ارکان کی متفقہ رائے یہ ہے کہ ایشیائی بین الاقوامی صورت حال کے پیش نظر جنگ کو دوسرے علاقوں تک نہ پھیلنے دیا جائے۔

ہمارا دوسرا مقصد یہ ہے کہ کشمیر کے پیچیدہ سیاسی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے راستے

ہموار کئے جائیں۔

قرارداد پر رائے شماری سے قبل پاکستان کے نمائندے سید محمد ظفر نے کہا کہ سلامت کونسل کا فرض ہے کہ وہ کشمیری عوام کو اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کرنے کا موقع دے۔

فرانس کے نمائندے راجر سیڈوکس نے کہا کہ اس قرارداد کے دو بڑے حصے ہیں ایک حصہ میں جنگ بندی کے لئے کہا گیا ہے اور دوسرے حصے میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ سیاسی مسئلے سے جو جنگ کا باعث بنا ہوا ہے، کونسل کو چھپی ہے۔ فرانس اس قرارداد کے دونوں حصوں کو یکساں اہمیت دیتا ہے اور انہیں لازم و محذوم سمجھتا ہے۔ سلامتی کونسل کے لئے وقت کے اس تقاضے کو سمجھنا ضروری ہے کہ جنگ بندی کے بعد جلد سے جلد ایک سیاسی تصفیہ کے لئے از سر نو موثر جدوجہد کی جائے۔ اردن کے نمائندے سعدی نے قرارداد پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ اس قرارداد کا حقیقت پسندی سے کوئی تعلق نہیں اور یہ بے نگی قرارداد ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ زیر بحث قرارداد میں کشمیر کے اندر رائے شماری کرانے کے متعلق اقوام متحدہ کی سابقہ قراردادوں کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا چنانچہ سلامتی کونسل کے کئے سے فریقین میں بات چیت شروع ہوئی تو اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔

پاکستان کے نمائندے ایس ایم ظفر نے قرارداد پیش کرتے ہوئے اس پر اعتراض کیا اور کہا اس قرارداد میں کشمیر کے اندر رائے شماری کرانے کی کوئی وعدہ شامل نہیں ہے۔ انہوں نے سلامتی کونسل سے پر زور مطالبہ کیا کہ کشمیری عوام کو اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کرنے کے لئے انداز رائے کا حق ملنا چاہئے۔ مسٹر ظفر نے کہا کہ بھارت کشمیر میں اقوام متحدہ کی زیر نگرانی آزادانہ و منصفانہ رائے شماری کے لئے صرف اس اندیشہ کی وجہ سے تیار نہیں ہوتا کہ استعواب رائے کا نتیجہ پاکستان کے حق میں نکلے گا۔

۳۳ فوجی افسروں اور جوانوں کیلئے شجاعت کے اعزازات

صدر مملکت نے جنگ میں اعلیٰ کارکردگی کے سلسلے میں ۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جن فوجی افسروں اور جوانوں کو تمغے اور اعزازات دینے کا اعلان کیا۔ ان کے نام یہ ہیں:-

بلاں جرات: میجر جنرل ابرار حسین۔ ایم بی ای (۲) بریگیڈیئر ملک مجید اہلی (۳) بریگیڈیئر امجد علی خان چودھری۔

ستارہ جرات:- لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد خان (۱) سے (۲) لیفٹیننٹ کرنل محمد شیر علی (۳) لیفٹیننٹ کرنل عبدالرحمن شہید (۴) لیفٹیننٹ کرنل محمد صدیق بلوچ (۵) لیفٹیننٹ کرنل محمد ضیف پنجاب (۶) میجر رضا خان اے سی (۷) میجر شاہ بہرام

غل ٹنگ اے سی (۸) میجر ضیاء الدین احمد عباسی اے سی شہید (۹) میجر راول تجمل حسین
 غل (۱۰) سکواڈرن لیڈر نجیب (۱۱) میجر دلاور حسین بٹ (۱۲) میجر شاہنواز بلوچ شہید (۱۳)
 کیپٹن عبدالجلیل پنجاب شہید (۱۴) لیفٹیننٹ حسین شہا اے سی شہید (۱۵) رسالہ دار ریاض
 الحسن اے سی (۱۶) صوبیدار محمد شریف غل اے کے (۱۷) نائب رسالہ دار شمشاد اے سی
 شہید (۱۸) نائب رسالہ دار محمد خلیق اے سی شہید (۱۹) نائب رسالہ دار عبدالحق اے سی -
 تھنہ جرات ۱) گنر حوالدار خلاص غل (۲) گنر حوالدار اکبر دین (۳) حوالدار
 سکندر خان پنجاب شہید (۴) ایل ڈی غفر غل اے سی (۵) ایل ڈی عطا محمد اے سی (۵)
 ایل ڈی محمد اسلم اے سی (۶) ٹانک محمد نذیر بلوچ شہید (۷) ٹانک محمد اکبر الدین (۸) اے
 ایل ڈی محمد سلیم اے سی شہید (۹) اے ایل ڈی ولہب گل اے سی (۱۰) اے ایل ڈی سلیم اختر
 اے سی شہید (۱۱) اے ایل ڈی نذیر احمد اے سی شہید (۱۲) ایل ٹانک گل حسن پنجاب شہید
 (۱۳) یو بی ایل ٹانک اصغر علی ایف ایف (۱۴) ایس ڈبلیو آر غلام بیانی اے سی (۱۵) ایس ڈبلیو
 آر محمد کریم اے سی (۱۶) سپاہی نذا حسین پنجاب شہید (۱۷) سپاہی محمد یونس ایف ایف شہید
 (۱۸) سپاہی سردار حسین ایف ایف شہید (۱۹) سپاہی محمد حسین ایف ایف -

اس ضمن میں پاک فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے کہا کہ پاکستان کی بری فوج
 کے تمام افسروں اور اپنی طرف سے آپ کی جرات مندی اور فرض شناسی پر صدر کی طرف
 سے فوری طور پر اعزاز عطا ہونے پر آپ کو مبارک بلا پیش کرتا ہوں۔ ہم سب کو آپ کی
 بلادری پر فخر ہے اعزاز پانے والے جو جوان آج ہم میں موجود نہیں وہ شہید ہیں ان کے لئے
 اس سے بہتر موت کوئی نہیں ہو سکتی کہ انہوں نے حملہ آور کے خلاف بلادر وطن کی حفاظت
 کے لئے لڑتے ہوئے شہادت پائی۔

فضائیہ اور پاک فوج کی کامیابیاں

۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک فضائیہ کے طیاروں نے توم پور 'بلواڑہ اور جودھپور کے ہوائی
 اڈوں پر نہایت کامیاب حملے کئے اور کئی فوجی ٹھکانوں کو شدید نقصان پہنچایا۔ بدین میں پاکستان
 کے فضائی شیشین پر دشمن نے حملہ کیا جس سے فضائی شیشین کو معمولی نقصان ہوا۔

راجستھان سیکڑ میں پاک فوج نے جنگی اہمیت کو اور کامیابیاں حاصل کیں اور پہلے سے
 زیادہ بڑے علاقے پر قبضہ کر لیا۔ بھارتی فوجوں نے اس سیکڑ میں پاکستانی علاقہ ڈالی میں آگے
 بڑھنے کی کوشش کی تھی مگر انہیں پاک فوج نے پیچھے دھکیل دیا۔ دشمن کو بھاری جانی نقصان
 اٹھا کر اسلحہ اور گولہ بارود چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہونا پڑا۔

سائلوٹ سیکڑ میں دشمن کو پاک فوج نے زبردست جانی نقصان پہنچایا۔ کھیم کرن اور خاضلکا سیکڑ میں چار اور ٹینک تباہ کئے گئے۔ لڑائی میں دشمن کے تین سنبھورین ٹینک اور تین ٹینک دشمن توپیں بھی تباہ کی گئیں اور چھ مشین گنوں کے علاوہ گولہ بارود کے بہت سے انبارے پر بھی پاک فوج نے قبضہ کر لیا۔

انڈونیشیا میں بھارتی اہلک سرکاری تحویل میں

۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو انڈونیشیائی حکومت نے پاکستان کی حمایت میں انڈونیشیا میں تمام بھارتی اہلک کو حکومت کی نگرانی میں لیے لے لیا۔

سرکاری اہلک میں سمایا تھا کہ ہم نے یہ قدم بھارتی باشندوں سے منہ میں اٹھایا گیا ہے۔ بھارتی اہلک اور اہلک کو خور و شر اور تاباں خرید و فروخت سے بچایا جائے۔ انڈونیشیا کے وزیراعظم، انکڑ صالح نے بتایا کہ فیصلہ انڈونیشیائی مجلس صدارت نے لیا۔

جنگ بندی کیلئے بھارتی وزیراعظم کی رضامندی

۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارتی وزیراعظم اس بلہ ر شاستری نے اعلان کیا کہ بھارت نے پاکستان و بھارت کی سرحد پر جنگ بندی سے متعلق عامتی کونسل کی قرارداد منظور کر لی ہے اور اگر پاکستان جنگ بندی کرنے کو تیار ہے تو بھارت بھی جنگ بندی کر دے گا۔

راجوڑی کے قریب مجاہدین کا زبردست حملہ

۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو راجوڑی کے قریب مجاہدین آزادی نے حملہ کر کے ۳۰ بھارتی سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

راجستھان سیکڑ میں پانچ سو مربع میل بھارتی علاقے پر قبضہ

۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو راجستھان سیکڑ میں پاکستانی فوج نے بھارت کے ایک سو کے قریب فنی افسروں اور جوانوں کو گرفتار کر لیا اور ڈائی کی چوکی پر دشمن کے ایک خفیہ حملہ کو ناکام بنا کر اسے سخت جانی و مالی نقصان پہنچایا۔ اس کے علاوہ بہ شمار سالانہ جنگ بھی پاکستان کی فوج کے قبضے میں آیا۔ اس سیکڑ میں رام گڑھ نے گرو و نواح میں پاک فوج نے نو چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ امر داسگہ اناری سینہ میں بھی پاک فوج نے دشمن کو اس کی انگی چوکیوں سے پیچھے ہٹایا اور اس طرح ایک بڑا علاقہ دشمن کے قبضے سے آزاد کرایا۔

کھیم کرن سیکڑ میں دشمن نے آگے بڑھنے کی کوشش کی لیکن پاکستان کی بری فوج نے دشمن کو پاپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ اسی سیکڑ میں پاکستان کی طیارہ شکن توپوں نے زمین سے مار گرنے والے دشمن کا ایک بڑا مار گرایا۔ حسینی والا سیکڑ میں بھی دشمن کو پیپا ہونے پر مجبور کیا

گیا۔ اسی سیز میں بھارتی مسلح افواج کے پسے کمانڈر انچیف جنرل کری آپا کے صاحبزادے فلاٹیفینٹ کے سی کری آپا کو گرفتار کر لیا۔

انقلابی کونسل کا جنگ بندی نہ کرنے کا اعلان

۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا کہ پاکستان اور بھارت نے جمعرات کو صبح ۳ بجے سے جنگ بندی کرنے کا جو معاہدہ کیا ہے اس کا اطلاق انقلابی کونسل پر نہیں ہوتا۔
چنانچہ مقبوضہ کشمیر میں انقلابی فوجوں نے مختلف مقامات پر بھارت کے ۴۴ فوجیوں کو ہلاک کر دیا اور دشمن کا ایک بلی کاپڑ بھی مار گرایا۔ جب کہ سری نگر کے قریب دشمن کے فوجی قافلے کا صفایا کر کے گو۔ بارو کے ذخیرے پر بھی حملہ بین نے قبضہ کر لیا۔

پاکستان کی اقوام متحدہ سے علیحدہ ہونے کی دھمکی

۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سلامتی کونسل کے ہنگامی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے غیر مبسم اور واضح الفاظ میں اعلان کیا کہ تازہ کشمیر کے باغزت اور مخصانہ تعفی کے مسئلے میں اقوام متحدہ اور مغربی طاقتوں نے اپنا پورا اخلاقی زور صرف نہ کیا تو پاکستان اقوام متحدہ سے علیحدہ ہو جائے گا۔ انہوں نے انتہائی گرم جوشی سے ارکان سے کہا کہ اٹھارہ سال سے آپ بوگوں۔ کشمیر کو کھنڈا بنا رکھا ہے اور اس سے کھیلنا اپنا شعار۔ سلامتی کونسل نے اس مسئلے کو حل کرنے میں انتہائی بے بسی کا ثبوت دیا ہے۔ پاکستان نے جنگ بندی کی قرارداد امن سے مغلو کی خاطر قبول کی ہے ہم اس قرارداد کو غیر تسلیم بخش سمجھتے ہیں۔ امریکہ کے نمائندے مسٹر گولڈ برگ نے جو اجلاس کے صدر تھے تازہ کو انتہائی سنگین قرار دیا اور کہا کہ جنگ بندی مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی طرف پہلا قدم ہے۔

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا کہ پاکستان نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو راولپنڈی میں بتا دیا تھا کہ پاکستان امن کا خواہش مند ہے۔ ایسا امن جس میں پاکستان اور بھارت اچھے ہمسایوں کی طرح رہ سکیں۔ پاکستان کی پالیسی کا بنیادی اصول یہی رہا ہے کہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ خاص طور پر اپنے بڑے ہمسائے بھارت سے اچھے دوستانہ مراسم قائم رکھے جائیں محض جنگ بندی کرنے سے کام نہیں چلے گا۔ اب یہ سلامتی کونسل کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ جموں و کشمیر کے مسئلے کا ایسا حل تلاش کرے جو باقاعدہ ہو اور ہمیشہ کے لئے ہو تاکہ آئندہ مسلح تصادم کا موقع نہ آ سکے۔ سلامتی کونسل ۱۸ سال سے اسے دبائے بیٹھی ہے اور اس نے اپنی بے بسی اور غفلت کی انتہا کر دی ہے اور اب یہ آخری موقع ہے۔

سلامتی کونسل میں وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو کی لرزہ خیز تقریر کا مکمل متن

۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سلامتی کونسل میں پاکستان کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے جو تقریر کی اس سے تمام ارکان متاثر ہوئے۔ ان کی یہ تقریر بلاشبہ کونسل میں کی جانے والی چند بہترین تقریر میں سے ایک تھی۔ ان الفاظ میں بی بی سی کے نمائندے نے مسٹر بھٹو کو خراج تحسین پیش کیا۔ ان کی لرزہ خیز تقریر کا متن درج ذیل ہے:-

جناب صدر!

میں آپ کا اور کونسل کے ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس ہنگامی اجلاس کے انعقاد کے لئے پاکستان کی درخواست منظور کر لی گئی۔ اگلا ہفتہ کا خاص سبب یہ ہے کہ یہ ہنگامی اجلاس ایسے وقت شروع ہوا ہے جو کسی حد تک تکلیف دہ ہے اور ایک ایسے مسئلے پر غور کے لئے شروع ہوا جو میرے ملک کے عوام کے لئے ایسے کے لئے اور خلیہ دنیا کے امن کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

آپ کی صراحت ہے کہ آپ نے یہ اجلاس بلایا اور پاکستان کو درپیش اہم ترین مسئلہ پر غور کا سامان کیا۔ میں اس اجلاس کے لئے نہ صرف محفل ممبران کا بلکہ سلامتی کونسل کے دوسرے ارکان کا بھی بے حد مشکور ہوں۔ میں پاکستان سے یہاں آیا ہوں، میں نے اس اجلاس کے لئے خصوصی درخواست کی تھی کیونکہ اس وقت ہمیں جو مسائل درپیش ہیں وہ ہمارے لئے بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔

میں سیکرٹری جنرل کا بھی بہ حد مشکور ہوں کہ انہوں نے بھارت اور پاکستان کے درمیان بامقصد تصفیہ کی بات کی ہے ان کی کوششیں قابل تحسین ہیں اور ہم اس کے لئے ان کے مشکور ہیں۔ اسی طرح ہم ان تمام امن پسند ممالک کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے پاکستان پر مسلح کی جانے والی جنگ کو ختم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ پاکستان ایک چھوٹا ملک ہے۔ آپ نقشہ پر ایک نظر ڈال کر بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمارے ملک کا رقبہ کیا ہے اور ہمارے مسائل کیا ہو سکتے ہیں ہمارے چھوٹے ملک کو اس وقت ایک دیوہیکر عفریت اور ایسے عظیم جارج کا سامنا ہے جس نے اپنی تاریخ میں ہمیشہ جارحیت سے کام لیا ہے۔ ہماری آزادی کے گزشتہ سولہ سترہ سال میں ہم نے بار بار بھارت کو جارحیت کرتے دیکھا، ۱۹۴۷ء سے آج تک وہ کسی نہ کسی کے خلاف فوجی کارروائی کرتا رہا ہے اس نے جو ناگزیر اس طرح قبضہ کیا، اور دیکھو کہ اس طرح اپنا حصہ بنایا، انگریزوں کو اسی طرح دیوچا، ریاست حیدرآباد دکن کے خلاف مکمل اور انتہائی خالص فوجی کارروائی کی اور اس کے بعد اس نے گوال کے خلاف یہی حربہ آزمایا۔ اس کے

بعد اس نے ایسے حالات پیدا کئے جن میں چین سے اس کا تعلوم ہوا اس کی سب سے بڑی جارحیت کا نشانہ پاکستان بنا۔ پاکستان کو بھارتی لیڈر اپنا دشمن نمبر ایک سمجھتے ہیں۔ اور پاکستان ہی وہ واحد ملک ہے جسے سامنے رکھ کر بھارت کی پالیسیاں مرتب کی جاتی ہیں۔ ۱۹۴۷ء سے آج تک ہمیں اسی صورت حال کا سامنا ہے اور ہمیں ہمیشہ سے معلوم رہا ہے کہ وہ ہمارے خلاف وحشیانہ فوجی کارروائی ضرور کریں گے۔

پاکستان کا بنیادی اصول یہ رہا ہے کہ تنازعات کا پر امن حل تلاش کیا جائے۔ گزشتہ سات سو برس سے ہم ان دونوں مذاہب کے مابین فلاح کی راہ تلاش کرتے رہے لیکن ان میں ناگہمیوں کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ امن کا صرف ایک راستہ باقی ہے اور وہ یہ کہ ہم برصغیر ایک علیحدہ علیحدہ علاقے کو اپنا وطن بنالیں۔ ہمارا مطمح نظر یہ تھا کہ رقبہ میں ایک چھوٹا سا علاقہ ہو جس میں ہم امن و سکون کے ساتھ رہیں اور ہمیں اپنے ایک عظیم ہمسایہ کی پشت پناہی حاصل رہے۔ یہ تھا وہ ہمارا جواب جسے سامنے رکھ کر ہم نے پاکستان بنایا تھا۔ ہم جانتے تھے کہ یورپ کے کچھ ممالک علیحدہ علیحدہ ہیں لیکن پھر بھی ان میں بہت سی قدریں مشترک ہیں اور امن کے ساتھ رہتے ہیں۔ ہمارا خیال تھا کہ پاکستان کے قیام کے بعد برصغیر میں مکمل امن ہو جائے گا اور پاکستان و بھارت دوستانہ تعلقات کے سارے ایک دوسرے کو فائدہ پہنچا سکیں گے۔ ہمارا ملک چھوٹا ہے اور جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں ہمارے وسائل بھی کم ہیں۔ پس نقشہ پر ایک نظر ڈال کر ہی آپ اسی نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں کہ پاکستان بھارت کے خلاف فوجی کارروائی نہیں کر سکتا یہ امر یقین ہے کہ ہم جارحیت نہیں چاہتے، ہم جنگ نہیں چاہتے، ہم تعلوم نہیں چاہتے۔ ہم امن کے خواہاں ہیں کہ ترقی کی راہ میں اپنا قابل تھلید سفر جاری رکھ سکیں اور یہ زمانہ کچھ اس قسم کا ہے کہ اس میں بھی کی خواہشات بہت زیادہ ہیں۔ ہماری خواہشات یہ ہیں کہ ہمارے تمام وسائل ہمارے ملک کی ترقی و خوش حالی پر صرف ہوں۔ یہ خدا کا نفاذ کردہ قانون نہیں ہے کہ ایشیاء اور افریقہ کے لوگ ہمیشہ نیچے بھوکے ہیں۔ ہم ایشیا اور افریقہ سے افلاس کی لعنت ختم کرنے کی جدوجہد میں اپنا حصہ ادا کر رہے ہیں۔ ہماری تمام تر کوشش یہ ہے کہ ہمارے عوام بہتر زندگی گزاریں۔

ہم جنگ کو قطعی پسند نہیں کرتے کیونکہ ہمیں اپنی ترقی و خوشحالی کے لئے طویل جدوجہد کرنی ہے ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ لوگ ایک چھوٹی سی بات کے لئے قتل کئے جائیں۔ ہم بھارت کے عوام کا احترام کرتے ہیں کیونکہ چند سال قبل تک ہم اور وہ ایک ہی ملک کے باشندے تھے ہم نے پاکستان اس لئے بنوایا تھا کہ دونوں قومیں امن و سکون کے ساتھ رہیں اور ایک دوسرے کی ترقی میں بڑے پیمانے پر تعاون کریں۔ ہم صرف ایک بات چاہتے ہیں اور وہ

یہ کہ ہم ایک دوسرے کی ضرورتوں اور جذبات کو سمجھیں اور باہمی مصلحتوں کی مدد سے برصغیر کی ترقی کے لئے کام کریں۔

لیکن آج ہم جنگ کر رہے ہیں یہ ایک ایسی جنگ ہے جو بھارت نے ہم پر مسلط کی ہے۔ ۳۵ کروڑ آبادی کا ملک ۱۰ کروڑ کی آبادی والے ملک پر چھ دوڑا ہے ایک بڑے اور ہوس پرست ملک نے اپنے چھوٹے ہمسائے کے خلاف اپنے مکروہ عزائم کا اظہار کیا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے فرانس یا جرمنی نے ڈنمارک پر حملہ کیا ہو یہ ایسا ہی ہے جیسے برازیل اور ارجنٹائن جنوبی امریکہ کے کسی چھوٹے ملک پر حملہ آور ہوئے ہوں اور یہ ایسا ہی جیسے امریکہ نے کسی چھوٹے سے ملک کے خلاف ہتھیار اٹھائے ہوں لیکن ہم نہیں چاہتے کہ ہمیں کوئی صفحہ ہستی سے محاذ دے ہمیں زندگی سے محبت ہے ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں ہم ترقی کی راہ پر آگے بڑھنے کی آرزو رکھتے ہیں لیکن آج ہمارے شہروں پر بھارتی طیارے ہم پر ہم پر سارے ہیں آج بھارت کی مسلح افواج سرحدوں پر ہمارے خلاف وحشیانہ جارحیت پر کئی ہوئی ہیں۔

ان حالات نے ہمیں اپنے وقار کے لئے لڑنے پر مجبور کیا ہے ہم جارحیت کا نشانہ بنے ہیں بھارت نے ہماری سر زمین مقدس پر اپنے مکروہ قدم بٹانے کی ناکام کوشش کی ہے لیکن اپنے رقبہ اور اپنے وسائل سے بے نیاز ہو کر ہم نے اس کے خلاف لڑنے کا فیصلہ کیا اس فیصلے کی بنیاد یہ ہے کہ ہم حق پر ہیں۔ ہم حق خود راہیت کے لئے لڑ رہے ہیں ہم نے اپنے اصولوں کو پامال نہیں کیا ہے ہم نے اپنے عہد نہیں توڑے۔ جس ہم نے حق خود راہیت کا پرچم بلند کیا ہے۔ یہ وہی پرچم ہے جسے ایک دنیائے حق و انصاف کا پرچم قرار دیا ہے جنس و نسل وہ پرچم ہے جس نے اس وقت پورے فریقہ اور ایشیاء میں جدو سار کیا ہے اس پرچم تلے عوام کا ہر طوفاں اٹھتا ہے وہ سب سے بڑا طوفاں ہے اور اسے روکا نہیں جاسکتا۔ اس اصول کی سر بلندی کے لئے ہم بھی نبرد آزما ہوئے ہیں ہم نے جنگ اس طرح شروع کی ہے کہ ہماری پشت پر طاقت خداوندی اور حق و انصاف کی دیوار ہے۔ ہم نے پوری تہذیب پورے جوش اور پورے دھڑلے کے ساتھ لڑنے کا عہد کیا ہے ہم ہر اس طاقت کے خلاف لڑیں گے جو ہماری مسلمانانہ جدوجہد کی راہ میں رکاوٹ لگے گی۔

میں کہہ چکا ہوں کہ سیکرٹری جنرل نے چند بہترین تجویز پیش کی ہیں ان تجویز کی قبولیت کے لئے ہم ان کے مفکور ہیں وہ صرف اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نہیں وہ ایک عظیم ایشیائی اور پاکستان و بھارت کے ایک عظیم ہمسایہ ملک برما کے لیڈر بھی ہیں۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ ہم ان سے تعاون کریں ہم نے ان سے پاکستان میں نہایت مفید بات چیت کی تھی اور انہیں ملور کرایا تھا کہ ہم امن اور صرف امن چاہتے ہیں ہم جنگ نہیں چاہتے ہم تباہی و بربادی نہیں چاہتے۔

لیکن ہمارا موقف یہ ہے کہ امن با مقصد اور مستقل ہونا چاہئے۔ یہ ایسا امن ہونا چاہئے کہ پھر توڑا نہ جاسکے جس کے سارے پاکستان اور بھارت اچھے ہمسایہ ممالک کی طرح رہ سکیں ہم بھارت کو اب بھی اپنا ہمسایہ سمجھتے ہیں اور ہم اس سے فوجی تعلوم نہیں چاہتے ہم اس کے ساتھ ہمیشہ امن کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ دنیا کی کوئی قوم امن کے مقابلے میں جنگ کو زیادہ پسند نہیں کرتی۔

ہم ایک چھوٹے ملک کے لوگ ہیں اور ہماری خارجہ پالیسی کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہم تمام ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کریں لیکن ہم جانتے ہیں کہ اگر بھارت سے ہمارے اچھے تعلقات قائم نہ ہوتے تو دوسرے ممالک سے بہتر تعلقات کی کامیابیاں بھی بے مقصد رہیں گی۔ بھارت تاریخی 'جغرافیائی اور سیاسی اسباب کی بناء پر ہمارا سب سے بڑا ہمسایہ ہے ہم اس سے بہترین تعلقات کے مقام کی سخت جدوجہد کرتے رہے ہیں اور کامیابی کی منزل آنے تک کرتے رہیں گے۔

بھارتی مندوب جنہیں میں اچھی طرح جانتا ہوں اور جن کا میں بے حد احترام کرتا ہوں اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہم نے بھارت سے اچھے تعلقات کے قیام کے لئے کیا کچھ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ صدر پاکستان نے بار بار بھارت سے اچھے تعلقات کی ضرورت پر زور دیا ہے اور ایسے مواقع فراہم کئے ہیں جن میں دونوں ملک قریب تر آنے کی راہ تلاش کر سکیں ہم نے بار بار اس سلسلے میں پس کی ہے پروپیگنڈہ کی بات چھوڑ دیجئے ہماری پیش کردہ بست سی تجویز دونوں ملکوں کے ریکارڈز پر ہیں یہ تاریخ کے ایسے حقائق ہیں جن پر کوئی پردہ نہیں ڈال سکتا جب سے صدر ایوب پاکستان کے سربراہ مملکت بنے ہیں۔

انہوں نے متعدد بار اپنی حد سے آگے بڑھ کر بھارت سے دوستی کی ضرورت پر زور دیا ہے ہر میدان میں تعلق کی پیش کش کی ہے کیا دنیا کو یاد نہیں رہا کہ ۱۹۵۹ء میں صدر پاکستان نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ فوجیں ایک دوسرے کے سامنے سے ہٹائی جائیں اور مسائل کا با مقصد تھپیہ کر لیا جائے اور جنگ کا خطرہ نہ رہے یہ سب باتیں ریکارڈز پر موجود ہیں۔

ان سب باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم بھارت سے بھی ایسے ہی تعلقات چاہتے ہیں جیسے کہ ایک اچھے ہمسائے ہونے چاہئیں لیکن اس کے ساتھ ہی ہماری خواہش یہ بھی ہے کہ امن ہو تو واقعی امن ہو اور اس سے ایک خود مختار ملک کا وقار مجروح نہ ہو بھارت کو معلوم ہونا چاہئے کہ پائیدار امن صرف ہمسائیہ ایک دوسرے کے وقار و وعدوں کی پاسداری اور معاہدوں کے احترام کی بنیاد پر ہی قائم ہو سکتا ہے۔ بھارت نے پاکستان سے پاکستان کے عوام سے اور اس سے بڑھ کر کشمیر اور دنیا سے کچھ وعدے کئے ہیں انہیں وعدوں کا احترام کرنا ہو گا۔

جوں و کشمیر بھارت کا قدرتی حصہ نہ آج ہے اور نہ کبھی تھا۔ یہ علاقہ بھارت اور پاکستان کے درمیان تنازعہ ہے۔ جغرافیائی 'خلافی' تاریخی اور سیاسی طور پر کشمیر پاکستان کا حصہ ہے اور اس کا یہ رشتہ بھارت کے ساتھ کبھی نہیں ہو سکتا۔ جوں و کشمیر کا باشندے خون، نسل، طریقہ زندگی، فریضہ ہر طرح سے پاکستانی باشندوں سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ وہ ہر لحاظ سے پاکستانی عوام کا ایک حصہ ہیں۔

جو کوئی ان حالات کو زبردستی تبدیل کرنے کی کوشش کرے گا اس کے خلاف ایک ہزار سال بھی دفاع کی جنگ لڑنی پڑی تو ہم لڑیں گے۔ ایک سال قبل میں نے سلامتی کونسل کو پورے خلوص کے ساتھ ان حالات سے باخبر کر دیا تھا اس وقت یہ عالمی ادارہ امن اپنی تمام دانشمندی اور اپنے تمام اختیارات کے بلجود ہمیں ایک قرارداد تک سے نہ نواز سکا۔ ارکان کا خیال یہ تھا کہ ہم ایک مردہ گھوڑے کو سلامتی کونسل میں اٹھائے ہیں اور اس سے دراصل ہمارا مقصد داخلی طور پر کچھ پروپیگنڈہ کرنا ہے لیکن دنیا کو معلوم ہو جانا چاہئے کہ پاکستان کے دس کروڑ عوام مسئلہ کشمیر کے التواء سے ہرگز نہیں لڑنے دیں گے۔ ہم نے کشمیری عوام سے ایک وعدہ کیا ہے ہم اس وعدہ کو ہرگز فراموش کرنے پر تیار نہیں۔ بھارتی اس وعدے کو بھلا دیں لیکن ہم ایسا ہرگز نہیں کر سکتے اور آخر دم تک جدوجہد کریں گے۔ ہم اپنے وقار اور اپنے ملک کی سالمیت کے لئے خون کا آخری قطرہ بہانے تک لڑیں گے۔ ہم جارح نہیں ہیں ہم جارحیت کا نشانہ بنائے گئے ہیں۔ سلامتی کونسل کا فرض تھا کہ وہ واضح طور پر جارح کی نشاندہی کرتی اور بتاتی کہ اس جارحیت کا نشانہ کون بنا ہے اس نے نہیں بتایا لیکن دنیا جانتی ہے کہ جارحیت پاکستان کے خلاف برپا کی گئی ہے۔

میں یل کونسل کے کچھ ممبروں کے جملے دہرانے سے گریز کر رہا ہوں دراصل ان ملکوں کو بیٹھنے کا کوئی اختیار نہیں ہے ہمارے نزدیک صحیح معنوں میں ہی ملک نہیں میں اس وقت ان نام نہاد ملکوں سے مخاطب بھی نہیں ہوں اس وقت دنیا کے بڑے اور امن پسند ممالک سے مخاطب ہوں میں صرف ان سے مخاطب ہوں جو حق و انصاف اور صداقت پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ دنیا جانتی ہے کہ تاریخ کی قدر و قیمت کیا ہے تاریخ گواہ ہے کہ ماضی میں بے شمار جنگیں لڑی گئی ہیں لوگوں نے حق و انصاف کا پرچم بلند کیا ہے۔ ظلم و استبداد کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ اس وقت میں سلامتی کونسل کے صرف ان ممبران سے مخاطب ہوں جو حق و انصاف پر ایمان رکھتے ہیں اور میں یہ دل سے ان کا اب تک کی مساعی کا مشکور بھی ہوں میرا یقین ہے کہ فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے لہذا آپ کی مساعی کی کامیابی بھی یقینی ہے جوں و کشمیر کے عوام بھی صرف اور صرف انصاف چاہتے ہیں اور شاید ان کے مسلمانہ مطالبہ کا احساس دینے اس سے قبل اتنا صحیح

کبھی نہیں کیا تھا جتنا آج کر لیا ہے ہمیں پہلے سے بہت زیادہ اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ اس مطالبے کے لئے کشمیری عوام کو اور ہمیں کلیمائی ہوگی دنیا کے مختلف ممالک جو بھارت سے کہیں زیادہ طاقتور تھے وہ بھی اپنی دست نگر اقوام کے حق خود ارادیت کو تسلیم کر چکے ہیں تو پھر کشمیری عوام کو یہ حق کیوں نہیں ملا کیا حق خود ارادیت کی وہ روشنی جو ایشیاء اور افریقہ کے ہر حصے تک پہنچتی جا رہی ہے جموں و کشمیر کے لوگوں کے لئے نہیں ہوگی کیا وہ بھارت کی طبقہ واریت کے ٹھکرائے ہوئے لوگوں کی طرح ہیں جنہیں ایک نعمت سے محروم رکھا جائے گا کیا وہ اچھوت ہیں کہ انہیں اونچی ذات کے ہندو تہذیب یافتہ اقوام کی طرح خود ارادیت کا حقدار نہیں سمجھتے۔ فرانس جیسا ملک الجزائر کے عوام سے مطالبہ حق خود ارادیت کو تسلیم کر چکا ہے روس جیسا ملک حق خود ارادیت کو تسلیم کرتا ہے ساری دنیا ہر قوم کے لئے حق خود ارادیت کو سب سے زیادہ جائز قرار دیتی ہے تو پھر جموں و کشمیر کے عوام کو اس حق سے محروم کیوں رکھا جائے طاقت کو اصولوں پر کیوں فتح پانے دی جائے دنیا کو معلوم ہونا چاہئے کہ نہ

طاقت اصولوں پر کبھی فتح نہیں پاسکتی۔ فتح اصولوں کی ہوتی ہے اور کشمیر کے مسئلہ پر بھی ایسا ہی ہو گا یہ سبھی اصول تھے یہ ایک اصلاحی اصول ہے کہ ہر دور کی تہذیب کا اصول ہے اور جو قومیں اس اصول کو تسلیم نہیں کریں گے انہیں اس کا نتیجہ بھگتنا ہو گا۔

آج بھارت ایک تناحک ہے اس کا رقبہ بڑا اور وسائل بڑے ہیں لیکن دنیا کے کسی ملک نے کھل کر اس کی حمایت کی نہیں ہے کیونکہ پورا افریقہ اور پورا ایشیاء خود ارادیت کے اصول کو تسلیم کرتا ہے یہ دونوں براعظم کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کو تسلیم کرتے ہیں اس کے علاوہ کاسابلانکا کانفرنس میں عرب سربراہوں نے کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کے اصول کو تسلیم کیا اور پاکستان کے موقف کی حمایت کی۔ یورپ کے ملکوں نے کشمیریوں کے اس حق کو درست قرار دیا امریکی وزیر خارجہ ڈین رسک کہہ چکے ہیں کہ کشمیر کے مسئلہ کا بہترین حل استصواب ہے۔

اب صورت حال یہ ہے کہ ایک طرف پوری دنیا اور حق خود ارادیت کی صداقت ہے اور دوسری جانب ایک جنگی مشین اور ایک جارحیت پسند ملک اور ایک غاصب طاقت ہے جو جارح اور جنگ پسند ملک ہے اور غاصب طاقت ہے یہ جارح اور جنگ پسند ملک اپنے وعدے توڑ رہا ہے اور عوامی روح کو کچلنے میں ناکام کوششیں کرتا رہا ہے لیکن اسے معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے عوام کی روح کو کبھی کچلا نہیں جاسکتا۔ میں بتا دیتا چاہتا ہوں کہ آپ ایک بار جنگ بندی کر سکتے ہیں۔ دوسری بار تھلوم کا سلسلہ بھی رکوا سکتے ہیں لیکن بار بار نہیں۔ پاکستان کے دس کروڑ عوام عہد کر چکے ہیں کہ وہ انصاف کے لئے لڑتے ہوئے جانیں قربان کر دیں گے لیکن

اصولوں کو قربان نہیں ہونے دیں گے۔ خواہ ان کے مقابلے میں کوئی بھی طاقت آجائے وہ پر عزم ہیں اور پر عزم رہیں گے۔

اس بیان کے بعد مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں صدر پاکستان کا وہ پیغام پڑھ کر سناؤں جو انہوں نے دارالحکومت راولپنڈی سے پاکستان کے وقت کے مطابق دن کے ۱۱ بجے مجھے ارسال کیا ہے پاکستان سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر ۲۲۱ بحریہ ۲۰ ستمبر کو ناقابل اطمینان سمجھتا ہے لیکن پھر بھی بین الاقوامی امن کی غرض سے نیز سلامتی کونسل کے لئے اسے آزادانہ اور تعمیر عمل بنانے کے لئے جس سے موجودہ تنازعہ کی اصل وجوہ یعنی مسئلہ کشمیر و جوں کو حل کیا جاسکے۔ پاکستان کی مسلح افواج کو آج دن کے ۱۲ بجے جنگ بند کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اس وقت کے بعد ہماری فوجیں اس وقت تک دشمن پر فائرنگ نہ کریں گے جب تک ان پر فائرنگ نہ کی گئی ہو اس جنگ بندی پر عمل کی شرط یہ ہے کہ بھارت اپنی فوجوں کو ایسا ہی حکم دے۔

Your Excellencies براہ کرم اس مسئلے پر میری طرف سے اعلیٰ ترین توجہات کا یقین رکھئے۔ یہ پیغام پاکستان کے مستقل مندوب مسٹر سید امجد علی کو بھیجا گیا تھا۔ ہم نے اس طرح بین الاقوامی امن اور خیر۔ مچل کے جذبے کے تحت ان فوجوں کو جنگ بند کرنے کا حکم دے دیا بشرطیکہ بھارت بھی ان پر عمل کرے، لیکن محض اشتعال انگیزی کو روک دینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اقوام متحدہ کے اہم ترین ادارے سلامتی کونسل کو خود اس مسئلے کی بنیاد پر توجہ کرنی ہے۔ گزشتہ ۱۸ سال سے یہ ادارہ مسئلہ کشمیر کے مستقبل کو بھٹاتا رہا ہے اب ۲۵۰ لاکھ عوام کو مزید کھلونا نہیں بنایا جاسکتا۔

یہ سلامتی کونسل کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کے مستقبل اور ہامقصد حل پر عمل کرائے۔ سلامتی کونسل کے سامنے ۱۸ سال تک یہ معاملہ رہا ہے اس کے پاس بے شمار قراردادیں، بے شمار، ستویزیں ہیں یہ ایک سنگین ترین مسئلہ ہے کیا یہ ایک ستم ظریفی نہیں ہے کہ ایک ایسا تنازعہ جو عالمی جنگ میں تبدیل ہو سکتا ہے اور جیسا کہ موجودہ صورت حال نے ثابت کر دیا ہے کہ سلامتی کونسل کے سامنے غفلت اور سستی کا شکار رہا ہے۔ ایک سال قبل جب میں یہاں آیا تھا تو سلامتی کونسل اس مسئلہ پر پاکستان کی تجویز کردہ ایک سلامتی قرارداد تک منظور نہ کر سکی اس نے مسئلہ پر فوراً تک کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ یہ مسئلہ ختم ہو چکا ہے مردہ ہے لیکن یہ مسئلہ کبھی ختم نہیں ہو گا کبھی نہیں مرے گا۔ سلامتی کونسل کے لئے یہ آخری موقع ہے کہ وہ پوری قوت اور صلاحیت کے ساتھ اپنی اخلاقی ذمہ داری کے ساتھ مسئلہ کشمیر کے منصفانہ اور ایماندارانہ حل کے لئے کوشش ہو جائے ورنہ تاریخ کونسلوں، آرمنائیشنوں، اداروں اور اجلاسوں کا انتظار نہیں کرتی بالکل اسی طرح جیسے کہ وہ

الجزائر کے لئے انتظار نہیں کرتی آخر کار ہم کو خود اپنا راستہ تلاش کرنا ہو گا یہی نہیں اپنی حکومت کی جانب سے سلامتی کو نسل کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر اس آخری موقع کے بعد جو ہم سلامتی کو نسل کو دے رہے ہیں اس نے پوری اخلاقی ذمہ داری کے ساتھ مسئلہ کشمیر حل نہ کیا تو پاکستان اقوام متحدہ کو خیر بلو کہہ دے گا۔ ہم نے اقوام متحدہ کو آخری موقع دیا ہے کہ وہ غور کرے ہم اس ادارے کو ایک معینہ مدت دیں گے اگر سلامتی کو نسل اپنی ذمہ داریوں کے بلوجود اس مسئلہ کو حل نہیں کر سکی اگر وہ اپنے منشور اور مواعید کے بلوجود عمل نہیں کرتی ہم اور دنیا کی ایک تہائی یا اس سے زیادہ آبادی اقوام متحدہ سے بہرہ ہوگی۔ یہ بات میں کسی الٹی میٹم کے انداز میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ہم اقوام متحدہ کے منشور اور مقاصد کے پابند ہیں اور اگر ہم اقوام متحدہ کو چھوڑ دیں گے تو اس کے منشور اور مقاصد کے تحت چھوڑیں گے۔

جنگ بندی سے متعلق صدر ایوب کا اعلان

۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صدر ایوب نے اعلان کیا کہ پاکستان نے ملک کے وسیع تر مفاد اور امن کی خاطر جنگ بندی سے متعلق سلامتی کو نسل کی قرارداد منظور کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاہم ہماری فوجیں ان مورچوں پر بدستور ڈنی رہیں گے جن پر وہ اس وقت قابض ہیں۔ پاکستان کی مسلح افواج کو احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں کہ وہ ۲۳ ستمبر کو صبح ۳ بجے تک جنگ بند کر دیں اور اس وقت تک گولی نہ چلائیں جب تک ان پر فائرنگ نہ ہو۔ ہم نے اقوام متحدہ کو آگاہ کر دیا ہے کہ اس وقت اسے سنگین ذمہ داری درپیش ہے اور یہ اس کی آزمائش کا وقت ہے اگر وہ اس علاقہ میں امن قائم کرنا چاہتی ہے تو اسے تنازع کشمیر کے منصفانہ اور آبرومندانہ تصفیہ کی اہمیت اور ضرورت تسلیم کرنی پڑے گی اور اگر وہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے سلسلے میں اپنی ذمہ داری سے عمدہ برآ ہوئے میں ناکام رہی تو برصغیر اس سے زیادہ ہولناک جنگ کی لپیٹ میں آ جائے گا۔

صدر ایوب نے کہا کہ بھارت کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے تنازع کشمیر کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق طے کرنے کے سلسلے میں ہماری تمام کوششیں ناکام ہو گئیں اور بھارت نے پر امن بات چیت کے ذریعہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے تمام درازے بند کر دیئے کشمیری عوام جو بھارتی ظلم و تشدد سے تنگ آ چکے تھے اپنی آزادی کے لئے جنگ شروع کرنے پر مجبور ہو گئے۔

جہں تک ہمارا تعلق ہے ہمیں اس کا پہلے سے علم تھا کہ بھارت پاکستان پر حملے کرنے کے منصوبے بنا رہا ہے آخر اس نے تمام اصولوں کو ٹھکرا کر اور تمام معاہدوں کی خلاف ورزی کر کے پہلی بار جنگ بندی لائن توڑ دی اور جب بھمبر سیکٹر میں اس کے منصوبے ناکام ہونے لگے تو اس نے لاہور پر حملہ کر دیا۔ دشمن کا مقصد یہ تھا کہ لاہور پر قبضہ کر کے 'سیالکوٹ کی طرف سے

بھرپور حملہ کیا جائے اور گوجرانوالہ اور وزیر آباد کو منقطع کر دیا جائے لیکن اللہ نے ہم پر فضل کیا اور پوری قوم پشاور سے لے کر چانگام تک ایک فرد واحد کی طرح اٹھ کھڑی ہوئی اور ہر محاذ پر ہماری فوجوں نے اپنے عوام کی اتھلو کی طاقت سے دشمن پر فتح پائی۔ ہماری فوجوں نے جس مہارت اور اعلیٰ کارکردگی اور اعتماد سے کام لے کر اسلام کی تاریخ میں اپنے نمونے سے ایک سنہری باب رقم کیا ہے وہ پوری قوم کے لئے ایک فخریہ کارنامہ ہے۔

جنگ بندی کی مدت

۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھن نے سلامتی کونسل کو مطلع کیا کہ انہوں نے سلامتی کونسل کی قرارداد کے تحت پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ بندی کی نگرانی کے لئے ایک سو فوجی مبصرین کو تیار رہنے کا حکم دیا ہے انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ کشمیر کو چھوڑ کر پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ بندی اور فوجوں کو واپس بلانے کی نگرانی کے لئے مزید ۶۰ مہلک شہری حکام کی ضرورت ہوگی اور تین ماہ میں پانیہ تکمیل کو پہنچنے والی اس کارروائی کے لئے اقوام متحدہ کو ۱۱۶ لاکھ ۳۵ ہزار ڈالر ۸۰ لاکھ روپے اور دیگر ساز و سامان کی ضرورت ہوگی۔

بھارتی بحریہ کا پاک بحریہ پر حملہ

۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو صبح ۳ بجے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی ہدایت پر تمام محاذوں پر جنگ بند کر دی گئی لیکن جنگ بندی کا وقت ختم ہونے سے تھوڑی دیر پہلے بھارت نے پاکستان کے کھلے سمہ میں پاک بحریہ کے یونٹوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی جسے پاکستان کی چوس بحریہ نے ٹھٹھہ بنا دیا اور دشمن کا ایک فریگیٹ بحری جہاز غرق کر دیا اس لڑائی میں پاکستان کی بحریہ کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچا۔

بھارت کی میدان فوج نے بھی جنگ بندی سے ذرا پہلے واپس ہٹ کر اٹاری اور کھیم کرن علاقوں میں پیش قدمی نہ کرنا کو ششیں کیں۔ مگر پاک فوج اپنے مورچوں میں ڈٹی ہوئی تھی اس لئے بھارت کے یہ حملے ٹھٹھہ رہے۔

مجاہدین آزادی کی سرگرمیاں

ریڈیو صدائے کشمیر کے اعوان کے مطابق مقبوضہ کشمیر کے مختلف مقامات پر انتہائی فوجوں اور بھارتی فوجیوں کے مابین شدید جھڑپیں ہوئیں جن میں بھارت کے ۸۳ فوجی ہلاک ہو گئے۔ سری نگر سے سترہ میل اور مغرب میں مجاہدین نے ایک اور فوجی اڈے پر حملہ کیا اور اسلحہ و گولہ بارود کا ذخیرہ تہہ کر دیا۔

یوم تشکر

بھارت سے فتح یاب ہونے کی خوشی میں ۲۳ ستمبر ۱۹۹۵ء کو پورے ملک میں یوم تشکر منایا گیا۔ کراچی، راولپنڈی، ڈھاکہ اور لاہور کے علاوہ تمام شہروں اور قصبوں میں نماز شکرانہ ادا کی گئی اور مجاہدین کشمیر مورچوں پر ڈٹے پاکستانی غازیوں اور وطن عزیز کے دفاع میں جام شہادت نوش کرنے والوں کے لئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔ نماز شکرانہ کے اجتماعات اور نماز جمعہ کے اجتماعات میں خطیبوں نے پاکستان پر بھارتی جارحانہ حملہ کے پس منظر پر جملہ غازیوں کی جانہازی، صدر، یوب کے فائر بندی کے مدبرانہ فیصلہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

باب نمبر ۱
پاکستان کی مسلح افواج اور عالمی پریس

☆ پاکستان کی مسلح افواج بھارتی جارحیت کے خلاف جوابی حملہ کر سکتی ہیں اور انہوں نے نہ صرف دو دنوں میں ۳۰ بھارتی طیارے تباہ کر دیئے بلکہ ان کی افواج کو بھی نقصان پہنچایا۔ قتل ذکر بات یہ ہے کہ اگرچہ پاک مسلح افواج کی نفی بھارتی افواج سے کم ہے لیکن پاکستان کی مسلح افواج نے جذبے کے باعث دشمن سے کئی گنا زائد فتوحات حاصل کی ہیں۔

(روزنامہ ڈی جکارٹا ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ بھارتی فوج کسی حالت میں بھی کسی جگہ پاکستانی فوج کا مقابلہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں رہی۔

(نیویارک ٹائمز ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ پاکستانی فوجیوں سے مقابلہ کرنے والی پہلی بھارتی رجمنٹ جم کر مقابلہ نہ کر سکی اور بھارتی فوجی اپنا تمام ساز و سامان 'توپ خانہ' 'پلازہ' و دیگر سامان رسد اور اپنے اضافی کپڑے تک چھوڑ کر بھاگ گئے۔

(ٹاپ آف نیوز واشنگٹن ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ اگرچہ بھارت نے نقصانات کے حقیقی اعداد و شمار نہیں بتائیے لیکن نظر آتا ہے کہ گزشتہ ہفتے میں اسے بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے وہ ٹینکوں، ہوائی جہازوں اور اسلحہ کی ایک بھاری تعداد سے محروم ہو گیا ہے۔ وہ پاکستان کی سخت جانی اور مالی رائے عامہ پر بوکھلا اٹھا ہے۔ وزیراعظم شاستری کی حکومت اب جنگ بندی کے لئے کوئی ایسی راہ ڈھونڈ رہی ہے جس سے اپنی بھڑکتی ہوئی جہتا کو بھی مطمئن کیا جاسکے۔

(نیویارک ٹائمز ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ عالمی رائے عامہ نے بھارتی نقطہ نظر کے خلاف کسی بھی حکومت نے بھارت کی حمایت اور پاکستان کی مخالفت نہیں کی۔ کسی ایک بھی افریقی ایشیائی قوم نے بھارت کے ساتھ حمایت کا ذرہ برابر اشارہ نہیں کیا۔

(ٹائمز آف انڈیا بمبئی ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ بھارت ایک فیصلہ کن کارروائی کے لئے بھاری بکتر بند جمیعت کے ساتھ آیا تھا لیکن پاکستان کی مسلح افواج ایک سیسہ پلائی دیوار بن گئیں اور دشمن کے دستوں کو زبردست نقصان پہنچایا۔

(دی انڈونیشین ہیرالڈ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ ہر درخت کے نیچے ایک یا دو جپ چمپائی مٹی تھیں جو کہ بڑو کاراٹوں سے لیس تھیں دریں اثناء میدان جنگ سے واپس ڈویرمل بیڈ کوارٹر پہنچنے والے پاکستانی فوجیوں نے بلند آواز سے فتح کا نعرہ لگایا۔

(ڈیلی مرر ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ دشمن (پاکستان) جس تیز رفتاری اور غنیمت و غصب سے تمام علاقوں پر لڑ رہا ہے اس صورت حال کے پیش نظر بھارت کی تمام فوج کو پاکستانی علاقے میں پیش قدمی کرنا ہرگز آسان نہیں ہے۔ پاکستان کی افواج غیر منظم باغیوں کی طرح نہیں ہے بلکہ عظیم سپاہیوں کی منظم فوج ہے۔

(ٹائمز آف انڈیا بمبئی ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ پاکستان اور بھارت کے درمیان اس جنگ کے نتیجے میں بھارت سفارتی طور پر خسارہ کیا ہے بھارت جو کبھی غیر جانبدار اقوام کا ایک محترم قائد تھا اس کو اب کسی بھی ملک کی حمایت حاصل نہیں رہی۔

(لی سونڈ پیرس ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ فضائی جنگ میں بھی دونوں ممالک کی فوجوں میں وی تناسب تھا جو زمینی جنگ میں تھا۔ بھارت کو عددی برتری حاصل تھی اور پاکستان کو صلاحیت کی۔ بیشتر مبصرین کا خیال ہے کہ لڑائی توقع کے مطابق لڑی گئی مختصر یہ کہا جاسکتا ہے کہ پاکستان کی مختصر لیکن اعلیٰ تربیت یافتہ فوج بھارتی فوج کی نسبت کئی گنا صلاحیت رکھتی ہے۔

(دی ٹائم ویکلی ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ پاکستان کی فضائی بھارتی جہازوں کو بار بار بھگا کر اور صحیح ہدف بنانے کے بعد حملہ طور پر فضائی تسلط حاصل کرنے کے قائل ہو گئی تھی بھارتی پائلٹ پاکستانی پائلٹوں اور افسروں کے مقابلے میں احساس کتری کا شکار تھے اور ان کی قیادت قتل صد افسوس تھی بھارت حملہ طور پر اس قوم کے ہاتھوں شکست سے دوچار ہو چکا تھا جس کی آمدنی کے لحاظ سے تناسب ایک اور چار اور مسلح افواج کی جسامت کے لحاظ سے ایک اور تین کا تھا۔

(سنڈے ٹائمز لندن ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ اس قوم کو کون شکست دے سکتا ہے جو قوت سے کھیلنا جانتی ہو مجھے پاک بھارت جنگ کے بارے میں شاید کچھ یاد رہے نہ رہے لیکن میں اس فوجی افسر کی مسکراہٹ کبھی نہیں بھول سکتا جس کی مسکراہٹ نے مجھ پر یہ عیاں کر دیا کہ پاکستانی جوان کس قدر نڈر اور بلور ہیں۔

☆ پاک فوج کے جوانوں سے لے کر جنرل آفسر کمانڈنگ تک کے تمام افراد آگ کے شعلوں سے اس طرح کھیل رہے تھے جس طرح بچے گھوں میں گولیاں کھیلتے ہیں۔ میں نے جنرل آفسر کمانڈنگ سے سوال کیا کہ تعداد میں کم ہونے کے باوجود آپ بھارت والوں پر کس طرح قابو پا سکتے ہیں اس نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ میری طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا " اگر حوصلہ، عزم، بہادری اور حب الوطنی کے عناصر کو خریدنا جاسکتا تو بھارت اس کی امداد کے ساتھ ان عناصر کو حاصل کر سکتا تھا۔"

(سوئس کرن ٹائم میگزین ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ سپاہی کا سپاہی سے مقابلہ ہو یا ایک پونٹ کا دوسری پونٹ سے۔ پاکستان کی چھوٹی سی فوج کا معیار بھارت سے کہیں بلند ہے۔ سیالکوٹ کے محلو پر شدید ترین جنگ جاری ہے بھارت نے نینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی مزید کمک بھیج دی ہے لیکن پھر بھی وہ پاکستانی پوزیشنوں کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکا۔

(چارلس ڈگلس ہوم کنٹریبیوٹی بی سی)

☆ اب فتح پاکستان کی دسترس میں ہے یہی بہت سے فوجی ماہرین کا خیال ہے کہ بھارت بوکھلا کر پنجاب اور کشمیر دونوں محلوں پر پاکستان کو الجھائے رکھنے کی کوشش کر رہا ہے بھارت نے پاکستان کے نینکوں اور ٹیاریوں کی تباہی کے بارے میں جو مبالغہ آمیز خبریں شائع کی تھیں اب خود اپنے سرکاری اطلاعات میں یہ کہہ کر ان کی تکذیب کر رہا ہے کہ پاکستانی فوجیں زبردست طاقت سے جوابی حملہ کر رہی ہیں۔

(ڈگلس براؤن سنڈے ٹیلی گراف لندن ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ میں نے فیروز پور کے قریب بھارتی محلوں کا دورہ کیا اور بھارتی کمانڈروں سے پوچھا کہ انہوں نے پاکستان کے ۱۱ ٹینک تباہ کرنے کا جو دعویٰ کیا ہے وہ کمال ہیں۔ بھارتی کمانڈر یہ سوال سن کر غلٹیں جھانکنے لگے اور وہ پاکستان کا کوئی ٹینک تو کیا بکتر بند گاڑی بھی اپنے دعوے کے ثبوت کے طور پر پیش نہ کر سکے۔ ٹینک اور بکتر بند گاڑیوں کا سوال ہی کیا بھارتی کمانڈر کسی ایک پاکستانی فوجی کو بھی پیش نہیں کر سکے۔ حالانکہ بھارتی حکومت روزانہ یہ دعوے کرتی ہے کہ اس نے درجنوں پاکستانی فوجیوں کو قیدی بنا لیا ہے۔

(ڈبلیو ایکسپریس لندن ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء)

☆ جو لوگ پاک بھارتی جنگ کو قریب سے دیکھ رہے ہیں انہیں یقین ہے کہ بنیادی طور پر پاکستان حق بجانب ہے۔

(روزنامہ لی فیکارو پیرس ۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء)



اعلان تاشقند پر دستخط کے بعد

مقامی فوج لاہور پولیس کے علاقہ میں داخل ہو کر پشاور میں پھیلنے لگی

پرتاب

... ..

گہری کو اپنے کات نے اپنے جملہ قوت کو بقا و بقا کی طرف

تاریخ و جغرافیہ

لے توں دیر ہمارا قریب
شہنشاہِ قلوب حکمِ بیکار

ہماری فوج ابوسے آگے گئی پکستنی فوجوں کی بجائے

میں نے فوج پسند کی تھی، مگر یہ سب سے زیادہ لطیف ماریج

مجلس شورای اسلامی



یاک بھارت جنگ بھارت اخبارات کی نظر میں

باب نمبر ۱۱
صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں
کی تاشقند روانگی

صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے تاشقند روانہ ہونے سے قبل یکم جنوری ۱۹۶۶ء کو اپنی ماہانہ نشری تقریر میں قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر روس کے وزیر اعظم کی کوششوں سے جموں و کشمیر کا عقدہ حل ہو جائے تو پاکستان اور بھارت کے ساتھ کروڑ ہاشدے ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کی احسان مند ہوگی کہ انہوں نے ایک ایسے مسئلے کو حل کر دیا جو عالمی امن کے لئے خطرہ بنا ہوا ہے۔

صدر پاکستان یحییٰ عزم لے کر اولپنڈی سے روانہ ہوئے راستے میں یکم جنوری کو وہ کابل میں شہ ظاہر شہ کے مہمان بنے اور اپنے قیام کے دوران میں انہوں نے شہ کو پاک بھارت جنگ کے نتیجے میں ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا۔ ۲ جنوری کو انہوں نے شہ ظاہر اور ان کی کابینہ کے وزراء سے اپنے مذاکرات مکمل کئے۔ جن میں دونوں ملکوں کے تعلقات پر مکمل مفاہمت کا اظہار کیا گیا تھا اور دونوں پڑوسی ممالک نے اپنے دوستانہ تعلقات کو مزید مستحکم بنانے کا عہد کیا تھا۔ بعد ازاں وہ اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے اور ۳ جنوری کو وہ روس کے شہ تاشقند پہنچے جہاں ان کا پرتاک طریقے سے استقبال کیا گیا۔

۴ جنوری کو تاشقند میں روسی وزیر اعظم الیکسی کوسیگین کی موجودگی میں پاک بھارت سربراہوں نے اپنی اپنی تقریر میں اپنے اپنے ملک کا نقطہ نظر پیش کیا۔ صدر ایوب نے وزیر اعظم شاستری سے پہلی ملاقات میں اس امر پر زور دیا کہ تنازعہ کشمیر ہی دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کا اصل اور بنیادی سبب ہے اور برصغیر میں حقیقی امن کے قیام کے لئے اس جھڑپے کو طے کرنا ہو گا۔

بھارتی وزیر اعظم نے اپنی تقریر اور مذاکرات میں تنازعہ کشمیر کو زیر بحث لانے سے صاف انکار کر دیا اور صرف جنگ نہ کرنے کے مطالبے پر زور دیا۔

پاکستان نے کانفرنس کے لئے یہ ایجنڈا تجویز کیا تھا۔

۱) مسئلہ کشمیر (۲) فوجوں کی واپسی (۳) دیگر تنازعہ امور

اس کے برعکس بھارت نے یہ ایجنڈا تجویز کیا تھا۔

۱) جنگ نہ کرنے کا مطالبہ (۲) دوسرے تنازعہ مسائل

(۳) کشمیر پر کوئی بات چیت نہیں یہ بھارت کا انوثاثہ ہے۔

وزیراعظم روس الیکسی کوسیگن نے اپنی اختتامی تقریب میں صدر ایوب اور وزیراعظم شاستری کے تہذیب اور غلوں پر اظہارِ اہمیت کرتے ہوئے کہا کہ یہ مذاکرات پاک بھارت تعلقات میں ایک نیا موڑ ثابت ہوں گے اس کانفرنس میں تمام مسائل کا تصفیہ ہونا تو قدرتی طور پر مشکل ہے لیکن اہم بات یہ ہے کہ دونوں ملک ان کے تصفیہ کی راہ تلاش کر لیں۔ اہمیت اور باہمی مفاد کی فضا پیدا کریں اور ان مسائل کو حل کر لیں جو آج تعلقات کو معمول پر لانے میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ دنیا کے امن پسندوں کی نگاہیں آپ دونوں کی ملاقات کے نتائج پر مگی ہوئی ہیں وہ اچھی خبر سننے کے خطر ہیں۔

پاکستانی وفد ابتدائی بات چیت سے متاثر ہوا ہے اور اس کا خیال یہ ہے کہ یہ تعمیری خطوط پر آگے بڑھیں گے۔ صدر ایوب کا اہم نکتہ یہ ہے کہ بھارت اور پاکستان کے مابین کشیدگی پیدا کرنے والا بنیادی سبب دور ہونا چاہئے۔

اس ضمن میں دونوں مملوں کے وفد کے مابین مذاکرات ہوئے لیکن ۵ جنوری ۱۹۶۶ء کو بھارت نے کشمیر کو ایجنڈے میں شامل کرنے سے انکار کر دیا۔ وزراء خارجہ ایک متفقہ ایجنڈا بنانے میں ناکام ہو گئے۔ صدر ایوب اور وزیراعظم لال بہلور شاستری کی ایک ملاقات ہوئی۔ شاستری نے وزیراعظم روس کو صیگن سے بھی طویل ملاقات کی کو صیگن کی طرف سے شاستری کو کشمیر پر بات چیت کا مشورہ دیا گیا۔

۶ جنوری کو وزیراعظم بھارت اور صدر ایوب خاں کے مابین کوئی ملاقات نہ ہو سکی۔ بھارت کی ہٹ دھرمی کے باعث ایجنڈا کانفرنس بھی نہ ہو سکی۔ قتل دور کرنے کے لئے کو صیگن نے صدر ایوب اور وزیراعظم لال بہلور شاستری سے طویل ملاقاتیں کیں پاکستان نے کشمیر کے سوال پر اپنے رویے میں لچک پیدا کر دی۔

۷ جنوری کو ایجنڈا کی تیاری کی کوشش ترک کر دی گئی بھارت کشمیر پر بات چیت کرنے کی ہٹ دھرمی پر ڈٹا رہا اور پاکستان نے تصفیہ کشمیر کے بغیر کوئی اور معاہدہ کرنے سے انکار کر دیا کو صیگن نے اپنی کوششیں جاری رکھیں شاستری کو صیگن کے اصرار پر مسئلہ کشمیر پر غیر رسمی بات چیت پر آمادہ ہو گئے۔

۸ جنوری کو پاکستان نے بھارت کی طرف سے جنگ نہ کرنے کے معاہدے کی پیش کش کو مسترد کر دیا۔ ایوب شاستری ملاقات نہ ہو سکی۔ سردار سون سنگھ نے اعتراف کیا کہ دونوں رہنماؤں میں جو مذاکرات ہوئے ان کا موضوع کشمیر تھا مشترکہ اعلان کے سوال پر بھی اختلاف پیدا ہوا۔

۹ جنوری کو پاکستان نے بھارت کا پیش کردہ اعلانیه مسترد کر دیا کہ اس میں کشمیر کا کوئی ذکر نہ تھا۔

اسی روز تاشقند کانفرنس کی ناکامی کا اعلان کر دیا گیا لیکن روسی وزیر اعظم نے جب اپنا مشن مکمل ہوتے دیکھا تو دونوں رہنماؤں پر دباؤ ڈالا کہ وہ اپنے اپنے رویے اور موقف میں ہلک پیدا کریں اور کسی نتیجے پر پہنچیں۔ روسی وزیر اعظم کے کہنے پر دونوں رہنما کسی نتیجے پر پہنچنے کے لئے مجبور ہو گئے چنانچہ انہوں نے از سر نو اس مسئلے پر بحث کی اور اس طرح وزیر اعظم روس کی کوششوں سے پاکستان اور بھارت کے مابین ۱۰ جنوری ۱۹۶۶ء کو معاہدہ طے پا گیا۔

معاہدہ تاشقند

بھارت اور پاکستان کے نو نکاتی مشترکہ اعلان تاشقند کی اہم خصوصیات یہ تھیں :-

- ۱۔ صدر پاکستان اور بھارتی وزیر اعظم نے جموں و کشمیر کے مسئلہ پر بات چیت کی اور دونوں نے اپنا اپنا نقطہ نظر بیان کیا۔
- ۲۔ دونوں نے اتفاق کیا کہ دونوں ملکوں کے ہائی کمشنر اپنا اپنا منصب سنبھال لیں اور سفارتی تعلقات بحال کر لئے جائیں۔
- ۳۔ دونوں لیڈروں نے اتفاق کیا کہ دونوں ملک اپنی اپنی فوجیں ۲۵ فروری ۱۹۶۶ء تک ان مقامات پر لے آئیں جہاں وہ ۵ اگست سے پہلے تھیں۔
- ۴۔ طرفین نے اس کا اقرار کیا کہ وہ تمام تنازعات کو حل کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق حالات کا استعمال نہیں کریں گے بلکہ پرامن طور پر حل کریں گے۔
- ۵۔ معاملات، ثقافتی تبادلوں اور اقتصادی و تجارتی تعلقات کی بحالی کے لئے اقدامات پر غور کرنے کے لئے اتفاق رائے ہوا۔ جنگی قیدیوں کے تبادلے نیز دونوں ملکوں کے درمیان موجودہ سمجھوتوں پر عمل درآمد کرنے پر اتفاق کیا گیا۔
- ۶۔ طرفین نے ایسی فضا پیدا کرنے پر اتفاق کیا جس میں عوام ترک وطن کرنے پر مجبور نہ ہوں۔

۷۔ مسابجین کے ترکوں اور ضبط شدہ جائیداد اور سرمائے کی واپسی کے بارے میں دونوں ملک بات چیت جاری رکھیں گے۔

۸۔ طرفین نے فیصلہ کیا کہ ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈہ بند کر دیا جائے۔

۹۔ صدر اور وزیر اعظم نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اعلیٰ و ادنیٰ سطحوں پر باہمی امور طے کرنے کے لئے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہے۔

۱۰۔ طرفین نے اس ضرورت کو تسلیم کیا کہ پاکستان اور بھارت کی ایسی مشترکہ ایجز قائم کی

جائیں جو دونوں حکومتوں کو آئندہ اقدامات تجویز کریں گی۔

۱۱۔ طرفین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ تعلقات اسی اصول کی بنیاد پر قائم ہوں کہ دونوں ملک ایک دوسرے کے داخلی امور میں مداخلت نہ کریں۔

۱۲۔ صدر ایوب اور مسٹر شاستری نے اتفاق کیا کہ دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کو ترقی دی جائے۔

صدر پاکستان محمد ایوب خاں، وزیر اعظم بھارت لال بہادر شاستری نے روسی رہنماؤں، روسی حکومت اور ذاتی طور پر روس کی وزارت قونسل کے چیئرمین کا شکریہ ادا کیا اور ان کے لئے گہری پندیدگی کا اظہار کیا۔ دونوں سربراہوں نے موجودہ ملاقات میں جو باہمی طور پر اطمینان بخش تھی اپنے خیر مقدم اور فیاضانہ مہمان نوازی کے لئے ازبکستان کی حکومت اور عوام کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اس اعلان پر صدر ایوب، وزیر اعظم بھارت لال بہادر شاستری اور وزیر اعظم کو سیگن نے دستخط کئے۔

معلیہ تاشقند پر عالمی اور قومی رد عمل
 بی بی سی نے اعلان تاشقند پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ اعلان روس کی بہت بڑی کامیابی ہے جس نے تاشقند کانفرنس کو ناکام ہونے سے بچالیا کیونکہ فریقین اپنے اپنے موقف پر سختی سے ڈٹے ہوئے تھے۔

۱۳۔ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے اعلان تاشقند کا خیر مقدم کیا تاہم اسے محدود کامیابی قرار دیا۔

۱۴۔ بھارت کے معریات دان اور سابق گورنر مسٹر راجگوپال اپاری نے کہا کہ جس تک جنگ نہ کرنے کے معاہدے کا تعلق ہے ایسا معاہدہ اس وقت تک کوئی حیثیت نہیں رکھتا جب تک فریقین خیر، محبت اور دوستی کے صحیح جذبات سے عاری ہوں لیکن دود حاضر میں تو جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

۱۵۔ اگرچہ انہوں نے ابھی تک اس اعلان کا پورا مطالعہ نہیں کیا لیکن انہیں اس سے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ سماجی کونسل نے مسلح افواج کی واپسی کے لئے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اگرچہ یہ آسان کام نہیں ہے لیکن تاشقند میں افواج کی واپسی کی حد تک مفاہمت یقیناً قابل اطمینان ہے۔

(مسٹر ولسن وزیر اعظم برطانیہ)

۱۶۔ دونوں ملکوں میں کشیدگی کم کرنے سے متعلق جو مفاہمت بھی ہو امریکہ اس کا خیر مقدم کرے گا۔
 (لنڈن بی جانسن صدر امریکہ)

☆ مہلہ تاشقند سے دونوں ملکوں کے تمام تازعات کے آخری حل میں مدد ملے گی اور برصغیر میں پائیدار امن قائم ہو جائے گا۔

(تچنس کے صدر حبیب بورقیہ)

☆ مجھے امید ہے کہ یہ تاریخی دستاویز دونوں ملکوں کے مابین خوشگوار تعلقات اور دوستی کو فروغ دینے کی بنیاد ثابت ہوگی اور اس سے نہ صرف پاکستان اور بھارت بلکہ روس و پاکستان نیز روس اور بھارت کے درمیان اچھے تعلقات برعائن میں مدد دے گی۔

(الیکسی کو سیگن وزیر اعظم روس)

☆ اعلان سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہت واضح اور صاف نتائج حاصل ہوئے ہیں جن میں سب سے اہم یہ ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان پر امن تعلقات بحال کرنے کے لئے ٹھوس قدم اٹھائے جائیں گے۔

(لال بھلور شاستری وزیر اعظم بھارت)

قومی رہنماؤں کے تبصرے

☆ اعلان تاشقند پاک بھارت تعلقات کی راہ میں ایک سنگ میل ثابت ہو گا اور یہ اعلان وہ راہ بتاتا ہے جس پر اس برصغیر کے ۶۰ کروڑ عوام کی بہبود کا دارومدار ہے یہ اس احساس کا نتیجہ ہے کہ دونوں ملک جو جغرافیائی لحاظ سے اتنے قریب اور ایک دوسرے کے اتنے حاجت مند ہیں۔ وہ حقیقی تعاون اور دوستی کے علاوہ کسی راستہ پر چل ہی نہیں سکتے۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر تاشقند کانفرنس کا جذبہ برقرار رکھا گیا تو کوئی مسئلہ بھی ایسا نہیں ہے جو باہمی بات چیت اور مشترکہ کوششوں سے حل نہ ہو سکے اور ان میں مسئلہ کشمیر، مشترکہ دریاؤں کا پانی اور اقلیتوں کے تحفظ کے تمام مسائل شامل ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس مہلہ پر نیک نیتی سے عمل کیا جائے اور ہر ایک جانے اگرچہ مہلہ دوس سے انحراف کرنے والوں کی کمی نہیں ہے۔

(سابق وزیر خارجہ حمید الحق چودھری پاکستان آبزور ۱۳ جنوری ۱۹۶۶ء)

☆ پاکستان اور بھارت کے درمیان مستقل امن قائم کرنے کی غرض سے نو نکاتی اعلان تاشقند بظاہر دونوں ملکوں کے تمام بڑے بڑے مسائل حل کرنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ اس اعلان پر عمل درآمد دونوں ملکوں کے لاکھوں عوام کی بھلائی پر منتج ہو گا اور یہ دونوں ملکوں کے چھوٹے بڑے مسائل کو مخلصانہ طور پر حل کرنے کا پیش خیمہ ثابت ہو گا۔

(نور امین قائد حزب اختلاف اور چیئرمین قومی جمہوری مجلس)

(پاکستان ۲۴ جنوری ۱۹۶۶ء)

ہذا اعلان تاشقند امن کے لئے راہ ہموار کرتا ہے اور یہ ایشیاء کے دو عظیم ممالک کے درمیان مفاہمت کے بڑے بڑے راستے کھول دے گا۔

(مولوی فرید احمد)

ہذا اگر اعلان تاشقند پر پاکستان اور بھارت کی حکومت پوری طرح عمل کریں تو یہ یقینی طور پر ایسے تعلقات کا پیش فیصلہ ثابت ہو سکتا ہے اور مسئلہ کشمیر کے جلد از جلد اور یقینی حل کی نفاذ سازگار کر سکتا ہے وہ حرب اختلاف کے اسی اصول سے ختم نہیں ہیں کہ حکومت کی بروقت اور ہر بات پر مخالفت کی جائے۔

(عمود الحق عثمانی جزل سیکرٹری)

(پاکستان نیشنل عوامی پارٹی)

ہذا پاکستان نے مسئلہ کشمیر پر گفت و شنید کرنے پر رضامند ہو کر اپنے موقف سے کوئی سودا نہیں کیا ہے اور نہ اپنے موقف سے ہٹا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اب اس تنازعہ کے منصفانہ حل کے سلسلے میں روس کا تعلق براہ راست ہو گیا ہے جس سے توقع کی جاسکتی ہے کہ اس کا پرامن حل ممکن ہے۔

(چودھری فضل الہی سینئر ڈپٹی ایڈیٹر قومی اسبلی)

ہذا اعلان تاشقند مسئلہ کشمیر کے پرامن تصفیہ پر زور دیتا ہے اور پاکستانی قوم بھارت یا کسی دوسرے ملک سے جنگ کی خواہش مند نہیں ہے۔

(میاں مارف انصار رکن قومی اسبلی)

ہذا حکومت نے تنازعہ کشمیر کے حل کے سلسلے میں اعلان تاشقند کے ذریعہ جو موقف اختیار کیا ہے اس سے میں ابھی تک واقف ہوں مگر اعلان تاشقند سے پاکستانی عوام اور کشمیری مائندہ مطمئن نہیں ہیں قومی ناظم ہو جائیجی تب۔

(مولانا عبد الحمید خان بھاشانی)

ہذا ان تاشقند کشمیر کے تصفیہ کے لئے ایک اہم اقدام ہے اس اعلان کے بعد قوام متحدہ نے دونوں ملکوں کے درمیان جو جنگ بند کرانی ہے وہ بھی مستحکم ہو گئی ہے۔

(بیگم بی اے خان رکن قومی اسبلی)

ہذا اس کاغذ (تاشقند) میں جو نکات طے ہوئے ہیں ان کی بعض بات سے بھی بعض لوگوں میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن صدر ایچ او اور مسٹر بھٹو کی وضاحت کے بعد یہ

خلش دور ہو گئی ہے۔ (مولانا عبدالکلام بدایونی)

(صدر جمعیت طلبہ پاکستان)

۱۶۰ یہ احساں دونوں ملکوں کے درمیان خیر-مکھی کا موجب بنے گا اور تازمہ کشمیر کا پر امن تھپہ کرنے کے لئے یہ اعلان ایک اہم اقدام ہے۔

(پروفیسر داس بھال سیکرٹری انچارج ایسوسی ایشن)

۱۶۱ یہ اعلان پاکستان اور بھارت کے درمیان برائے تعلق کے بہتر تعلقات کے قیام کے سلسلے میں خوش آئند اور اچھی ابتداء ہے۔ تاشقند کا فرانس سے ۱۱ ہونٹوں میں کشیدگی تم کرنے میں جلی مدد ملے گی۔

(صدر احباب)

۱۶۲ کونسل مسلم لیگ کے رہنماؤں سرور شونت حیات 'پروہری محمد حسین جٹ' خواجہ محمد صفدر اور مسز مظہر بیگم نے کہا کہ اعلان تاشقند میں کشمیر کے متعلق پاکستان کے موقف کی پذیرائی نہیں ہوئی۔

حکومت آزاد کشمیر کے سابق صدر کے ایچ فورمید نے کہا کہ اعلان تاشقند کشمیر کی صحیح سچائی میں کوئی مدد نہیں کر سکتا۔

۱۶۳ راجا شل ریٹائرڈ افسر غلام نے اپنی کتاب "ہی فرسٹ رڈ" میں یہ اطمینان لیا ہے کہ

"ہندوستان اور پاکستان نے مل کر ملنے پر اس اعلان کے بہت مفید اثرات ہوئے وہ ان کے بیرونی سے عیاں تھے۔ ہندوستانی سرور در متسم تھے۔ اور اس کے برعکس پاکستانی سرور کے سب کے سب ادا اس اور مایوس نظر رہے تھے۔ اگر یہ حکمران زمین کے بیانات اور راجا کا صحیح آئینہ دار تھا تو اعلان تاشقند پاکستان کی طرف سے اتنا افسوس تھا۔۔۔۔۔۔ پاکستانی مائندوں کے برعکس شستری تھے جو رہے تھے اور چل رہے تھے۔ ہندوستانی وفد نے دو برس کے رگس ملے۔ کمرے پر چھوئے ہوئے تھے اور تو مانتے تھے اس سے صحت معافی کر دیتے اس کے سرور و انفسال کا یہ حال تھا کہ گویا ہندوستان نے بین الاقوامی جہاں میں پاکستان کو شکست دی ہے۔ اسی بنا پر صدر احباب۔ غلام نے اپنے خطاب میں اعلان تاشقند کو پاکستان کے لئے مفید قرار دیا تھا کہ قوم بالکل مایوس نہ ہو جائے۔"

مطلبہ تاشقند کے بارے میں صدر پاکستان کا قوم سے خطاب

اس صبح (۲ جنوری ۱۹۶۵ء) کی "آزادی" میں صدر کے وزیر ختم مسٹر شری سے ملنے کے لئے تاشقند گیا تھا میں "پ" اس تاریخی ملاقات کا پس منظر واضح کرنا چاہتا ہوں۔

”جب ہم دونوں ملکوں کی افواج کی آزاد کشمیر میں جھڑپیں ہوئیں اور معلومات نے
 ہمیں صورت اختیار کر لی تو روس کے وزیر اعظم کو مسیگن نے دونوں ملکوں کے سربراہوں کو
 تاشقند آنے کی دعوت دی تاکہ وہ ہمیں اپنے اختلافات کو پر امن اور عزت مندانہ طور سے حل
 کرنے کا موقع فراہم کریں۔“

ہمیں روس کا دعوت نامہ ۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ملا تھا اس لئے دو روز بعد بھارت نے ہماری
 مقدس سرزمین پر حملہ کر دیا بعد ازاں جو حالات رونما ہوئے آپ سب کو معلوم ہیں۔ ساری
 قوم فرد واحد کی طرح اٹھ کھڑی ہوئی اور اسی کھنن آزمائش سے نہایت شاندار طور پر عہدہ برآ
 ہوئی۔ ہماری مسلح افواج نیز شہری عوام کے بہادرانہ کارنامے ہماری تاریخ میں ہمیشہ تحسین کی
 نظر سے دیکھے جائیں گے۔

ہمارا ہمیشہ سے یہ نظریہ رہا ہے کہ ممالک کو اپنے اختلافات امن و انصاف کی بناء پر طے کرنا
 چاہئیں۔ ہم ساری دنیا میں امن چاہتے ہیں اور اقوام متحدہ کا رکن ہونے کی حیثیت سے ہم نے
 یہ ذمہ داری قبول کی ہے کہ اپنے اختلافات کو طاقت سے نہیں بلکہ پر امن طور پر باہمی مفاہمت
 سے طے کیا جائے۔

جہاں تک بھارت اور پاکستان کے اختلافات کا تعلق ہے ہم نے ہمیشہ یہی بات کہی ہے کہ
 اس کش مکش کا بنیادی سبب جموں و کشمیر کا تنازعہ ہے اور اس بارے میں سلامتی کونسل کی
 تاریخی قرارداد موجود ہے جس کے مطابق جموں و کشمیر کے عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ
 آزادی سے اس بات کا فیصلہ کریں کہ وہ پاکستان کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں یا بھارت کے
 ساتھ۔ بھارت بھی اس قرارداد کو تسلیم کر چکا ہے اور اس نے اقوام متحدہ سے عہد کیا ہے کہ وہ
 ریاست کے لوگوں کو اپنے مستقبل کا آزادانہ فیصلہ کرنے کا حق عطا کرے گا۔

پورے اٹھارہ سال سے ہم برابر کوشش کر رہے ہیں کہ بھارت اپنا وعدہ پورا کرے لیکن
 بد قسمتی سے اس نے اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لئے کوئی قدم نہ اٹھایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ
 جموں و کشمیر کے عوام نے کھلم کھلا بغاوت کر دی اور جب بھارتی فوجوں نے آزاد کشمیر کے
 علاقے پر بار بار حملے شروع کئے تو پاکستان کی افواج کو اس کے سوا کوئی چارہ ہی نہ تھا کہ وہ جموں و
 کشمیر کے عوام کی مدد کے لئے میدان میں آئیں اس وجہ سے دونوں ملکوں میں جو جنگ ہوئی
 اس سے دنیا پر پوری طرح واضح ہو گیا کہ جب تک مسئلہ کشمیر طے نہیں کیا جائے گا بھارت اور
 پاکستان کے مابین امن قائم نہیں ہو گا۔

سلامتی کونسل کی ۲۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کی قرارداد میں فائر بندی اور فوجوں کی واپسی طے پائی اور
 یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ فوجوں کی واپسی کے بعد سلامتی کونسل جموں و کشمیر کے بنیادی مسئلے کو حل

کرنے کے لئے قدم اٹھائے گی۔ اس قرارداد میں یہ توقع بھی ظاہر کی گئی تھی کہ جب تک فوجوں کی واپسی کی کارروائی مکمل نہ ہو جائے تو دونوں ملک آپس میں اس قضیے کو طے کرنے کی کوشش کریں گے۔

تاشقند میں بھارت کے آنجنابی وزیراعظم لال بہلور شاستری سے ملاقات اسی کوشش کی جانب قدم تھاروسی حکومت اور وزیراعظم نے مذاکرات کو کامیاب بنانے کی سرٹوڑ کوشش کی روسی عوام اور ان کے سربراہوں نے ہمارا بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا اور دونوں ملکوں میں بات چیت کے دوران آخری وقت تک غیر جانبداری برقرار رکھی جس کے لئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

بھارت کے آنجنابی وزیراعظم شاستری یہ چاہتے تھے کہ بھارت کے ساتھ جنگ نہ کرنے کے معاملہ پر دستخط کر دیں لیکن ہم نے ان پر واضح کر دیا کہ ہم کبھی ایسے معاملہ پر دستخط نہیں کریں گے تو فیکہ تنازعہ جموں و کشمیر کا باعزت اور مستغانہ طور پر فیصلہ نہ ہو جائے۔ البتہ ہم منشور اقوام متحدہ کے تحت اپنی اسی ذمہ داری کا دوبارہ اقرار کرنے کو تیار ہیں کہ قومیں اس وقت تک طاقت کا استعمال نہیں کریں گی جب تک وہ پر امن فیصلہ نہ کر لیں۔ ہم نے بھارت کے وزیراعظم کو بھی ان نشین کرانے کی کوشش کی کہ پاکستان اور بھارت کے عوام کا مستقبل برصغیر میں امن قائم ہونے پر موقوف ہے اور یہ امن کبھی پایدار نہیں ہو سکتا جب تک کہ مسئلہ کشمیر کو مصغانہ طور پر حل نہ کیا جائے۔ اگر اس قضیے کو طے نہ کیا گیا تو دونوں ملک اپنی جنگی تیاریاں جاری رکھیں گے۔ تاشقند کی بات چیت میں مجھے یہ اندازہ ہوا کہ آنجنابی وزیراعظم مسٹر شاستری بھی میرے ہم خیال ہیں لیکن وہ جانتے تھے کہ پہلے دونوں ملکوں کے تعلقات کو معمول پر لایا جائے اور پھر بنیادی مسئلہ سے نمٹنے پر توجہ دی جائے ہم نے ایک دوسرے پر اپنے اپنے نقطہ نظر ظاہر کئے بہ قسمتی سے کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے جن میں تک پاکستان کا تعلق ہے ہم اس بات پر قائم رہے کہ بنیادی مسئلہ جموں و کشمیر کا تنازعہ ہے اور جب تک اسے طے نہ کیا جائے بھارت اور پاکستان کے درمیان امن قائم نہیں ہو سکتا۔ یا یہ بھارت کا داخلی معاملہ ہے جموں و کشمیر کے عوام کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق ہے اور ہم اس ناقابل انکار حق کی برابر تائید کرتے رہیں گے۔ میں آپ کو اعلان تاشقند کی مختلف دفعات کے اس پس منظر میں دیکھنے کی دعوت دیتا ہوں اس اعلان سے کشمیر کے متعلق ہماری قومی موقف میں کوئی فرق نہیں آیا اور نہ اسے کوئی نقصان ہی پہنچا ہے کشمیری عوام کا یہ حق برابر سلامت ہے کہ وہ اپنے مستقبل کا فیصلہ آپ کریں۔

مجھے امید ہے کہ اس اعلان سے قضیہ کشمیر کو حل کرنے کے لئے نئے راستے کھل

جائیں گے۔ سب سے پہلے تو ہم اس مسئلہ پر بھارت کے نمائندوں سے بات چیت کریں گے اور پھر فوجوں کی واپسی اور سلامتی کو نسل بھی اس تنازعہ کو طے کرنے کی تدابیر پر غور کر سکے گی۔ علاوہ ازیں روسی حکومت نے اس قضیئے کو طے کرنے میں جو دلچسپی ظاہر کی ہے وہ بھی اس کام میں آسانی پیدا کرے گی۔

میں آپ سے اتنا حس کرتا ہوں کہ آپ امن قائم کرنے میں بھی اسی طرح اولوالعزمی اور نظم و ضبط کا ثبوت دیں جس طرح آپ نے گزشتہ جنگ میں فتح حاصل کرنے میں دیا ہے اس زمانے میں آپ نے جو قربانیاں دی ہیں انہوں نے دلوں پر انٹ نفوش چھوڑے ہیں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی کوئی قربانی رائیج نہیں جائے گی۔

آپ کی حکومت نے جو قدم بھی اٹھایا ہے یا اٹھارے ہے آپ ہی کی بھلائی کے لئے ہے ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے تنازعہ کا عدل و انصاف سے فیصلہ کرنے کی کوشش کی جائے گی اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اس کوشش سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ اس پر اسی صورت میں عمل درآمد ممکن ہے کہ اگر ہم اپنی جانب سے اعلان تاشقند کو عملی طور پر عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں مجھے یقین ہے کہ حکومت قیام امن کے لئے جو کوششیں کر رہی ہے قوم اسے کامیاب بنانے میں مدد دے گی اگر خدا خواست کسی وجہ سے یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی تو اس کے مقاصد یہ نہیں ہوں گے کہ ہم کبھی اپنے قومی مفادات سے بے پرواہ ہوں گے یا ملک کی حفاظت سے قاصر ہوں گے یہ کام تو ہمیں بسر حال کرنا ہو گا۔

اعلان تاشقند کو ملک کے کئی حصوں میں سراہا گیا ہے لیکن بعض لوگ اس سے غیر مطمئن ہیں مجھے ان کے دوسو کا چوری طرح علم ہے اور میں ان احساسات کی قدر کرتا ہوں جن سے یہ دوسو پیدا ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر تاشقند میں مسئلہ کشمیر باعزت طور پر طے ہو جاتا تو آپ اس کا خیر مقدم کرتے لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اتنے اچھے ہوئے مسائل اتنی آسانی سے حل نہیں ہوا کرتے اور انہیں حل کرنے کے لئے مصلحت کے مطابق مختلف طریقے اختیار کرنے پڑتے ہیں۔ شاید کچھ لوگ ایسے ہوں جو آپ کے جذبات سے فائدہ اٹھائیں اور آپ کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں وہ آپ اور ہم سے زیادہ محب وطن نہیں اور فی الحقیقت خود غرضی کے باعث اپنے ہی فائدے کی سوچ رہے ہیں۔ آپ کو ان کے ہتھکنڈوں سے آگاہ ہونا چاہئے آپ کو اپنے یقین میں مضبوط اور نظم و ضبط میں استوار ہونا چاہئے ہماری آزمائش کی گھڑی ابھی ختم نہیں ہوئی ہے ہم خدا تعالیٰ کے حضور اپنا سر جھکائیں اور اپنے عزم و ارادہ کو مضبوط کرنے کی دعا مانگیں۔ پاکستان پابندہ بلا!

باب نمبر ۱۲

فوجوں کی واپسی کا معاہدہ

پاکستان اور بھارت کے مابین معاہدہ تاشقند کے بعد دونوں ملکوں کے فوجی کمانڈروں کا ایک اجلاس نئی دہلی میں منعقد ہوا اجلاس میں پاکستان کی نمائندگی پاک فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے اور بھارتی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل جویا نتو ناتھ چودھری نے کی۔ مذاکرات کے دو گھنٹے تک جاری رہنے کے بعد ۲۲ جنوری ۱۹۶۵ء کو دونوں ملکوں کے مابین فوجوں کی واپسی کا معاہدہ طے پا گیا۔

معاہدے میں کہا گیا تھا کہ:-

- ۱۔ دونوں فوجی سربراہوں نے سرحدوں کے ساتھ ساتھ فوجوں کی واپسی کا ایک متفقہ منصوبہ تیار کر لیا ہے۔
 - ۲۔ مشرقی اور مغربی دونوں سیکڑوں میں کشیدگی کی کمی کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔
 - ۳۔ دونوں ملکوں کی فوجیں اپنی موجودہ پوزیشنوں سے پیچھے ہٹ جائیں گی۔
 - ۴۔ فوجوں کی واپسی ۲۵ جنوری سے شروع ہو کر ۲۵ فروری تک مکمل ہو گی۔
- پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگی قیدیوں کے پہلے تبادلے میں تین پاکستانی ہوا بازوں کے مقابلے میں سات بھارتی ہوا باز واپس کئے گئے (۲۳ جنوری ۱۹۶۶ء) پاک فضائیہ کا فوکر فرنڈ شپ ان قیدیوں کو بھارت لے کر گیا۔

پاک بھارت فوجوں کی واپسی

۲۵ جنوری ۱۹۶۶ء کو پاکستانی علاقہ سے بھارتی فوجوں کی واپسی شروع ہو گئی۔ ۲۹ جنوری کو پاکستان اور بھارت کے درمیان لاہور میں مسلح افراد کی واپسی کے بارے میں آخری دستاویز پر دونوں ملکوں کے فوجی نمائندوں کے دستخط ہو گئے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے خاص نمائندے جنرل تولیو بارمیو نے اجلاس کی صدارت کی۔ بھارت کی نمائندگی ویسٹرن آرمڈ فورس کے کمانڈر جی اوسی جنرل سر بخش سنگھ اور ویسٹرن کمانڈ کے سٹاف آرمرز کرنل فی ایس پارے نے کی۔ پاکستان کی جانب سے پہلی فورس کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل بختیار خان اور ملٹری آپریشنز کے ڈائریکٹر بریگیڈیئر گل حسن نے کی۔ اس قسم کا پہلا اجلاس تین جنوری ۱۹۶۶ء کو لاہور میں جنرل ماریو کی صدارت میں ہوا بعد میں ۶-۱۵ اور ۲۹ جنوری کو باری باری امرتسر اور لاہور میں اجلاس ہوئے۔

معلدے کے تحت

(۱) فریقین نے دونوں افواج کے سربراہوں کی ملاقات میں طے پانے والے منصوبے کو معلدے میں شامل کرنے اور مشترکہ اجلاس میں طے پانے والے بنیادی ضوابط کے ساتھ منسلک کر دینے پر اتفاق کیا۔

(۲) معلدے کی شق نمبر ۷ میں کہا گیا تھا کہ اگر کسی معاملے میں اختلاف ہو تو وہ پاکستان کے کمانڈر انچیف اور بھارت کے چیف آف آرمی سٹاف کے سامنے ان کے مشترکہ فیصلے کے لئے پیش کیا جائے گا اگر پھر بھی حائلہ طے نہ ہو سکے تو پھر جنرل ماریو کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔

قیدیوں کا تبادلہ

۲ فروری ۱۹۶۶ء کو بھارت اور پاکستان کے درمیان حسینی والا ہیڈور کس پر قیدیوں کے پہلے دستے کا تبادلہ ہوا پاکستان نے بھارت سے اپنے ۱۵۵ افسر ۱۳۴ جو نیئر کیشنڈ آفیسر اور ۵۳۵ جوان حاصل کئے اور ۱۳۳ افسر ۲۰۴ جو نیئر کیشنڈ آفیسر اور ۵۳۱ جوان بھارت کے حوالے کئے۔ پاکستان نے اپنے ۱۹ بیمار اور زخمی قیدی بھی وصول کئے اور بھارت کو ۳ بیمار و زخمی قیدی دیئے۔ ۲۵ فروری کو دونوں ممالک کی فوجیں ۱۵ اگست ۱۹۶۵ء کی جگہ پر آگئیں اور اس طرح پاک بھارت جنگ کا آخری مرحلہ بھی اپنے اختتام کو پہنچا۔

باب نمبر ۱۳

۷۱ روزہ جنگ میں کیا کھویا کیا پایا؟

بھارت کو پاکستان سے جنگ کرنے میں اپنا نقصان اٹھاتا ہوا اس کی تفصیل یہ ہے :-
 ہماری مسلح افواج نے دشمن کے ایک ہزار چھ سو سترہ مربع میل علاقے پر قبضہ کیا
 اس کے مقابلے میں بھارت نے پاکستان کے صرف چار سو چھیالیس مربع میل علاقے پر قبضہ کیا۔
 جنگ میں دشمن کے سات ہزار سے زائد فوجی افسر اور جوان مارے گئے اس کے برعکس
 پاکستان کے ۸۳۰ فوجی شہید ہوئے۔

فضائی جنگ میں پاکستان کے صرف ۴۳ طیارے ضائع ہوئے یا انہیں نقصان پہنچا۔ اس
 کے مقابلے میں پاکستانی فضائیہ نے دشمن کے ۵۵ طیارے تباہ کئے۔
 ۱۷ دنوں میں مغربی پاکستان کے مختلف مقامات پر شہری آبادی پر بھارتی فضائیہ کی بمباری
 سے ۳۳۱ افراد شہید ہوئے جبکہ زخمی ہونے والوں کی تعداد ۳۷۶ تھی۔
مقبوضہ علاقے

پاک بھارت جنگ کے دوران بھارت اور پاکستان نے ایک دوسرے کے جو علاقے فتح
 کئے ان کی تفصیل یہ ہے :-

پاکستان کے قبضہ میں بھارتی علاقہ

- ۱۔ کشمیر اکھنور سیکٹر سب سیکٹر ۲۲۰ مربع میل اس سیکٹر میں ۱۲ سے
 ۱۴ میل دور تک پاک افواج نے پیش قدمی کی۔
- ۲۔ لاہور سیالکوٹ لاہور ایک مربع میل
- ۳۔ لاہور سیالکوٹ کشمیر کرن ۳۶ مربع میل
- ۴۔ لاہور سیالکوٹ سلیمان کی فاضلکا ۳۰ مربع میل
- ۵۔ راجستھان میر پور خاص ۱۰۰ مربع میل اس سیکٹر میں پاک فوج
 نے ۲۵۲ میل پیش قدمی کی۔
- میزان ۱۱۷ مربع میل

بھارت کے قبضہ میں پاکستانی علاقہ

- | | |
|----------------|----------------|
| سب سیکٹر علاقہ | سب سیکٹر |
| ۱۰ مربع میل | ۱۔ کشمیر کارگل |
| ۲ مربع میل | ۲۔ کشمیر نیوال |

- ۳۔ کشمیر اوڈی پونچھ ۱۷۰ مربع میل
 ۴۔ لاہور سیالکوٹ ۱۳۰ مربع میل
 ۵۔ لاہور سیالکوٹ ۱۰۰ مربع میل
 ۶۔ راجستھان میرپور " ۲۳ مربع میل

میزان ۳۳۶ مربع میل

لاہور سیکڑ کا ایک لاکھ بیس ہزار اور چار سو چھیالیس ایکڑ زرعی رقبہ متاثر ہوا۔ سیالکوٹ سیکڑ کا ۲ لاکھ ۴ ہزار ایکڑ اراضی متاثر ہوئی۔
 لاہور اور سیالکوٹ سیکڑ کے ۵۱۵ گاؤں متاثر ہوئے جن میں سے چار سو کا تعلق سیالکوٹ سیکڑ سے تھا۔

۳۰۰ ٹیوب ویل اور چار ہزار ۵۰۰ کنوئیں تباہ ہوئے۔

چار لاکھ افراد بے گھر ہوئے۔

پاکستان نے ۱۵۸ اور بھارت نے ۷۳۹ جنگی قیدی واپس کئے۔

باب نمبر ۱۳

پاک بھارت جنگ کے اثرات

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کی وجہ سے پاکستان کے تمام شعبوں کی کارکردگی پر اثر پڑا۔ جنگ سے قبل ہی اتھلا پارہ پارہ تھا جنگ میں قوم نے یکجہتی کا ثبوت فراہم کر کے پاکستان کی مسلح افواج کے حوصلے بلند کئے عوام نے حملوں پر ان کے لئے کھانا سپایا کیا۔ ضروریات زندگی مہیا کیں حتیٰ کہ اسلحہ کی گاڑیوں کو لوڈان لوڈ کرنے میں بھی مدد دی۔ یہ ایک ایسا جذبہ تھا جو قتل ستائش بھی تھا اور آئندہ نسلوں کے لئے ایک سبق بھی۔ جن شعبوں میں پاک بھارت جنگ کے اثرات مرتب ہوئے ان کی مختصر روداد یہ ہے۔

اقتصادی حالت پر اثر

جنگ کی وجہ سے پاکستان کی اقتصادی حالت پر بھی برا اثر پڑا کیونکہ اس کے دفاعی اخراجات میں بھی بے پناہ اضافہ ہو گیا تھا اور چونکہ لڑائی کے آغاز پر امریکہ نے پاکستان کی فوجی امداد بند کر دی تھی اس لئے پاکستان کو دفاعی ساز و سامان کے زرمبادلہ کے اخراجات میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ نیز غیر ملکی امداد میں عارضی قفل اور امریکی امداد بند ہو جانے سے ادائیگیوں کے توازن اور غیر ملکی زرمبادلہ کے محفوظ سرمایہ پر بستہ برا اثر پڑا دفاعی اخراجات میں زیادتی کے باعث جنگ کے بعد روزمرہ اشیاء کی قیمتوں کی سطح اچانک بلند ہو گئی۔

مسئلہ کشمیر سے آگاہی

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ سے قبل بھارت ہمیشہ یہ دعویٰ کرتا رہا کہ کشمیر بھارت کا انٹائمگ ہے نیز کشمیر کا حلقہ داخل دفتر ہو چکا ہے اور اس کے عوام بھارت کے ساتھ الحاق کر چکے ہیں۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں بھارت کے اس جھوٹ کی کھلی کھلی اور دنیا بھر سے آئے ہوئے صحافیوں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ بھارت نے مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کو زبردستی اپنا غلام بنا رکھا ہے انہوں نے جب اپنے اپنے ممالک کو کشمیر کے بارے میں اصل حقائق سے آگاہ کیا تو انہیں مسئلہ کشمیر کو سمجھنے میں بڑی مدد ملی اور دنیا بھر کے ممالک نے مقبوضہ کشمیر کے عوام کے حق خود ارادیت کو تسلیم کر لیا۔

عوام کا کردار

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ سے پہلے قوم میں بے اطمینانی، بے یقینی، انتشار اور اضطراب پایا جاتا تھا۔ جنگ شروع ہوتے ہی دفعتاً قوم میں ایسا اتھلا قائم ہوا کہ اس سے قبل جس کی مثال نہیں ملتی۔ جنگ کے دوران یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ حملہ پر جو سامان ٹرکوں میں بھیجا

جاتا اسے لادنے اور اتارنے میں شہری مدد دیتے۔ اپنے فوجی بھائیوں کے لئے شہر سے ہزاروں دنگیں پکا کر محلوں پر پھینکی جاتیں۔

زخمیوں کے لئے طبی کیمپ قائم کئے گئے اور انہیں خون بھی میا کیا گیا۔

جنگ میں عوام کا سیاسی شعور بھی بیدار ہوا اور انہوں نے پہلی بار اپنے دوست اور دشمن ممالک کے مابین فرق محسوس کیا نیز دنیا کی وہی اقوام اپنی آزادی کو برقرار رکھ سکتی ہیں جو خون کی ندیاں مسکراتے ہوئے بہا دیں۔ چونکہ جنگ کے سبب دنیا کی مختلف اقوام کے رویے میں تبدیلی آئی تھیں۔ اس لئے پاکستانی عوام پر اس کا اثر پڑنا ایک قدرتی سی بات تھی اور انہیں یہ معلوم ہوا کہ آزاد قوم کے افراد کو اقوام عالم کے افراد اور ان کی حکومتیں کن خصوصیتوں کی بناء پر تو لا اور پرکھا کرتی ہیں۔ نتیجتاً ۱۹۶۵ء کی جنگ نے پاکستان کے بین الاقوامی وقار کو ایک زندہ اور آزاد قوم کے اعتبار سے مضبوط کیا۔

عوام نے ان تمام رسوم اور تقریبات کو روکے رکھا جن میں دولت محض نمود کے لئے خرچ کی جاتی تھی۔ جب حکومت کی طرف سے خون دینے کی اپیل کی گئی تو پاکستان کے عوام نے اپنے فوجی بھائیوں کے لئے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے خون دیا۔ خون دینے والوں کا جذبہ اس قدر زیادہ تھا کہ ہسپتالوں میں ان کی لائیں لگی ہوئی تھیں اور ہر ایک کی زبان پر ایک ہی لفظ تھا یعنی پہلے میرا خون لے لیا جائے۔ اور شام تک بھی اس کی باری نہ آتی تو وہ دوسرے دن ہسپتال کا رخ کرتا۔

فوجی جیالوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے ان کی ضرورت کی اشیاء فراہم کی گئیں۔ غرض کہ پاکستان کے ہر شہری نے تن من اور دھن سے پاکستانی افواج کی خدمت کی۔ عوام نے دل کھول کر دفاعی فنڈ میں چندہ جمع کرایا تمام معاشرتی برائیاں جو اس قوم میں پھیلی ہوئی تھیں ایک تخت فتم ہو گئیں اور قوم دشمن کے سامنے ایک سپر پلائی دیوار بن گئی۔

پاکستان کے ادیب اور شاعر بھی اپنے محلوں پر جنگی مضمون اور قومی نغمے لکھ کر دشمن سے برسرِ پیکار رہے انہوں نے اس موقع پر ایسے دلولہ انگیز نغمے لکھے جس کے نتیجے میں پاکستانی قوم میں مزید جوش و خروش پیدا ہوا مو صیقاروں نے اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے محلوں پر جا کر مسلح افواج کو نغمے سنائے اور ان میں جذبہ حریت کو مزید ابھارا۔

ابلاغ عامہ کے شعبے نے بھی انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ فکیل احمد اور انور بنزاد نے اس انداز میں خبریں پڑھیں گویا گمان ہوتا تھا کہ ہم محلوں تک پر اپنی آنکھوں سے جنگی کارروائیوں کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔

عوام نے قانون کا بھی بے حد احترام کیا اور شہری دفاع کے ان تمام اصولوں کو اپنایا جن کا

جنگ کے دوران اپنا ضروری ہو جاتا ہے۔ وہ بلیک آؤٹ اور جنگ کے بلو جود اپنے کاروبار میں بہت تن مصروف رہے اور انہوں نے کسی قسم کی بے چینی کا مظاہرہ بھی نہ کیا۔ عوام کے کردار کے اس پہلو کا ذکر کرنا بھی یہی ضروری ہے کہ عوام نے جنگ کی وجہ سے بے گھر ہونے والے افراد کو بھی یہ احساس نہ ہونے دیا کہ وہ اپنے گھر بار چھوڑ کر آئے ہیں۔ عوام نے بے گھروں کی امداد کے لئے ہر قسم کی امداد مہیا کی۔

علماء کا کردار

جنگ کے دوران علماء کرام نے عوامی جذبہ کو ابھارنے کے لئے اسلامی جنگوں کے اہم واقعات کو دہرایا اور اپنے مشہور ہیروؤں کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ مساجد میں پانچویں وقت کی نماز کے بعد دشمن کو نیست و نابود کرنے اور اس پر فتح حاصل کرنے کی دعائیں مانگی گئیں۔

علماء نے جلو کی اہمیت کو اجاگر کیا اور عوام کے ذہنوں میں یہ بات ڈال دی کہ اسلام میں شہید مرتاضیں بلکہ وہ زندہ رہتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض محلوں پر عوام نے جاکر مسلح افواج کے شانہ بشانہ لڑنے کے عزم کا اظہار کیا لیکن مسلح افواج کے جوانوں نے انہیں یہ کہہ کر واپس بھیج دیا کہ ابھی ان کے بھائی دشمن سے ٹکر لینے کی ہمت رکھتے ہیں۔ وقت پڑنے پر انہیں ضرور بلایا جائے گا۔

امریکہ اور یورپی اقوام کے خلاف نفرت

پاکستان سٹیو اور سنٹو کے دفاعی مہلبوں سے مسلح تھا ان مہلبوں میں اس بات کا خصوصی طور پر ذکر کیا گیا تھا کہ رکن ملک پر کسی دوسرے ملک کا حملہ تمام رکن ممالک پر حملہ تصور لیا جائے گا لیکن ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں ان دونوں اداروں نے کوئی کردار ادا نہ کیا۔ علائکہ اس مہلبوں کے رکن ممالک پاکستان پر حملے کی صورت میں ہر قسم کی فوجی امداد مہیا کرنے کے پابند تھے۔ چنانچہ عوام نے ان اداروں کے خلاف آواز اٹھائی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ان سے حیدگی اختیار کر لے نیز امریکہ نے بھارت کو جو اسلحہ مہیا کیا تھا اور پاکستان کے لئے فوجی امداد بند کی تھی اس کے خلاف بھی عوام نے صدائے احتجاج بلند کی۔

برادر ممالک کا تعاون

جنگ کے ابتدائی ایام ہی میں پاکستان کے برادر ممالک نے پاکستان کو اپنی حمایت کا یقین دلایا۔ ۸ ستمبر کو لٹا اور ایران نے پاکستان کے موقف کی حمایت کی اور ہر ممکن تعاون کرنے کی پیش کش کی چین نے بھارت کو دھمکی دی کہ وہ پاکستان پر اپنی جارحانہ سرگرمیاں ختم کر دے۔ ۹ ستمبر کو انڈونیشیا کے عوام نے نہ صرف بھارتی سفارت خانے کو نذر آتش کر دیا بلکہ سویکارنوں نے بغیر

کسی تامل اور تاخیر کے اپنی میزائل پوش پاکستان کے حوالے کر دی تھیں۔ ترکی نے پاکستان کو اسلحہ کی فراہمی میں مدد دی۔ اردن، الجزائر، سعودی عرب اور دیگر ممالک نے بھی پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا۔ جنگ کی وجہ سے مسلم ممالک کو اپنی پالیسیوں میں بھی تبدیلی کی۔

سیاسی جماعتوں کا اتحاد

جنگ میں سیاسی جماعتوں کا کردار فقید المثال تھا اس ضمن میں انہوں نے اپنے اختلافات ختم کر دیئے۔ ان میں کونسل مسلم لیگ، نیشنل عوامی پارٹی، عوامی لیگ، جماعت اسلامی اور نظام اسلامی پارٹی شامل تھیں حالانکہ ان کے سیاسی نظریات میں بڑا بعد تھا۔ حزب اختلاف کے رہنما بھارتی حملے کے پہلے ہی دن صدر ایوب سے ملے اور انہوں نے صدر ایوب کو یقین دلایا کہ ساری قوم آپ کے پیچھے حملہ آور سے لڑنے کو تیار ہے۔

راولپنڈی میں آل پارٹیز کشمیر کمیٹی نے حکومت پاکستان کی جنگی جدوجہد کی پوری پوری تائید کی۔

بے روزگاری اور پریشانی

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے سبب پاکستان کی اقتصادی حالت بہت حد تک پست ہو چکی تھی اور اس کے نتیجے میں ملک میں بے روزگاری اور ملٹی بحران پیدا ہو گیا اور عوام کی اکثریت پریشان رہنے لگی۔

سرکاری ملازمین کی قرینگی

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں سرکاری اور غیر سرکاری ملازمین نے اپنی تنخواہ کا دس فیصد یا پانچ فیصد ملہ بہ ملہ دینا شروع کر دیا کم تنخواہ پانے والے ملازمین نے ہر ملہ اپنی ایک دن کی تنخواہ وقف کی۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خاں نے اپنی پوری تنخواہ جنگی فنڈ ہمیں دے دی۔ خواتین کا کردار

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں عورتیں بھی مردوں سے پیچھے نہ رہیں۔ انہوں نے مجاہدین کے لئے رضاویں اور سویٹروں کے انبار لگا دیئے۔ وہ ہر نماز کے بعد مجاہدین کی زندگی اور کامیابی کے لئے دعائیں مانگتیں انہوں نے مجاہدین کے لئے خون کا عطیہ بھی دیا۔ بے شمار خواتین نے ابتدائی طبی امداد اور نرسنگ کی تربیت میں جوش و خروش سے حصہ لیا حتیٰ کہ رانقل چلانے کی مشق بھی ان نازک دوشیزاؤں نے خوشی خوشی قبول کر لی علاوہ ازیں دل کھول کر دفاعی فنڈ میں بھی حصہ لیا۔

اسلحہ میں خود کفالت

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ سے ہمیں یہ احساس بھی ہوا کہ جب تک ہم اسلحہ کی پیداوار

میں خود کفیل نہیں ہو جاتے اس وقت تک بھارت ہمیں اپنی جنگی برتری کے ذریعے خوف زدہ کرتا رہے گا۔ اسلحہ میں خود کفالت کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی کہ امریکہ جس نے پاکستان کے ساتھ باہمی دفاعی معاہدہ کر رکھا تھا جنگ میں کوئی مدد نہ کی علاوہ ازیں پاکستان سٹیو اور سننو کا بھی رکن تھا ان اداروں کے رکن ممالک نے ماسوائے ایران اور ترکی کے پاکستان کو کوئی امداد نہ دی۔

باب نمبر ۱۵

جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کا تنقیدی جائزہ

ستمبر ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں اگرچہ پاکستان نے مجموعی طور پر کامیابی حاصل کی تھی لیکن اس دوران میں چند ایسی غلطیوں بھی ہوئیں جن کی وجہ سے مسلح افواج وہ نتائج حاصل نہ کر سکیں جن کی عوام کو توقع تھی اگر خدائے خداست ان غلطیوں کا خمیازہ ہمیں بھگتنا پڑتا تو نہ جانے ہمارا کیا حشر ہوتا۔ اس ضمن میں ستمبر ۱۹۶۵ء کا تنقیدی جائزہ پیش خدمت ہے جس سے آپ کو ان غلطیوں کا اندازہ ہو جائے گا کہ یہ کس قدر بڑی غلطی تھیں۔

۱۔ آپریشن جبرائیل کے منصوبے کو روپہ عمل میں لانے کے لئے بہت کم وقت دیا گیا اس لئے مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کی سرگرمیاں چند روز کی جنگ کے بعد ماند پڑ گئیں اس کی وجہ یہ تھی کہ اس آپریشن کو مقبوضہ کشمیر کے لوگوں سے کسی عملی رابطے کے بغیر شروع کیا گیا تھا اور انہیں اس کا علم ہی نہ تھا کہ یہ جنگ ان کے لئے لڑی جا رہی ہے۔

۲۔ پاکستان کی وزارت خارجہ نے صدر پاکستان کو یقین دلایا تھا کہ بھارتی فوجیں بین الاقوامی سرحد عبور نہیں کریں گی لیکن وقت نے ثابت کر دیا کہ کشمیر میں پے در پے شکستوں کے بعد بھارت لاہور پر حملہ کرنے پر مجبور ہو گیا۔ یہ لاہور پر اچانک حملہ تھا اور اگر پاکستان کی مسلح افواج یہاں پہنچنے میں ایک دو گھنٹے کی مزید تاخیر کر دیتیں تو لاہور پر قبضہ ممکن ہو سکتا تھا اور اگر خدائے خداست لاہور پر قبضہ ہو جاتا تو پھر بھارت کا مغربی پاکستان پر قبضہ کرنا مشکل نہ تھا۔

۳۔ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی صبح کو پاکستانی فوج کی مشین گنزوں کی تعداد ۲۵ فیصد سے بھی کم تھی کیونکہ نہ تو سپریم کمانڈر، کمانڈر انچیف اور اس کے جنرل شاف نے بھارت کے ساتھ زور و شور کی جنگ کی پیش بینی کی تھی حتیٰ کہ فوجیوں کی چھٹیاں بھی منسوخ نہیں کی گئی تھیں۔ جیسا کہ دن بھر کی جنگ کے وقت کیا گیا تھا۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ جنگ کارپرداز عناصر کی غلط فہمی یا اندازے کی غلطی تھی کہ انہوں نے پاکستانی فوج کو ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں جموں تک دیا حالانکہ اس کی ۲۵ فیصد نفری سلامۃ چھٹی پر تھی پھر بھی یہ عذر ناقابل معافی تھا کیونکہ کمانڈر انچیف جنرل موسیٰ اور اس کا جنرل شاف اس بات سے پوری طرح سگاہ تھا کہ ساری وادی کشمیر ایک لمبے سے آگ اور خون میں نہا رہی تھی اور چھبب جوڑیاں سیکڑ میں زمینی اور فضائی جنگ کی شدید حالت تھی اور اس کے پیدل بکتر بند اور توپ خانے کے دستے معرکہ آرا تھے۔

۴۔ اپریل ۱۹۶۵ء میں جب دن کچھ میں پاکستان اور بھارت کی افواج کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں تو اس کے نتیجے میں بھارت کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اسی بناء پر بھارتی وزیراعظم لال بہلر شاستری نے یہ اعلان کیا تھا کہ بھارت اب اپنی مرضی کا محاذ کھولے گا۔

چنانچہ بھارتی وزیراعظم کے اس اعلان کے بعد پاکستانی عوام کو جنگی حالات سے نشتے اور انہیں شہری دفاع کے اصولوں سے مکمل طور پر آگہ کیا جانا ضروری تھا لیکن ایسا نہ کیا گیا۔ حالانکہ دن یکم اور ستمبر کی جنگ کے دوران چار ماہ کا وقفہ تھا جو عوام کو فوجی تربیت دینے کے لئے کافی تھا۔ نیز انہیں شہری دفاع کے اصولوں سے بھی روشناس کرایا جاسکتا تھا۔

۵۔ چھب جوڑیاں کی فتح کے بعد پاکستان کی مسلح افواج اکھنور کی جانب پیش قدمی کر رہی تھیں کہ اچانک میجر جنرل اختر حسین ملک کی جگہ میجر جنرل یحییٰ خان کو تعینات کر دیا گیا۔ حالانکہ جنگی نقطہ نظر سے میجر جنرل اختر حسین ملک کو محاذ سے ہٹانا جنگی حکمت عملی کے خلاف تھا کہ جنرل موصوف فتح پر فتح حاصل کرتے جا رہے تھے۔

اس ضمن میں پاک فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ سے استفسار کیا گیا تو انہوں نے میجر جنرل اختر حسین ملک پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے نہ صرف فیکٹیکل ہیڈ کوارٹر سے بلکہ جی ایچ کیو سے بھی رابطہ قائم کر لیا تھا اس ضمن میں ڈیفنس جنرل کے ایڈیٹر بریگیڈیئر صدیقی نے لکھا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جنرل ملک کا کردار میدان جنگ میں بے داغ رہا ہے مقررہ وقت کے قریب جنرل ملک کا رابطہ جی ایچ کیو سے کٹ گیا۔ چھب جوڑیاں کے علاقے میں ان کا کوئی پتہ نہ تھا۔ کمانڈر انچیف ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر خود ملک کے صدر مقام تک پہنچے جہاں انہیں معلوم ہوا کہ ڈیڑھ گھنٹہ تک ان کو بھی ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔

ستمبر ۱۹۸۶ء کے قومی ڈائجسٹ میں کرمل فٹار صدی کے سوالات اور جنرل عتیق الرحمن کے جوابات کی روشنی میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں یہ کہا گیا تھا کہ نہ۔

۶۔ جنگ کے بعد یحییٰ خان کو اس کی خدمات کے صلے میں کمانڈر انچیف بنا دیا گیا۔ اس نے اسی حیثیت میں سٹاف کالج کوئٹہ کا معائنہ کیا۔ امجد چودھری اس وقت چیف انسٹرکٹر تھا۔ اس سے رہا نہ جاسکا اور پوچھ ہی لیا کہ آخر اکھنور پر قبضہ نہ کرنے کی کیا وجہ تھی؟ یحییٰ خان نے ایک مختصر اور بلیغ جملے میں جواب دیا جس میں علم ہی ہے کہ مجھے ایسا نہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔

اس سے بھی نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ چھب جوڑیاں پر قبضہ ہو جانے کے بعد کسی بیرونی طاقت نے جسے بھارت سے دلچسپی تھی، صدر ایوب خان کو ترغیب دی تھی کہ وہ اکھنور پر قبضہ کرنے کا خیال ترک کر دے۔ حالانکہ اس پر قبضہ کرنے سے پاکستان کی فوجی حیثیت بہت مفید ہو جاتی۔ امجد نے اس طاقت کی صراحت تو نہ کی لیکن اس نے اشارے کنایے سے بتایا کہ یہ طاقت وہ تھی جس کے بارے میں صدر ایوب خان نے اپنی کتاب جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوئی لکھی ہے۔

۷۔ رن کچھ کی جنگ کے بعد پاکستان کے حکمرانوں کو چاہئے تھا کہ وہ چار ماہ کے دوران (اپریل - اگست) اپنے برادر اسلامی ممالک سے اسلحہ حاصل کر لیتے اور اپنی آرڈیننس فیکٹریوں کی پیداوار بڑھا دیتے، لیکن ایسا نہ کیا گیا جس کے نتیجے میں چند روز کے بعد ہمارے پاس اسلحہ ختم ہو گیا اور مسلح افواج اپنی سرحدوں کا دفاع کرنے پر مجبور ہو گئیں۔

۸۔ عوام نے اعلانِ تشدد کو ملک کے وقار کے منافی قرار دیا اور انہوں نے برطانیہ کو پاکستان میدانِ جنگ میں جیتی ہوئی بازی میز پر ہار گیا ہے۔

۹۔ سیالکوٹ سرحد پر جب فوج تعینات کی گئی تھی تو اس میں ایک بریگیڈ کا جو علاقہ تھا جو دفاعی پوزیشن لئے ہوئے تھا، اس بریگیڈ کو ڈویژن کمانڈر نے کسی اور طرف خطرہ محسوس ہونے سے اور اس دفاعی پوزیشن سے نکال کر دوسری طرف بھیج دیا۔ اس سے ہماری دفاعی لائن میں اتنا بڑا خلاء پیدا ہو گیا تھا جسے فوری طور پر پر کرنا مشکل تھا لیکن اللہ کی قدرت یہ وہی علاقہ تھا جہاں انڈین آرمی نے دو طرف سے حملہ کیا اس کا علم ہائی کمانڈ کو بھی نہ تھا اگر ہمارا وہ بریگیڈ وہیں رہتا تو کوئی وجہ نہ تھی کہ دشمن کے گھیرے میں آ جاتا اور ختم ہو جاتا۔

سیارہ ڈائجسٹ جملہ نمبر انٹرویو

میر جزل فضل مقیم خاں از مقبول جاسگیر

۱۰۔ مشرقی پاکستان کی حفاظت کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظام نہ کیا گیا اور اس کے نتیجے میں وہاں کے عوام کے دلوں میں عدم تحفظ کا احساس اجاگر ہوا اور انہوں نے انہی ایام سے مغربی پاکستان کے حکمرانوں کے خلاف حملہ قائم کر لیا تھا جو بعد ازاں مشرقی پاکستان کی پاکستان سے علیحدگی کا باعث بنا۔

باب نمبر ۴

جنگ کوئٹہ

جنگ کو تزاہنی جگہ پر ایک محل باب ہے اس باب میں ۱۰۱ سوالات شامل کئے گئے ہیں جو اس سے قبل ابواب میں شامل نہیں کئے گئے اس طرح قارئین کے لئے یہ اضافی معلومات کا درجہ رکھتا ہے لیکن اس کی اہمیت اپنی جگہ پر مسلمہ ہے۔

اس میں جنگ کے بارے میں وہ اہم سوالات بھی شامل کئے گئے ہیں جو ہر لحاظ سے ناگزیر تھے اور جن کا جاننا ہر قاری کے لئے ضروری تھا۔

اس باب کے مطالعہ سے فوری طور پر ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کا نقشہ قاری کے سامنے آ جاتا ہے۔ یہ باب اس لئے بھی ضروری تھا کہ طلباء اور عام قارئین کو یہ سوالات کتب میں تلاش نہ کرنے پڑیں اور وہ ایک ہی نشست میں ان کا مطالعہ کر کے پاک بھارت جنگ کا نقشہ اپنے ذہن میں بنالیں۔

سوالات تو بے شمار ہیں اور ہر سوال ہی اپنی جگہ ناقابل فراموش ہے لیکن میں نے صرف ۱۰۱ سوالات پر ہی اکتفا کیا ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ آپ کو سوال و جواب کا یہ سلسلہ ضرور پسند آئے گا۔

سوالات یہ بتائیے کہ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کس صدر کے دور میں لڑی گئی تھی؟

جواب صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کا آغاز کس صوبائی دارالحکومت سے ہوا؟

جواب لاہور

سوال ۱۹۶۵ء کی جنگ کے وقت لاہور محاذ کے کمانڈر کون تھے؟

جواب میجر جنرل سرفراز خاں

سوال ۱۹۶۵ء کی جنگ کے پہلے شہید کا نام بتائیے؟

جواب میجر محمد سرور

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں واحد نشان حیدر کسے دیا گیا؟

جواب میجر راجا عزیز بھٹی کو

سوال ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت کے کس وزیر دفاع نے کہا تھا کہ بھارتی فوجوں نے لاہور فتح کر لیا ہے؟

جواب چلون نے

سوال بھارتی حکمرانوں نے اپنے عوام کو کتنے گھنٹوں میں مغربی پاکستان پر قبضے کی نوید سنائی تھی؟

جواب ۷۲ گھنٹے

سوال پاک فوج کی بارہویں ڈویژن کے کمانڈر میجر جنرل اختر حسین ملک کو ان کی بلوری اور

جنگی خدمات کے اعزاز میں ہلال جرات کا اعزاز کب دیا گیا؟

جواب ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو

سوال پاک بھارت جنگ کے دوران بھارت کے وزیر اعظم کون تھے؟

لال بہلور شاستری

سوال ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک فضائیہ کے کتنے افسروں کو شہادت اور بلوری کے اعزازات دیئے

گئے؟

جواب ۱۱۳

سوال صدر مملکت نے دفاعی فنڈ کے قیام کا اعلان کب کیا؟

جواب ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو

سوال ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چوڑھ سیکڑ میں بھارت چھ سو ٹنک لے کر آیا تھا بتائیے اس محاذ پر پاکستان کے

کتنے ٹنک تھے ؟

جواب ڈیڑھ سو

سوال موٹا ہڈ ریلوے سٹیشن پر پاک فوج نے کب قبضہ کیا ؟

جواب ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو

سوال ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو لاہور کے حملہ سے کس بھارتی جہز کی ڈائری ملی ؟

جواب جہز نرگجن پرشلو

سوال صدر ایوب خان نے دفاعی فنڈ میں کب پانچ ہزار روپے دیئے ؟

جواب ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو

سوال ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت نے لاہور پر کن چار جنگوں سے حملہ کیا ؟

جواب (۱) راوی سانفن نمبر ۲۳ ماؤنٹین ڈویژن

(۲) واہگہ روڈ نمبر ۱۶ ڈویژن

(۳) برکی روڈ نمبر ۱۷ ڈویژن

(۴) بیدیاں کے علاقے میں للہیانی سے گندہ سنگھ والے پل تک ۴ ماؤنٹین ڈویژن

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ تھے۔ فضائیہ

کے کمانڈر انچیف کا نام بتائیے ؟

جواب ایئر مارشل ایم نور خان

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں بحری فوج کے کمانڈر انچیف کون تھے ؟

جواب وائس ایڈمرل اے آر خان (افضل الرحمان خان)

سوال سکوڈرن لیڈر ایم ایم عالم نے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں ۳۰ سینڈ میں بھارت کے

چھ طیاروں میں سے کتنے طیاروں کو مار گرایا ؟

جواب پانچ

سوال ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے پہلے دن وائس آف امریکہ نے کیا خبر نشر کی تھی ؟

جواب لاہور ہندوستانی فوج کے حمل کنٹرول میں ہے۔

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران جب دوار کا پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تو بتائیے

اس منصوبے کا کوڑ کیا تھا ؟

جواب سومنات

سوال ۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک بھارت سرحد پر متحین بھارتی جہز آفسر کمانڈنگ نے بھارتی

فوجیوں سے خطاب کرتے ہوئے کیا کہا تھا؟

جواب انہیں پاکستان پر حملہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے اور کسی بھی وقت انہیں مختصر نوٹس پر سرحد پار کر کے لاہور پر یلغار کرنے کا حکم مل سکتا ہے۔

سوال پاک بحریہ کے ہیڈ کوارٹرز سے کوڈور ایس ایم انور کو کب دوار کا پر حملہ کرنے کا حکم ملا؟
جواب ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ۲ بجے دن

سوال دوار کا پر پاک بحریہ کے کتنے جہازوں نے حملے میں حصہ لیا؟

جواب سات (بدر، خیر، بدر، شاہجہاں، عالمگیر، جمالیگر اور نیپو سلطان)

سوال پاک افواج نے جب جوڑیاں پر قبضہ کیا تو سلامتی کونسل کے اجلاس میں ملائیشیا کے دباؤ سے جو پانچ نکاتی قرارداد منظور ہوئی اس کی رو سے بھارت نے کیا مطالبہ کیا تھا؟

جواب حد بندی کی حلیم شدہ حدود کی پابندی

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران میں جنرل ہیڈ کوارٹرز میں پہلی صدارتی پریس کانفرنس کب منعقد ہوئی؟

جواب ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء

سوال ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جب بھارت نے لاہور پر حملہ کیا تو کس بریگیڈز کی بمین نے اپنے بھائی سے پوچھا بھائی کیسے ہو؟ کیا کر رہے ہو؟

جواب بریگیڈیئر احسن رشید شامی

سوال میجر عزیز بھٹی شہید نے برکی کے حملے پر کتنے عرصہ تک خدمات انجام دیں؟

جواب ۶ ستمبر تا ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء

سوال ۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو میجر عزیز بھٹی شہید نے فلاکر کے دشمن کے کتنے ٹینکوں کو مسمار کر دیا؟
جواب دو ٹینکوں کو

سوال کمپنی کمانڈر کی حیثیت سے میجر عزیز بھٹی کی پوسٹ بی آر بی کے کنارے تھی لیکن انہوں نے خود کے لئے کونسی پوسٹ منتخب کی؟

جواب او پی پوسٹ

۶ اور ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جب میجر عزیز بھٹی نے کھانا نہ کھلیا تو ساتھیوں کے اصرار پر انہوں نے کیا کیا؟

جواب میں ابھی آرام نہیں کروں گا مجھے آپ کے آرام کی زیادہ فکر ہے۔

سوال دوران جنگ پاکستان کی کس مشہور شخصیت نے وزارت اطلاعات کے نفسیاتی جنگی مشیر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں؟

جواب سابق ڈائریکٹر جنرل ریڈیو پاکستان ذوالفقار علی بخاری

سوال جنگ کے دوران کس بیرونی ملک میں پاکستان کی حمایت میں سب سے زیادہ مظاہرے کئے گئے؟

جواب انڈونیشیا

سوال ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بلائے قوم کی برسی کے دن انیس کس طرح خراج عقیدت پیش کیا گیا

جواب صدر ایوب نے اعلان کیا کہ اب جنگ دشمن کے علاقے میں ہوگی

سوال کیا آپ جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کی پہلی شہید کا نام بتا سکتے ہیں؟

جواب جی ہاں! ایک طلبہ عارف طوسی۔ وہ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارتی فضائیہ کے ایک طیارے کی

گولیوں سے وزیر آب و ریلوے سیشن میں مسافر گاڑی میں بیٹھی ہوئی شہید ہوئیں۔

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران پاک فضائیہ کے سابق سربراہ انوار شل افسر جن

نے ترکی کی ایک اہمیت شخصیت سے ملاقات کی تھی شخصیت کا نام بتائیے؟

جواب ترکی کے صدر جمال مکرمل سے

سوال ۵ اور ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کی پہلی اطلاع پاک فضائیہ کے کس افسر نے صدر

ایوب کو دی تھی؟

جواب ازگودور اختر نے

سوال پاک فضائیہ کے طیاروں نے ۷ ستمبر کو صوبہ بہار میں کس بھارتی ہوائی اڈے پر حملہ کیا اور

اس حملے میں کتنے طیارے تباہ کئے؟

جواب کلائی کنڈا۔۔۔ چودہ گنہیروا طیارے

سوال دو درکار پر حملہ کے وقت بحرہ جہاز ایک دوسرے سے کتنے فاصلے پر کھڑا تھا؟

جواب ایک میل

سوال دو درکار پر جن جہازوں نے حملہ کیا ان کے کمانڈروں کے نام بتائیے؟

جواب (۱) جہاز خیر کے کپٹن اختر ضیف (۲) جہاز عالمگیر آئی ایف ٹور (۳) جہاز ٹیپو

سلطان کے کپتان کمانڈر امیر اسلم (۴) جہاز بدر کے کپتان کمانڈر آئی ایچ ملک (۵) جہاز

جہانگیر کے کپتان کمانڈر کے ایم حسین (۶) شاہجہان جہاز کے کپتان کمانڈر ظفر شمس (۷)

جہاز بدر کے کپتان ایم اے کے لودھی۔

سوال ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چٹاگٹ کے ہوائی اڈے پر پاک فضائیہ کا پہلا حملہ کس سکواڈرن لیڈر کی

قیادت میں ہوا؟

جواب اسکواڈرن لیڈر حیدر کی قیادت میں

سوال پاک آرمی کی اس خفون کا نام بتائیے جس نے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں تمغہ قائم اعظم حاصل کرنے والی پہلی خفون کا اعزاز حاصل کیا؟

جواب میجر نصرت جمل بیگ

سوال ۱۹۶۵ء کی جنگ میں محاذ لاہور کا خطاب کس جنرل کو دیا گیا؟

جواب میجر جنرل سرفراز خٹک کو

سوال پاک فضائیہ کے کس سربراہ کو جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء میں ترقی دے کر ائیر مارشل بنا دیا گیا؟

جواب ائیر مارشل نور خٹک

سوال ”لاہور کی دلہیز“ پر جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کے بارے میں ایک کتب ہے بتائیے اس کا عنوان کیا ہے؟

جواب جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کے مجاہدوں کے کارنامے

سوال جناب عشرت رحمانی نے جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء پر ایک کتب مرتب کی ہے کتب کا نام بتائیے؟

جواب چھ ستمبر ایک تحقیقی و نفسیاتی جائزہ (۶ ستمبر ۱۹۶۵ء)

سوال آزمائش کی گھڑی کے مرتب کا نام بتائیے؟

جواب مسکین علی مجازی

سوال بتائیے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوقفل نے یہ الفاظ کب کہے تھے؟ ”مسئلہ کشمیر کو

حل کئے بغیر چھوڑ دینا خطرناک ہے“؟

جواب ۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء

سوال بریگیڈیئر احسن رشید شامی نے کس محفل پر جام شہادت نوش کیا؟

جواب کھیم کرن کے محفل پر

سوال جنگ کھیمڈ نہیں ہوندی زبانیاں دی۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کا مشہور ترانہ تھا

بتائیے یہ ترانہ کس نے لکھا تھا؟

جواب ڈاکٹر رشید انور

سوال ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاک بھارت جنگ کی خبر سب سے پہلے کس نے نشر کی؟

جواب نیوز ریڈر فکیل احمد نے

سوال سرگودھا کے دفاع کے لئے پاکستان کے کس ہواباز نے سب سے پہلے پہلی گولی چلائی؟

جواب سکواڈرن لیڈر ایم محمود عالم

سوال بتائیے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں ایم ایم عالم نے کتنے بھارتی طیارے تباہ کئے؟

جواب گیارہ

سوال جنگ میں ایم ایم عالم کو کیا اعزازات ملے ؟

جواب ایک ستارہ جرات اور ایک تمغہ جرات

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں دو حقیقی بھائیوں نے شجاعت اور قیادت کے اعلیٰ

اعزازات حاصل کر کے ایک نئی مثال قائم کی کیا آپ ان بھائیوں کے نام بتا سکتے ہیں ؟

جواب نئی ہیں ! میجر جنرل اختر حسین ملک اور بریگیڈیئر عبدالعلی ملک دونوں کو ہلال جرات کا

اعزاز دیا گیا۔

سوال جنگ بندی کے بعد پاکستان بھر میں ۲۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو یوم تفکر منایا گیا بتائیے یہ ہفتے کا کون سا

دن تھا ؟

جواب جمعہ المبارک

سوال فضائیہ کے اس پائلٹ آفیسر کا نام بتائیے جس نے ہلال جرات اور ستارہ جرات حاصل کیا ؟

جواب سرفراز رفیقی

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں مسلح افواج کے کس شعبے نے سب سے زیادہ تحفے

حاصل کئے ؟

جواب بری فوج

سوال از مارشل ریٹائرڈ نور خٹن نے جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کے بارے میں ایک کتب لکھی ہے۔

کتب کا نام بتائیے ؟

جواب دی فرسٹ راؤنڈ (The First Round)

سوال ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کو فضا میں دشمن نے سب سے زیادہ حملے کس ہوائی اڈے پر کئے ؟

جواب سرگودھا پر (چار حملوں میں بھارت نے ۱۹ طیارے شامل کئے جن میں سے دس مار گرائے

گئے)

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں کس ملک نے پاکستان کے لئے آبدوزیں اور میزائلوں

سے لیس کشتیاں بھیجیں ؟

جواب انڈونیشیا

سوال ۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو چھپ سیکڑ کی کلن کسے سوئی گئی ؟

جواب میجر جنرل یحییٰ خٹن کو (انہوں نے میجر جنرل اختر ملک کی جگہ لی)

سوال سکاؤٹرن لیڈر محمود عالم کے علاوہ اس فوجی افسر کا نام بتائیے جس نے جنگ میں دو مرتبہ

ستارہ جرات کا اعزاز حاصل کیا ؟

جواب بریگیڈیئر نصر اللہ خٹن باہر

سوال پاک فضائیہ کی داستان شجاعت کے مصنف کا نام بتائیے؟

جواب عاتیت اللہ

سوال پاک فضائیہ کے شاہین کن دو ادیبوں کی تصنیف ہے؟

جواب عاتیت اللہ اور محمد افضل (کتب ۱۹۶۷ء میں چھپی)

سوال پاک فضائیہ نے اب تک فضائی حدود کی خلاف ورزی سے گریز کیا ہے لیکن اب یہ گریز

زیادہ دیر ممکن نہ رہ سکے گا بتائیے یہ الفاظ اڑمارشل نور خاں نے کس موقع پر اور کب کہے؟

جواب ۴ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ایک پریس کانفرنس میں

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں سکواڈرن لیڈر منیر احمد نے کب شہادت پائی؟

جواب ۱۱ ستمبر کو

سوال انڈین ایئر فورس کے کمانڈر انچیف اڑمارشل ارجن سنگھ نے آل انڈیا ریڈیو پر کب کہا تھا

کہ ”انڈین ایئر فورس پاک فضائیہ کے مقابلے میں کسی وقت بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھ

سکتی“

جواب ۱۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو

سوال ادارہء مطبوعات پاکستان نے دسمبر ۱۹۶۵ء میں پاک بھارت جنگ پر کونسی کتب شائع کی؟

جواب پاک بھارت جنگ (چند اہم پہلو)

سوال سیالکوٹ میں دشمن کے ٹینکوں پر کلاسیک حملہ کرنے پر میجر ضیاء الدین کو کونسا اعزاز دیا گیا

؟

جواب ہلال جرات

سوال ۱۸ اور ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کی رات کو بھارت چوہدرہ میں کتنے ٹینک لے کر آیا؟

جواب ۶۰۰

سوال سیالکوٹ کی جنگ کے بارے میں صدر ایوب نے کیا کہا تھا؟

جواب سیالکوٹ میں ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ دنیا کو بیش یاد رہے گی اس سے دشمن کی

حلاقت بالکل مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔

سوال جنگ ستمبر میں سب سے پہلے کس محاذ پر کس نے دشمن کو لٹکا رکھا تھا؟

جواب میجر شفقت بلوچ نے لاہور کے محاذ پر

سوال ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو لاہور پر جو فضائی حملہ ہوئی بتائیے وہ کتنی بلندی پر تھی؟

جواب دس ہزار فٹ

سوال اے وطن کے جیلے جوانو میرے نئے تمہارے لئے ہیں

بتائیے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران یہ گیت کس نے لکھا تھا؟

جواب جمیل الدین علی

سوال خط لاہور تھرے جلی ٹاروں کو سلام ' بتائیے اس نغمے کے بول کس نے لکھے ہیں؟

جواب رنیں امروسی

سوال صوفی غلام مصطفیٰ تبسم نے " میرا ذمہ لپاہیا تینوں رب دیاں رکھیں " نامی ترانہ لکھا

بتائیے اس شعر کا دوسرا مصرعہ کیا ہے؟

جواب آج نکدیاں تینوں سارے جگ دیاں اکھیں

سوال قاضی ذوالفقار احمد نے ۱۹۶۵ء کی جنگ پر کونسی کتب لکھی؟

جواب معرکہ ستمبر ۱۹۶۵ء

سوال اپنی جلی نذر کروں اپنی وفا پیش کروں قوم کے مرد مجاہد تجھے کیا پیش کروں

بتائیے سرور انور کے لکھے ہوئے ترانے کے بقیہ گیت کون کون سے ہیں؟

جواب عمر بھر تجھ پر خدا اپنی عنایت رکھے

تری جرات تیری عظمت کو سلامت رکھے

جذبہ شوق شہادت کی دعا پیش کروں

قوم کے مرد مجاہد تجھے کیا پیش کروں

سوال ہمارے غازی ہمارے شہید آغا اشرف کی تالیف ہے؟ بتائیے یہ کتب کب شائع ہوئی اور

مولف نے اسے کس کے نام معنون کیا ہے؟

جواب ۱۹۶۶ء وطن کے شہیدوں اور غازیوں کے نام

سوال عزیز بھٹی شہید لکھنے پر اصغر علی گھرال کو کونسا ادبی انعام دیا گیا؟

جواب ۶ ستمبر رائٹرز گلڈ ایوارڈ ۱۹۶۷ء

سوال بریگیڈیئر گلزار احمد کو ان کی کس تصنیف پر ۶ ستمبر رائٹرز گلڈ ایوارڈ ملا؟

جواب دقلعہ پاکستان کی لازوال داستان

سوال میجر عزیز بھٹی ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران کس کمپنی کے کمانڈر تھے؟

جواب ۷۱ پنجاب (برکی حملہ)

سوال معرکہ کشمیر کرن کے مرتب بلغ الدین جلیوید ہیں بتائیے ان کی یہ کتب کب طبع ہوئی

جواب ۱۹۶۹ء میں

سوال جملہ پاکستان کے مرتب کا نام بتائیے

جواب آغا اشرف

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران کس ملک کے شہریوں نے پاکستان کی حمایت میں مظاہرے کئے؟

جواب انڈونیشیا کے عوام نے

سوال جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء میں سب سے زیادہ فوجی جوانوں کو کس اعزاز سے نوازا گیا؟

جواب ستارہ جرات

سوال ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران لاہور 'سیالکوٹ اور سرگودھا کے شہریوں کو بھارت کی جارحانہ سرگرمیوں کا غیر معمولی جرات اور بہادری سے مقابلہ کے صلے میں اعزاز دیا گیا کیا

آپ اس کا نام بتا سکتے ہیں؟

جواب پرچم ہلال استقلال 'یہ لاہور کو ۱۴ اپریل ۱۹۶۵ء 'سیالکوٹ کو ۶ مئی ۱۹۶۵ء اور سرگودھا کو ۲ مئی ۱۹۶۵ء کو دیا گیا۔

سوال لاہور کے شہریوں کو یہ اعزاز صدر ایوب خان نے دیا تھا سرگودھا اور سیالکوٹ کے شہریوں کو کس نے یہ اعزاز دیا؟

جواب مغربی پاکستان کے گورنر ریٹائرڈ جنرل محمد موسیٰ خان نے

سوال پرچم ہلال استقلال کب جاری کیا گیا اور اس کاڈیزائن کس نے بنایا؟

جواب مئی ۱۹۶۶ء۔۔۔ اقبال احمد خان نے

سوال کیا آپ اس اعزاز کی امتیازی خصوصیات بتا سکتے ہیں؟

جواب جی ہاں یہ کبھی سرنگوں نہیں کیا جاتا اور ہر سال ۶ ستمبر کو اسے سلام دی جاتی ہے۔

سوال جنگ پاکستان (۱۹۶۵ء کا فضائی معرکہ) کے مصنف اور مترجم کا نام بتائیے؟

جواب جان فریکر مترجم لطیف احمد خان

سوال رن کچھ سے چونڈہ تک ہائی کتب کا موضوع کوئی جنگ ہے؟ نیز اس کے مرتب کون ہیں؟

جواب ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ۔۔۔ خالد محمود

سوال اسلم ملک نے بھی ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ پر ایک کتب لکھی ہے بتائیے اس کا نام کیا ہے اور یہ کب اور کہاں سے شائع ہوئی؟

جواب سیالکوٹ زندہ رہے گا۔۔۔ ۱۹۶۵ء سیالکوٹ

سوال کلیم نثر نے بھی پاک بھارت جنگ پر کتب لکھی ہے وہ کتنے صفحات پر مشتمل ہے اور یہ کہاں سے شائع ہوئی؟

جواب ۱۹۷۷ء صفحات۔۔۔ لاہور سے

سوال معرکہ ستمبر ۱۹۶۵ء عبدالرحمان عبد نے لکھی ہے بتائیے اس کے پہلے باب کے دوسرے صفحہ (۸) پر کس صوفی بزرگ کا ذکر کیا گیا ہے؟
جواب حضرت میاں میرؒ

سوال آکاش دانی (آل انڈیا ریڈیو) نے لاہور پر بھارتی فوج کا قبضہ کرنے کی بھڑائی خبر میں لاہور کا ایڈمنسٹریٹر بھی مقرر کرنے کا اعلان کیا تھا بتائیے کسے؟
جواب اشوانی کمار

سوال پاک بھارت جنگ پر چھپنے والی کتابوں کے دو نام بتائیے؟

جواب صفِ جنم جہلبدین، وطن کے پاسبان

سوال جیسلیر میں کشن گزہ نامی قصبہ بھی پاکستان نے اپنے قبضے میں لیا تھا۔ کیا آپ اس کا اصل نام بتا سکتے ہیں؟

جواب دین گزہ --- یہ رحیم یار خان سے جنوب مشرق میں ہندوستانی سرحد کے چودہ میل اندر واقع ہے یہاں ایک مضبوط قلعہ بھی ہے۔

سوال ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جیسلیر کے علاقے میں محوں نے کس بھارتی گاؤں کو گھیرے میں لے لیا؟

جواب راہری

سوال چوٹہ کے بارے میں یہ گیت کس نے لکھا؟

سرحد شرچوٹہ پر جو اک میدان ہے

بھارتی سنجو دین ٹینکوں کا قبرستان ہے

سرنگوں میں خاک پر نندا کے اور چلون کے ٹینک

لشکر پورس کے ہاتھی تھے سو سو من کے ٹینک

جواب سید ضمیر جعفری نے

سوال ملکہ ترنم نور جہاں نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کیا کردار ادا کیا؟

جواب محللوں پر جا کر ترانے گائے اور مجاہدوں کا خون گرلایا۔

کتابیات

- ۱۔ پاکستان کے تیس سال
- ۲۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی
- ۳۔ تاریخ پاکستان
- ۴۔ معلومات پاکستان
- ۵۔ علمی معلومات عامہ پاکستان
- ۶۔ عالمی معلومات
- ۷۔ جنگ پاکستان ۱۹۶۵ء کا فضائی معرکہ
- ۸۔ پاک فضائیہ کی تاریخ ۷۷-۱۹۸۳ء
- ۹۔ عزیز بھٹی شہید
- زاہد حسین انجم
- زاہد حسین انجم
- زاہد حسین انجم
- زاہد حسین انجم
- زاہد حسین انجم
- زاہد حسین انجم
- جان فریکر
- سید شبیر حسین
- طارق قریشی سکواڈرن لیڈر
- اصغر علی گھرال

رسائل

- ۱۰۔ سیارہ ڈائجسٹ لاہور جلد نمبر ستمبر ۱۹۷۰ء
- ۱۱۔ اردو ڈائجسٹ لاہور دفاع نمبر ستمبر ۱۹۷۱ء
- ۱۲۔ سیارہ ڈائجسٹ لاہور جلد نمبر شمارہ نمبر ۳ جلد نمبر ۶
- ۱۳۔ اردو ڈائجسٹ لاہور دفاع نمبر ستمبر ۱۹۸۶ء

اخبارات

- ۱۴۔ فاکل روزنامہ جنگ کراچی جولائی تا ستمبر ۱۹۶۵ء
- ۱۵۔ فاکل روزنامہ حریت کراچی جولائی تا ستمبر ۱۹۶۵ء

ایمان افروز معلومات افزا

مطبوعات

رسول اکرمؐ کی انقلابی سیرت ☆ عثمانی ترکوں کی مختصر تاریخ

مولانا اخلاق حسین قاسمی

سید عبدالغفور طارق

ہینرل اسلام کی سیرت مبارکہ کے انقلابی پہلو،
اچھوتے انداز میں۔

عثمانی ترکوں کے مجاہدانہ کارناموں کی لکڑ
داستان • اردو زبان میں پہلی کتاب

دنیا کے بڑے مذہب ☆ افکار اقبال

علامہ حسن آزاد قادری

پروفیسر ڈاکٹر محمد ریاض

علامہ اقبال کی انگریزی تحریروں کا اردو

دنیا کے چند بڑے مذہبوں کا تعارف

تاریخ اسلام ☆ آپ بیتی

پروفیسر خالد بڑی

حضرت خواجہ حسن نظامی

اردو ادب کی ایک لافانی خود نوشت

قبل از اسلام سے لے کر نوامیہ تک مکمل تاریخ

☆ مذہب اور تجدید مذہب

پروفیسر عبدالحمید صدیقی



عظیم کار کی خوبصورت تصنیف

مکتبہ تعمیر انسانیت

اردو بازار لاہور

ہمارے مطبوعات

تفسیر ابن کثیرؒ (پانچ جلدوں میں)

قرآن پاک کی مستند تفسیر، آسان اور عام فہم زبان میں۔

فائزۃ الکتاب (خواجہ عبدالحی قادری، محمد عیوب)

سورہ فاتحہ کی تفسیر، معنی، اعظم معجزہ
عالم محمد عیوبؒ اور فخر قرآن خواجہ عبدالحی کی کاوش

مناظر قیامت (قرآن کی زبان میں)

بہار قطب شہیدؒ جنت اور دوزخ کے چلتے پھرتے
منظر کی عکاسی کرتے ہیں

غنیۃ الطالبین، عربی، اردو

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی شہرہ آفاق تالیف،
تزکیہ نفس کی تعلیم سے آراستہ

عرب چاند سوامی بخشن پرنٹ

سیرت رسولؐ پر ایک ہندو نوجوان کا شبہات کا
غریب حقیقت

جہانے حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم (خواجہ جلیل نظامی)

بچوں کے لئے پہلی سہ ماہی الیوارڈ یافتہ
تصنیف

تذکرۃ الانبیاء علیہم السلام مولانا صریح خان

انجیل کے کلام کے حالات و تعلیمات پر ایک
خوبصورت کتاب

اسلام اور جدید ریاستی نظام ڈاکٹر محمد شریف

ایران و پاکستان کے علاقے سے ایک جند پایہ
تالیف

قائد اعظمؒ نے کیا کہا؟ پروفیسر شریف نقی

قائد اعظمؒ کے ارشادات، فرمودات کا عربی ترجمہ کے
اعتبار سے موضوع وار انتخاب

عثمانی فکروں کی تاریخ بیاد اللہ عبود عارقی

بزرگمقام پر رب میں ترک مہاجرین کی فتوحات، اردو
میں پہلی کتاب

شاہنامہ اسلام حفیظ جانہ عری

اردو نظم میں تاریخ اسلام کے ولولہ انگیز واقعات
چار حصوں میں

افکار اقبال علامہ اقبالؒ

عراق اقبال کے ۱۹۰۰ء سے ۱۹۳۰ء تک کے تحریک کردہ مضامین
۱۰۰۰ سے زائد، ڈاکٹر محمد راضی کے مستعمل سے

ملکت تعمیر انسانیت، اردو بازار لاہور

ہمارے مطبوعات

تفسیر ابن کثیرؒ (پانچ جلدوں میں)

قرآن پاک کی مستند تفسیر آسان اور عام فہم زبان میں

فاتحہ الکتاب (خواجہ عبدالغنی تالاقی محرمی)

سورہ فاتحہ کی تفسیر مفتی اعظم مصر
مولانا محمد عبدالودود نے قرآن خواجہ عبدالغنی کی روشنی میں

مناظر قیامت (قرآن گداز)

بیت قطب شہیدہ جنت اور دوزخ کے چلنے پر
مناظر کی وضاحتیں کرتے ہیں

غنیۃ الطالبین (عربی اردو)

شیخ عبداللہ دجیلانی کی شہرہ آفاق تالیف
مذہب اہل سنت کی تفسیر سے آراستہ

عرب چاند (سوانح بخش پرش)

سیرت رسول پر ایک ہندو جوان کا شہکار
عراق حقیقت

ہمارے حضورؐ (میں نے)

بچوں کے لئے پہلی مسداری اور دریافت
تصنیف

تذکرۃ الانبیاءؑ (مولانا حسرت علی خان)

انجیل کا کلام کے حالات و تعلیمات پر ایک
نور افروز کتاب

اسلام اور جدید ریاستی نظام (دکٹر محمد رفیع)

ایران و پاکستان کے معاملے سے ایک بین الاقوامی
تالیف

قائد اعظمؒ نے کیا کہا؟ (پروفیسر شریف علی)

قائد اعظمؒ کے ارشادات، فرمودات کا مجموعہ
استعارے سے شروع و اختتام

عثمانی ترکوں کی تاریخ (سید علی حسرت علی)

پڑھیں قرآن میں ترک جمہوریت کی غمخوارات اور
میں بس کی کتاب

شاہنامہ اسلام (حفیظ جالت علی)

اردو نظم میں تاریخ اسلام کے دور انگریز واقعات
چاندیوں میں

افکار اقبالؒ (مولانا اقبال)

ملازمت اقبال کے ۱۹۰۰ء سے ۱۹۳۷ء تک کے دور کا
نور افروز، قائد محمد یونس کی تفسیر سے

ملکت تعمیر انسانیت (اردو بازار لاہور)